روزنامہ ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:03
طلوع آفتاب	06:19
زوال آفتاب	12:42
غروب آفتاب	07:05

آج کی حدیث

حضرت مقداد بن الاسودؓ ایک طویل حدیث کے ضمن میں بیان فرماتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اصحاب صفہ کے پاس تشریف لاتے تو آپ اسی طرح آہستہ اوراحتیاط سے سلام کرتے کہ سونے والے نہ جاگے اور جاگنے والے سن لیتے۔(ترمذی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 228, Tuesday- 18 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۸ ۞ منگل ، ۱۸/اگست، ۲۰۲۶، ۴/ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

کانگو میں ایبولا کا خطرناک ترین پھیلاؤ

۲۳۰۰/سے زیادہ افراد ہلاک

کنشاسا: کانگو میں ایبولا کی موجودہ وبا ملک کی تاریخ کی سب سے مہلک وبا بن گئی ہے۔ ہلاکتوں کی تعداد 2300 سے تجاوز کر گئی، جبکہ تنازعہ، نقل مکانی اور کمزور طبی نظام نے وائرس پر قابو پانے کی کوششیں مشکل بنا دیں۔ ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو (ڈی آر سی) میں ایبولا کا موجودہ پھیلاؤ ملک کی تاریخ کا سب سے مہلک وبائی بحران بن گیا ہے۔ صحت حکام کے مطابق اس وبا سے مرنے والوں کی

تعداد 300,2 سے تجاوز کر گئی ہے، جس کے بعد اس نے 2018 سے 2020 کے دوران آنے والے ایبولا کے بڑے بحران کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس دوران 2,299 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) اور کانگو کے صحت حکام کے مطابق موجودہ پھیلاؤ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ملک کے کئی صوبے اس کی زد میں آ چکے ہیں۔ سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں ایتوری صوبہ بھی شامل ہے، جہاں پہلے ہی صحت کے نظام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ایبولا ایک انتہائی خطرناک اور متعدی وائرل بیماری ہے۔ یہ بنیادی طور پر متاثرہ شخص کے خون اور جسمانی رطوبتوں کے براہ راست رابطے سے پھیل سکتی ہے۔ موجودہ وبا کی تشویش ناک بات یہ ہے کہ بڑی تعداد میں نئے مریضوں کا پہلے سے نگرانی میں موجود متاثرہ افراد سے کوئی واضح رابطہ سامنے نہیں آ رہا۔ اس صورت حال نے صحت کارکنوں کے لیے وائرس کے پھیلاؤ کی کڑی کا سراغ لگانا مشکل بنا دیا ہے۔ کانگو میں جاری مسلح تنازع، بڑے پیمانے پر نقل مکانی، کمزور طبی ڈھانچہ اور متاثرہ علاقوں میں صحت خدمات تک محدود رسائی نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ لوگوں کی مسلسل نقل مکانی کے باعث وائرس کے نئے علاقوں تک پہنچنے کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔ موجودہ پھیلاؤ میں بنڈی بگیو اسٹرین کا وائرس سامنے آیا ہے۔ اس اسٹرین کے خلاف فی الحال بڑے پیمانے پر دستیاب اور منظور شدہ مخصوص علاج یا ویکسین کی کمی صحت حکام کے لیے ایک اہم چیلنج ہے۔ سائنس دان اور صحت کے عالمی ادارے ممکنہ ویکسین اور علاج کے طریقوں پر کام کر رہے ہیں۔

یوکرین نے روس پر ۸۲۲/ڈرون داغے،کم از کم ۶/لوگوں کی موت

جواب میں روس نے زیلنسکی کی جائے پیدائش والے شہر پر کی بمباری، روسی وزارت دفاع کے مطابق فوج نے ۸۲۲/یوکرینی ڈرون مار گرائے یا ناکارہ بنا دیا

یوکرین نے اتوار کے روز روس کے 17 علاقوں میں طویل فاصلے کے ڈرونوں سے بڑا فضائی حملہ کیا۔ روسی وزارت دفاع کے مطابق فوج نے 822 یوکرینی ڈرون مار گرائے یا اسے ناکارہ بنا دیا۔ اس حملے میں روستوف اور بیلگورود سمیت مختلف علاقوں میں کم از کم 6 لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ وہیں روس نے جوابی حملہ کرتے ہوئے یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی کے آبائی وطن 'کریوی ریہ' میں واقع ملک کے سب سے بڑے 'آرسیلر متل اسٹیل پلانٹ' کو میزائل سے نشانہ بنایا، جس میں 2 افراد کی موت ہوگئی اور 14 زخمی ہوئے ہیں۔ ماسکو کے گورنر آندرے وورو بیوف نے حملوں کی تصدیق کی ہے، اور کہا ہے کہ روسی سیکورٹی فورسز نے راجدھانی کی جانب آ رہے 187 ڈرونوں کو ہوا میں ہی مار گرایا، اس حملے میں روس کے سب سے بڑے آن لائن 'ریٹیلر وائلڈ بیریز' کے چیف 'لاجسٹک ویئر ہاؤس' کو نشانہ بنایا گیا۔ ماسکو سے تقریباً 45 کلومیٹر جنوب میں کولیڈینو میں واقع تقریباً 250000 مربع میٹر میں پھیلے اس بڑے مرکز سے دھواں اٹھتے ہوئے دیکھا گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ یوکرین نے حالیہ مہینوں میں کئی بار وائلڈ بیریز کے گودام کو نشانہ بنایا ہے اور ریٹیلر پر روسی فوج کے لیے لاجسٹکس سپلائی کا الزام لگایا ہے۔ یوکرین نے اب تک کمپنی کے 10 میں سے 7 بڑے مراکز کو نشانہ بنایا ہے۔ روسی وزارت دفاع نے بتایا کہ حملے ملک کے جنوبی اور مغربی حصوں میں 17 علاقوں پر مرکوز تھے۔ روستوف علاقے کے گورنر یوری سلیسر کے مطابق یوکرینی فوج کے حملوں میں 5 افراد کی موت ہوگئی ہے۔ جب کہ یوکرینی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے روسی ہتھیاروں کے لیے سالیڈ راکیٹ پروپیلنٹ تیار کرنے والا دفاعی صنعتی کمپلیکس تباہ کر دیا ہے۔ سرحدی علاقے بیلگورود میں ایک بس پر ڈرون حملے میں ایک اور شخص کی موت ہوگئی۔ روس نے 'کریوی ریہ' کے علاوہ یوکرین کے کریمینچک اور سومی شہر پر بھی بمباری کی ہے۔ صدر زیلنسکی نے بتایا کہ روس نے گزشتہ ایک ہفتے میں 1550 سے زیادہ جنگی ڈرون، تقریباً 1560 گائیڈیڈ فضائی بم اور 62 میزائلیں داغی ہیں۔ زیلنسکی نے یورپی ممالک سے گودام میں رکھے انٹرسیپٹر اور ایئر ڈیفنس سسٹم فوراً دستیاب کرنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ شہریوں کی جان بچانے کے لیے روس کو روکنا ضروری ہے۔ اطلاع کے مطابق یوکرین اور روس جنگ کا دائرہ پڑوسی رومانیہ تک پھیل گیا ہے۔ رومانیائی وزارت دفاع کے مطابق مالڈووا کے راستے رومانیائی ایئر اسپیس میں صبح 5.01 بجے داخل ہوئے۔ ایک مشتبہ روسی ڈرون کو 'ہسپانوی نیٹو ایئر پولیسنگ مشن' کے ایف-18 جنگی جہاز نے مار گرایا، جس کا ملبہ 2 گاؤں میں گرا۔ یوکرین کی سرحد سے متصل رومانیاں میں اس سال ڈرون مار گرائے جانے کا یہ چوتھا حادثہ ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان تنازعہ اب فوجی محاذوں سے آگے بڑھ کر اقتصادی اور صنعتی بنیادوں تک پہنچ چکا ہے۔ یوکرین جہاں طویل فاصلے کے ڈرونوں کے ذریعہ روس کی ریفائنریز، گودام اور ہتھیار بنانے والے پلانٹس کو نشانہ بنا رہا ہے تو وہیں روس بھی میزائلوں، گائیڈیڈ بموں اور ڈرونوں سے یوکرین کے توانائی اور پیداواری نظام کو تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ یوکرین نے روس کی سرزمین پر اب تک کا سب سے بڑا فضائی حملہ کرتے ہوئے 822 ڈرون داغے ہیں، جس میں کم از کم 6 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ روسی وزارتِ دفاع کے مطابق، ان کے فضائی دفاعی نظام نے رات بھر کی کارروائی میں ان تمام 822 یوکرینی ڈرونز کو مار گرانے یا ناکارہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔

مغربی بنگال: بیر بھوم کے ایک ہوٹل میں خوفناک آتشزدگی، ۷/جاں بحق

اس وقت ہوٹل میں بیشتر افراد سو رہے تھے۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ پر قابو پایا

پولیس کے مطابق صبح 5 بجے تارا پیٹھ مندر علاقے میں 4 منزلہ ہوٹل کی پہلی منزل پر آگ لگی۔ اس وقت ہوٹل میں بیشتر افراد سو رہے تھے۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ پر قابو پایا۔ پیر کے روز مغربی بنگال میں بیر بھوم واقع تارا پیٹھ علاقہ کے ایک ہوٹل میں آگ لگ گئی۔ پولیس اہلکار کے مطابق آتشزدگی میں 7 افراد کی موت ہوگئی اور کئی دیگر افراد جھلس گئے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ صبح 5 بجے تارا پیٹھ مندر علاقے میں واقع 4 منزلہ ہوٹل کی پہلی منزل پر آگ لگی۔ اس وقت ہوٹل میں بیشتر افراد سو رہے تھے۔ آتشزدگی کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ پر قابو پایا۔ زخمیوں کو رام پور ہاٹ سرکاری میڈیکل کالج اور اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اسپتال کے ذرائع نے شروع میں بتایا تھا کہ آتشزدگی میں 5 لوگوں کی موت ہوئی ہے، حالانکہ بعد میں پولیس نے 7 ہلاکتوں کی تصدیق کر دی۔ ایک سینئر آفیسر نے کہا کہ "اب مہلوکین کی تعداد 7 ہوگئی ہے۔" ہوٹل انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگی ہے۔ کولکاتا کی باشندہ ایک خاتون اس آگ سے بمشکل باہر نکلنے میں کامیاب رہیں۔

خاتون نے ہوٹل کے اندر برپا افراتفری کے تناظر میں کہا کہ "اچانک ہوٹل کے اندر دھواں بھر گیا۔ سانس لینے میں مشکل ہونے لگی اور باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنا بھی مشکل تھا۔" افسران نے بتایا کہ مہلوکین میں عقیدت مند بھی موجود تھے، جو کالی مندر میں پوجا کرنے کے لیے تارا پیٹھ آئے تھے۔ آتشزدگی کے حوالے سے مقامی میڈیا مختلف باتیں پیش کر رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ آگ سب سے پہلے ہوٹل کے ریسپشن ایریا میں لگی۔ عقیدت مندوں سے بھرے ہوٹل کے مختلف حصوں میں آگ پھیل گئی۔ فائر بریگیڈ کے مطابق آتشزدگی کے وقت تیرتھ یاتری سو رہے تھے۔ کمرے میں دھواں بھرنے کی وجہ سے ان کا دم گھٹنے لگا۔ رام پور ہاٹ سے فائر بریگیڈ کی 2 گاڑیاں موقع پر پہنچیں۔ آگ سے جھلسے لوگوں کو رام پور میڈیکل کالج اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس و انتظامیہ اب مہلوکین کی شناخت کرنے میں مصروف ہے۔ اس آتشزدگی واقعہ کی تفتیش بھی شروع ہو چکی ہے۔

تہواروں میں ہوائی کرایوں میں بے تحاشا اضافے پر سپریم کورٹ سخت

ضابطے نہ ماننے والی ایئر لائنز کی پروازیں روکنے کا اشارہ

تہواروں اور تعطیلات میں ہوائی ٹکٹوں کے بڑھتے دام پر سپریم کورٹ نے سخت رخ اختیار کیا۔ عدالت نے کہا کہ اگر ایئر لائنز ضابطوں کی پابندی نہیں کرتیں تو ان کی پروازیں روکنے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ تہواروں اور تعطیلات کے دوران ہوائی ٹکٹوں کی قیمتوں میں اچانک اور بھاری اضافے کے معاملے پر سپریم کورٹ نے پیر کو سخت رخ اختیار کیا۔ عدالت نے کہا کہ اگر ایئر لائنز مسافروں کے مفادات سے متعلق طے شدہ ضابطوں کی پابندی نہیں کر رہی ہیں تو ان کی پروازیں روکنے جیسے اقدامات بھی کیے جا سکتے ہیں۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے اس معاملے کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ مسافروں کے مفادات کے تحفظ کے لیے جو انتظامات اور ضابطے بنائے گئے ہیں، ان پر عمل درآمد اور ان کے مؤثر ریگولیشن کی موجودہ صورت حال ابھی پوری طرح واضح نہیں ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں حکومت سے واضح اقدامات اور ضابطہ بندی کی تفصیلات پیش کرنے کی ہدایت دی۔ سماعت کے دوران ایڈیشنل سالیسٹر جنرل انل کوشک نے مرکز کی جانب سے عدالت کو بتایا کہ ہوائی کرایوں اور مختلف فیس سے متعلق قواعد وضع کرنے کا عمل آخری مرحلے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس عمل کو مکمل کرنے میں تقریباً 3 ہفتے کا وقت درکار ہوگا۔ مرکز نے یقین دہانی کرائی کہ قواعد کو حتمی شکل دیے جانے کے بعد انہیں سپریم کورٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے حکومت کی تین ہفتے کی مہلت کی درخواست منظور کرتے ہوئے معاملے کی اگلی سماعت 7 ستمبر مقرر کر دی۔ سماعت کے دوران درخواست گزار کی جانب سے مرکزی حکومت کے مؤقف پر بھی سوال اٹھایا گیا۔ درخواست گزار نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ مرکزی وزیر شہری ہوابازی نے پارلیمنٹ میں کہا ہے کہ حکومت ہوائی کرایوں پر کوئی حد مقرر نہیں کر سکتی اور اس معاملے میں اس کے پاس بہت محدود اختیارات ہیں۔ اس معاملے کی گزشتہ سماعت کے دوران بھی سپریم کورٹ نے ہوائی کرایوں کے تعین میں ایئر لائنز کی من مانی پر سخت تبصرہ کیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ کرایوں میں من مانی مسافروں کے استحصال کے مترادف ہے اور حکومت کو مسافروں کو راحت فراہم کرنے کیلئے مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔ یہ عرضی سماجی کارکن ایس لکشمی نارائن نے سپریم کورٹ میں دائر کی ہے۔ عرضی میں الزام لگایا گیا ہے کہ نجی ایئر لائنز اپنی مرضی سے ہوائی کرایے طے کرتی ہیں۔

جولائی میں یوکرین کے ۴۳۷/شہری ہلاک اور ۲۶۱۰/ہوئے زخمی

مہلوکین میں ۱۷/بچے بھی شامل، یوکرینی صدر زیلنسکی نے شہریوں کی ہلاکتوں کے لیے براہ راست روس کو ذمہ دار ٹھہرائیں

یوکرینی صدر زیلنسکی نے شہریوں کی ہلاکتوں کے لیے براہ راست روس کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ یوکرین کے شہروں پر میزائل، ڈرون اور بموں کے حملوں میں تیزی لائی جا رہی ہے۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کی ایک رپورٹ کے حوالہ سے ملک کو پہنچنے والے نقصان کی جانکاری سامنے رکھی ہے۔ ان کے مطابق جولائی میں ہونے والے روسی حملوں میں یوکرین میں 437 شہری ہلاک اور 610,2 زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ مئی 2022 کے بعد یہ ایک ماہ میں شہریوں کے ہلاک و زخمی ہونے کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ زیلنسکی نے کہا کہ "جولائی میں 17 بچے ہلاک ہوئے، جبکہ 166 دیگر زخمی ہوئے۔ اپریل 2022 کے بعد کسی ایک ماہ میں بچوں کے ہلاک و زخمی ہونے کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔" انہوں نے کہا کہ پوری دنیا کو ان اعداد و شمار پر توجہ دینی چاہیے۔ یوکرینی صدر زیلنسکی نے شہریوں کی ہلاکتوں کے لیے براہ راست روس کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ یوکرین کے شہروں پر میزائل، ڈرون اور بموں کے حملوں میں تیزی لائی جا رہی ہے۔ انھوں نے مزید

کہا کہ جولائی میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیاروں سے کیے گئے حملوں میں مجموعی شہری ہلاکتوں اور زخمیوں کے 38 فیصد واقعات سامنے آئے۔ انہوں نے اسے شہری آبادی کے خلاف ایک منظم طریقۂ کار کا حصہ قرار دیا اور کہا کہ ایسے حملوں کی دستاویز بندی اور تحقیقات کی جانی چاہئیں۔ زیلنسکی کا کہنا ہے کہ روس کے حملوں کے ذمہ دار ہر کمانڈر اور افسر کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے خلاف ثبوت جمع کیے جا رہے ہیں اور انہیں جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔ اس دوران انہوں نے بین الاقوامی برادری سے صرف تشویش ظاہر کرنے کے بجائے ٹھوس اقدامات کرنے کی اپیل کی۔ زیلنسکی نے کہا کہ "روس پر مؤثر پابندیاں عائد کرنے، یوکرین کی فضائی دفاعی صلاحیت مضبوط کرنے اور ماسکو پر ایسا دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے، جس سے اس کی اسٹریٹجک سوچ تبدیل ہو۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جوابدہی ایسی ہونی چاہیے جس سے روس بچ نہ سکے۔ زیلنسکی نے موجودہ حالات پر فکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مزید یوکرینی شہریوں کی ہلاکت سے روس کو نہ تو میدان جنگ میں اپنی پوزیشن بہتر کرنے میں مدد ملے گی اور نہ ہی مذاکرات کی۔

وزیر اعلیٰ کو بلایا جائے، کانگریس نے شیئر کی

لکھنؤ میں جین۔ الفا کے احتجاجی مظاہرہ کی ویڈیو

کانگریس نے سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت کی آنکھوں میں شرم کا پانی تک خشک ہو چکا ہے اور اسے صرف اقتدار دکھائی دیتا ہے، ملک کا مستقبل نہیں۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں اسکولی طلبا کے احتجاج کا معاملہ سرخیوں میں ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر جاری ایک پوسٹ میں اس احتجاجی مظاہرہ کی ویڈیو بھی شیئر کی ہے۔ پوسٹ میں کانگریس نے دعویٰ کیا ہے کہ جین-الفا بچے سڑکوں پر اتر کر اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں اور 'وزیر اعلیٰ کو بلایا جائے' کے نعرے لگا رہے ہیں۔ کانگریس نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ احتجاج کرنے والی طالبات نے اسکولوں میں بنیادی سہولیات اور تعلیمی نظام سے متعلق کئی شکایات سامنے رکھی ہیں۔ ان کے مطابق اسکولوں میں اساتذہ کی شدید کمی ہے، بورڈ امتحانات کی مناسب تیاری نہیں کرائی جا رہی، بچوں کو ناقص کھانا دیا جاتا ہے اور بیمار پڑنے کی صورت میں علاج کی سہولت بھی دستیاب نہیں ہوتی۔ کانگریس کے مطابق احتجاج کرنے والی طالبات کا کہنا ہے کہ اساتذہ کی کمی کا براہ راست اثر تعلیم پر پڑ رہا ہے اور پڑھائی میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ طالبات نے یہ بھی شکایت کی کہ بورڈ امتحانات کی تیاری مناسب طریقے سے نہیں کرائی جا رہی۔ ایسے وقت میں جب طلبا کے لیے امتحانات تعلیمی مستقبل کے اعتبار سے اہم ہوتے ہیں، تدریسی عملے کی کمی اور تیاری کے مناسب انتظام نہ ہونے پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ کانگریس نے اپنی پوسٹ میں طلبا کے کھانے اور صحت سے متعلق مسائل کا بھی ذکر کیا۔ کانگریس نے ان شکایات کو اسکولوں میں موجود بنیادی سہولیات کی صورت حال سے جوڑتے ہوئے اتر پردیش کی بی جے پی حکومت پر شدید تنقید کی۔ کانگریس نے بی جے پی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حکومت کی جانب سے متعدد دعوے کیے جاتے ہیں، لیکن ہر طرف بدانتظامی پھیلی ہوئی ہے۔ معاملہ صرف تعلیم کا نہیں ہے بلکہ اسکولوں میں بچے بنیادی سہولیات تک کے لیے ترس رہے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

بہار کے مندر میں بھگدڑ سے چھ افراد ہلاک، متعدد زخمی

یہ واقعہ شراون کے مقدس مہینے میں بھگوان شیو کو پانی چڑھانے کے لیے مندر میں عقیدت مندوں کے بھاری رش کی وجہ سے پیش آیا۔ لکھیسارائے: بہار کے لکھی سرائے ضلع کے اشوک دھام مندر میں پیر کو بھگدڑ مچنے سے کم از کم چھ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے، حکام نے بتایا۔ یہ واقعہ شراون کے مقدس مہینے میں بھگوان شیو کو پانی چڑھانے کے لیے مندر میں عقیدت مندوں کے بھاری رش کی وجہ سے پیش آیا۔ سب ڈویژنل پولیس آفیسر (ایس ڈی پی او) شیوم کمار نے کہا، "لکھیسرائے کے اشوک دھام مندر میں پیر کی صبح بھگدڑ میں کم از کم چھ عقیدت مندوں کی موت ہوگئی۔ پولیس اہلکار اور ضلع انتظامیہ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے ہیں، اور بچاؤ کا کام جاری ہے۔

ومل الائچی اشتہار شاہ رخ خان

اجے دیوگن اور ٹائیگر شراف کو شو کاز نوٹس

ممبئی: مہاراشٹر افوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے بالی ووڈ اداکار شاہ رخ خان، اجے دیوگن اور ٹائیگر شرف کو 'وِمل الائچی' کے اشتہار کے معاملے میں شوکاز نوٹس جاری کیا ہے۔ ایف ڈی اے کا الزام ہے کہ یہ اشتہار دراصل 'وِمل پان مسالہ' کی تشہیر کیلئے سرروگیٹ ایڈورٹائزنگ یعنی بالواسطہ اشتہار ہو سکتا ہے۔ 'وِمل پان مسالہ' ریاست میں ممنوع ہے۔ ان سے اشتہار میں اپنے کردار کے حوالے سے وضاحت طلب کی گئی ہے۔ ایف ڈی اے کا ماننا ہے کہ 'وِمل الائچی' کا اشتہار 'وِمل پان مسالہ' برانڈ کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے اور اسے پان مسالہ برانڈ کی بالواسطہ تشہیر کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ محکمہ کی جانب سے گٹکھا اور پان مسالہ، خاص طور پر ان مصنوعات کے خلاف کارروائی تیز کی جا رہی ہے جن میں تمباکو یا نکوٹین شامل ہوتی ہے۔ ممنوعہ مصنوعات کی تجارت سے وابستہ نیٹ ورکس کے معاملات میں پولیس کے ساتھ مل کر مہاراشٹر اکنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (مکوکا) کے تحت بھی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اسی کارروائی کے دوران تینوں اداکاروں کو نوٹس بھیج کر اشتہار میں ان کے کردار کے بارے میں جواب طلب کیا گیا ہے۔ اب تک تینوں اداکاروں کی جانب سے اس معاملے میں کوئی جواب یا ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

اوڈیشہ کے رہائشی اسکول میں سیلاب کا پانی داخل، ۴۰۰/طلبہ پھنس گئے

بھونیشور: اوڈیشہ کے مرکزاپڑا ضلع میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے طلبہ کے لیے چلائے جانے والے سرکاری رہائشی اسکول کے احاطے میں سیلاب کا پانی داخل ہونے کے بعد تقریباً 400 بچے پھنس گئے۔ ان میں تقریباً 150 طالبات شامل ہیں۔ ضلع کے کئی نشیبی علاقوں میں برہمنی ندی کے طغیانی پر ہونے اور اس کی سطح آب خطرے کے نشان سے اوپر پہنچ جانے کے باعث ایک بار پھر سیلاب کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ضلع میں تقریباً پندرہ روز قبل بھی سیلاب آیا تھا۔ پینتھا پالاگرام پنچایت کے تحت کلساہی گاؤں کے نشیبی علاقے میں واقع یہ رہائشی اسکول اتوار کی دوپہر آس پاس کے گاؤں میں پانی بھر جانے کے بعد سیلاب میں گھر گیا۔ دو منزلہ اسکول میں تقریباً 400 طلبہ رہتے ہیں، جن میں 150 طالبات ہیں۔ طالبات کے زیریں منزل پر رہنے کے باعث مقامی انتظامیہ نے انہیں آول میں واقع ایک دوسرے رہائشی اسکول میں منتقل کر دیا۔ پٹامُنڈئی کے بلاک ڈیولپمنٹ افسر شیتل اگروال نے بتایا کہ طالبات کو نکالنے کے لیے موٹر والی کشتیوں کی مدد لی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ ہاسٹل کی پہلی منزل پر رہنے والے تقریباً 250 طلبہ فی الحال محفوظ ہیں اور انتظامیہ ان کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ صورتحال بگڑنے پر انہیں بھی محفوظ مقام پر منتقل کیا جائے گا۔ انتظامیہ بڑھتی ہوئی سطحِ آب کی مسلسل نگرانی کر رہی ہے اور بچاؤ و انخلا کے لیے ضروری انتظامات کئے گئے ہیں۔

ایئر انڈیا کے ۲/مزید پائلٹ ڈرگ ٹیسٹ میں فیل، فلائٹ روسٹر سے ہٹایا گیا

فائنل ٹیسٹ رپورٹ آنے میں تقریباً ۴۸/گھنٹے یا اس سے زیادہ کا وقت لگ سکتا ہے، فائنل رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہو سکے گا کہ دونوں پائلٹوں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے

فائنل ٹیسٹ رپورٹ آنے میں تقریباً 48 گھنٹے یا اس سے زیادہ کا وقت لگ سکتا ہے۔ فائنل رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہو سکے گا کہ دونوں پائلٹوں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ ایئر انڈیا کے لیے بحران کا دور ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایئر انڈیا کے ایک جہاز کے ٹربلنس میں جانے کے بعد پائلٹوں کی جانچ تیز ہوگئی ہے، اس ضمن میں ٹیسٹنگ کے دوران 2 اور پائلٹ ڈرگ ٹیسٹ میں فیل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں پائلٹوں کے فائنل ٹیسٹ ریزلٹ کا انتظار ہے۔ لیکن فائنل رپورٹ آنے تک ان دونوں پائلٹوں کی ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے اور فلائٹ روسٹر سے نام ہٹا دیا گیا ہے۔ ڈرگ ٹیسٹ کے دوران ایئر انڈیا کے 2 اور پائلٹ شروعاتی جانچ میں ڈرگ ٹیسٹ میں پازیٹیو پائے گئے ہیں۔ ان دونوں پائلٹوں کی فائنل ٹیسٹ رپورٹ ابھی آنی ہے۔ واضح رہے کہ اب تک ایئر انڈیا کے 300 سے زیادہ پائلٹوں کا ڈرگ ٹیسٹ کرایا جا چکا ہے۔ فی الحال فائنل ٹیسٹ رپورٹ آنے میں تقریباً 48 گھنٹے یا اس سے زیادہ کا وقت لگ سکتا ہے۔ فائنل رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہو سکے گا کہ دونوں پائلٹوں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ اس سے قبل فوکیٹ سے دہلی آ رہے ایئر انڈیا کے ایک جہاز کے ٹربلنس میں جانے کے حادثے کے بعد ایئر انڈیا نے ایئر انڈیا اور ایئر انڈیا ایکسپریس کے اپنے سبھی پائلٹوں کے ڈرگ استعمال سے متعلق ٹیسٹ کرانے کی بات کہی تھی۔ ذرائع کے مطابق ایئر انڈیا اور ایئر انڈیا ایکسپریس اپنے سبھی پائلٹوں کی 'سائکو ایکٹیو مادے' کے لیے ضروری جانچ شروع کرے گی۔ یہ قدم اصول و ضوابط کے تقاضوں سے ہٹ کر تحقیقات کے لیے اٹھایا جا رہا ہے، کیوں کہ فوکیٹ۔ دہلی پرواز کے ایک مین کیپٹن 'ماریجوانا' یعنی گانجہ جانچ رپورٹ پازیٹیو آئی تھی۔ پرواز کے دوران جہاز کی بلندی کم ہو گئی تھی۔ یہ جہاز پرواز کے دوران اچانک 300 فٹ نیچے آ گیا تھا۔ ٹاٹا گروپ کی ان دونوں ایئر لائنس میں کل ملا کر 5000 سے زیادہ پائلٹس ہیں۔ ایئر لائنس کمپنی نے گزشتہ ہفتے پائلٹوں کو بھیجے ایک انٹرنل پیغام میں کہا کہ مکمل جانچ میں موجودہ 'ایوی ایشن ضوابط' کے تحت ممنوعہ اشیاء اور ادویات کی جانچ شامل ہوگی۔ ذرائع نے بتایا کہ یہ جانچ لازمی ہے۔ یہ ٹیسٹ گروگرام اکادمی میں ٹریننگ سیشن کے ساتھ ساتھ، پرواز کے بعد بریفنگ مراکز، یہ ایئر لائنز کے دفاتر یا متعلقہ بیس کی طرف سے فراہم کردہ جگہوں پر کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ مسافروں، اسٹیک ہولڈرز اور عام لوگوں کو بھروسہ دلانے کے ساتھ ساتھ سیکورٹی کے اعلیٰ سطحی معیار کو یقینی بنانے کے لیے احتیاطی اقدام کے طور پر اٹھایا جا رہا ہے۔ اس سے قبل 4 اگست کو فوکیٹ۔ دہلی فلائٹ نمبر 'اے آئی 2379' ٹربلنس کی وجہ سے ایئر بس اے 320 جہاز اچانک 300 فٹ نیچے آ گیا تھا۔ اس وجہ سے کم از کم 24 افراد زخمی ہو گئے تھے۔ جہاز میں 137 مسافر اور عملے کے 8 ارکان سمیت کل 145 افراد سوار تھے۔ جہاز کے مین پائلٹ کی جانچ میں گانجے کے استعمال کی تصدیق ہوئی ہے۔

لائسنس میں متعین مقام سے باہر کام کرنے والے ہاکروں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہئے: میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے

کمشنر نے ممبئی سٹی ڈویژن کے مختلف مقامات پر صبح تقریباً تین گھنٹے تک معائنہ کیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی فٹ پاتھوں پر مجاز ہاکرز کو اپنا کاروبار صرف اپنے لائسنس میں متعین مقام کے اندر ہی کرنا چاہیے اور مقررہ حدود سے زیادہ جگہوں پر تجاوزات نہیں کرنی چاہئے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے لائسنس ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دی کہ وہ تمام لائسنس یافتہ ہاکروں کے زیر قبضہ علاقوں کا معائنہ کرے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اگر کوئی بھی ہاکر مجاز علاقے سے باہر کام کرتا پایا گیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ دریں اثنا، بھیڈے نے ممبئی کے علاقے میں فی الحال جاری 'پیڈسٹرین فرسٹ' مہم کے لیے بڑھتے ہوئے عوامی ردعمل اور تعاون پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن فٹ پاتھوں سے رکاوٹوں کو دور کرنے اور پیدل چلنے والوں کے لیے آسانی سے قابل رسائی بنانے کے مقصد کے ساتھ 'پیدل چلنے والے پہلے' مہم کو نافذ کر رہی ہے۔ جاری آپریشنز کا جائزہ لینے کے لیے، اشونی بھیڈے نے آج صبح (17 اگست 2026) ممبئی سٹی ڈویژن کے مختلف مقامات کا ذاتی طور پر تین گھنٹے تک دورہ کیا اور معائنہ کیا۔ جن مقامات کا معائنہ کیا گیا ان میں شامل ہیں: نانا چوک، گرانٹ روڈ ریلوے اسٹیشن، نوشیر بھروچا روڈ، نانا شنکر شیٹ مارگ (بھاجی گلی)، اور ڈی وارڈ میں تاردیو مارگ؛ ڈاکٹر آنند راؤ نائر مارگ، نیر ہسپتال کا احاطہ، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مارگ، ناتھ پائی مارگ، اور ای وارڈ میں سنت ساوتا مارگ؛ اور لوک مانیہ تلک مارگ، سندھور برج علاقہ، جونا بنگالی پورہ گلی، رگھوناتھ مہاراج اسٹریٹ، اور بی وارڈ میں قاضی سید مارگ۔ معائنہ میں جگناتھ شنکر شیٹ مارگ، دھوبیتالاو لین، مہارشی کاروے مارگ، میرین لائنز، اور چندن واڑی کے آس پاس (تمام سی وارڈ میں) کے ساتھ ساتھ مہاتما جیوتیبا پھولے منڈائی (کرافورڈ مارکیٹ) اور مہا پالیکا مارگ کے علاقوں میں فٹ پاتھوں کی حالت اور مرمت کی حالت کا احاطہ کیا گیا۔ اس موقع پر موجود عہدیداروں میں ڈپٹی کمشنر (زون-1) چندرا جادھو بھی شامل تھیں۔ ڈپٹی کمشنر (کمشنر آفس) پرشانت گائیکواڑ، اور اسسٹنٹ کمشنرز سنتوش سالونکھے (ڈی وارڈ)، آنند کنکل (ای وارڈ)، جتیندر گھوراڈے (بی وارڈ)، اجول انگولے (اے، وارڈ)، اور سنیل مانے (سی وارڈ)۔ فٹ پاتھوں پر درختوں کی جڑوں کی حفاظت کو یقینی بنانا؛ شاخوں کو صحیح طریقے سے کاٹنا۔ رکاوٹوں سے پاک فٹ پاتھ بنانے کے لیے انتظامیہ کی جاری کوششیں تسلی بخش ہیں۔ تاہم، تسلسل کو برقرار رکھا جانا چاہیے، فٹ پاتھوں کی بہتری، خوبصورتی اور حفاظت کے حوالے سے ضروری اقدامات کو بروئے کار لایا جائے۔ پیدل چلنے والوں کے لیے فٹ پاتھوں کو آسانی سے قابلِ آمدورفت بنانے کے لیے تمام رکاوٹوں کو ہٹا دیا جانا چاہیے، اور یہ تبدیلی شہریوں کے سفر کے دوران واضح طور پر ظاہر ہونی چاہیے۔ فٹ پاتھوں پر درختوں کی جڑوں کی حفاظت کے لیے احتیاط برتنی چاہیے، اور شاخوں کو درست طریقے سے کاٹنا چاہیے۔ غیر محفوظ سمجھے جانے والے درختوں کو ضابطوں اور سائنسی طریقوں کے مطابق ہٹایا جانا چاہیے۔ فٹ پاتھوں پر کام کرنے والے لائسنس یافتہ ہاکرز کو اپنے مقررہ علاقے سے باہر جگہ پر قبضہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ میونسپل کمشنر محترمہ اشونی بھیڈے نے معائنہ کے دوران یہ ہدایات جاری کیں۔ دریں اثنا، پیڈسٹرین فرسٹ مہم کے معائنہ کے دوران، اشونی بھیڈے نے ذاتی طور پر کچھ ہاکروں کے لائسنس سرٹیفکیٹس کی جانچ کی۔ متعلقہ ہاکرز اور ان کی انجمنوں کے نمائندوں کو بھی ہدایات جاری کی گئیں۔ مجاز ہاکرز کو فٹ پاتھ پر کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ تاہم، ان کی کارروائیوں کو پیدل چلنے والوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے۔ وہ اردگرد کے علاقوں میں صفائی کو یقینی بنائیں۔ گرانٹ روڈ ریلوے اسٹیشن، جگن ناتھ شنکر شیٹ میٹرو اسٹیشن اور بی وائے ایل کے آس پاس کے علاقوں کا دورہ کیا گیا۔ نائر ہسپتال، پیدل چلنے والوں کے ہموار گزرنے کو یقینی بنانے کے اقدامات کو نافذ کرنے کی ہدایات کے ساتھ ضروری قدم اٹھانے کی ہدایت دی کچرے سے دوچار مقامات پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کریں اشونی بھیڈے نے ای وارڈ میں خشک کچرا جمع کرنے کے مرکز، ریے روڈ پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کی چوکی، سنت ساوتا مارگ پر پمپنگ اسٹیشن، اور مختلف کوڑے کے خطرے سے دوچار پوائنٹس کا دورہ کرکے کارروائیوں کا جائزہ لیا۔

ممبئی پولیس کی بڑی کارروائی ایڈمیشن کے نام پر دھوکہ دہی

پونہ کے دو کال سینٹر پر کارروائی ۱۱۰ اعلیٰ تعلیم یافتہ ملزمین گرفتار، سوشل میڈیا پر ایڈمیشن کے نام پر متاثرین کے ساتھ کروڑوں کی دھوکہ دہی؛ ڈی سی پی دتہ نلاوڑے

ممبئی پولس نے ایڈمیشن کے نام پر دھوکہ دہی کرنے والے ایک ایسے گروہ کو بے نقاب کیا جو کالجوں میں ایڈمیشن کا خواہاں ہوتا تھا ممبئی کے پوائی پولس اسٹیشن میں ایک شکایت درج کروائی گئی جس میں متاثرہ کے کہا کہ اس کے ساتھ ایڈمیشن کے نام پر دھوکہ دہی ہوئی ہے اس متاثرہ کے سوشل میڈیا انسٹاگرام اور فیس بک پر ہی ایڈمیشن کے لیے رابطہ کیا تھا پھر اسے حیدرآباد کے ایک کالج بھی لیجایا گیا تھا اس طرح اس سے ایڈمیشن کے لیے ۱۶ لاکھ روپے وصول کیے گئے تھے علیحدہ علیحدہ فیس کے نام پر ملزمین پیسہ وصول کیا کرتے تھے پیشگی فیس اور ضمانت کے نام پر ۲ لاکھ ۴ لاکھ روپے کی وصولی کیا کرتے تھے اس کے ساتھ ہی ملزمین کو جب پیسہ یا رقم منتقل ہو جاتی تھی تو وہ موبائل فون بند کر دیا کرتے تھے اسی طرح کا واقعہ متاثرہ کے ساتھ ہوا تھا اس کے بعد پوائی پولس کو سراغ ملا کہ ملزمین یہاں پونہ میں کال سینٹر چلاتے ہیں اس پر چھاپہ مار کر ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کے سامان ضبط کئے ہیں جن ملزمین کو گرفتار کیا گیا وہ اعلی تعلیم یافتہ ہے اس میں پانچ انجینئرنگ اور پانچ بی ٹیک ہے۔ ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے بتایا کہ اس معاملہ میں ملزمین اکثر سوشل میڈیا پر ہی رابطہ کرتے تھے اور کام ہونے کے بعد موبائل بند کر دیا کرتے تھے ملزمین کے قبضے سے موبائل فون اور دیگر دستاویزات اور ایڈمیشن فارم بھی ملے ہیں فی الوقت پولس ان سے مزید تفتیش کر رہی ہے انہوں نے بتایا کہ ملزمین اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اس لئے پولس اس معاملہ میں مزید ملزمین سے متعلق بھی تفتیش کر رہی ہے اس کے ساتھ ہی یہ ملزمین صرف مہاراشٹر میں ہی حیدرآباد، دلی اور دیگر مشہور اور نامور کالجوں میں ایڈمیشن داخلہ کا لالچ دے کر دھوکہ دہی کیا کرتا تھا اس معاملہ میں ممبئی پولس کو ایک بڑی کامیابی ملی اور اس نے ملزمین کے دو کال سینٹر کو ہی بے نقاب کر کے اسے پوری طرح سے تباہ کر دیا ہے اسی کال سینٹر سے یہ گروہ یہ ریکیٹ چلایا کرتا تھا۔ دتہ نلاوڑے نے بتایا کہ یہ ۲۰۲۴ ر سے یہ ریکیٹ چلایا کرتے تھے اس کا ممبئی پولس نے پردہ فاش کیا ہے ایک بڑی کامیابی پولس کو ملی ہے۔

میرابھائندر فائرنگ میں مطلوب ملزم ڈی کمپنی رکن اختر مرچنٹ گرفتار

ڈی کمپنی کا رکن اختر مرچنٹ کو ممبئی میرابھائندر پولس نے دلی اندرا گاندھی ایئرپورٹ سے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے

ممبئی: میرا بھائندر فائرنگ کیس میں مطلوب ڈی کمپنی کا رکن اختر مرچنٹ کو ممبئی میرا بھائندر پولس نے دلی اندرا گاندھی ایئرپورٹ سے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اختر مرچنٹ، ایک بدنام زمانہ ہائی پروفائل ملزم اور گینگسٹر داؤد ابراہیم کے مبینہ سابق ساتھی بھی ہے۔ ویرار پولیس کرائم برانچ نے تقریباً تین سال تک مفرور رہنے کے بعد دہلی ہوائی اڈے پر گرفتار کرلیا۔ مرچنٹ، 60، انٹرپول کی ریڈ نوٹس لسٹ میں چھٹے نمبر پر تھا جو دنیا بھر میں قانون نافذ کرنے والے اداروں سے ایک درخواست ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرے اور اسے عارضی طور پر گرفتار کرے جو حوالگی، ہتھیار ڈالنے، یا اسی طرح کی قانونی کارروائی میں زیر التواء ہے۔ کاشی میرا کے علاقے میں انٹرنیشنل بیکری پر 2023 میں ہونے والی فائرنگ کے سلسلے میں مطلوب مرچنٹ کو بیرون ملک سے ہندوستان واپس آنے کے بعد گرفتار کیا گیا تھا اختر مرچنٹ نے ایک اور بدنام زمانہ ملزم نثار احمد شیخ عرف پپو پیجر کے ساتھ مل کر ایک گٹکا فروخت کرنے والے تاجر سے ہفتہ لینے کی مبینہ سازش کی جس کا نام بابو ہے۔ بابو ممبئی کے میرا روڈ کے کاشی میرا علاقے میں رہتا تھا۔ تاجر کو مبینہ طور پر دونوں نے فون پر دھمکیاں دیں اور ہفتہ کی رقم ادا کرنے کو کہا۔ جب بابو نے مبینہ طور پر ان کے مطالبات سے انکار کیا تو ملزم نے مبینہ طور پر 2023 میں بیکری میں ملازمین پر گولی چلانے کے لیے ایک بندوق بردار اکبر شیخ کی خدمات حاصل کی۔ اس واقعہ کے بعد کاشی میرا پولیس اسٹیشن نے ملزم کے خلاف ایف آئی آر نمبر 700/2023 درج کی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارہ نے تعزیرات ہند کی دفعہ 307، 384، 120(B) اور 34 کے ساتھ ساتھ آرمز ایکٹ اور مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (MCOCA) کی دفعات بھی شامل کیں۔ میرا بھائندر ویرار پولس کرائم برانچ کو انٹرپول کے ذریعے اطلاع ملی تھی کہ مرچنٹ بیرون ملک ہے، جس کے بعد انہوں نے دہلی ہوائی اڈے کی نگرانی شروع کی۔ ہندوستان میں داخل ہوتے ہی اسے گرفتار کرلیا۔

گورے گاؤں۔ ملنڈ لنک روڈ پروجیکٹ کے تحت

سرنگ کی کھدائی کا کام پیر ۱۷ اگست ۲۰۲۶ ر سے شروع ہوچکا ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ملنڈ گوریگاؤں لنک ایک اہم بنیادی ڈھانچے کا منصوبہ ہے جو 12.20 کلومیٹر پر محیط ہے جو برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کو جوڑتا ہے۔ اسے چار مرحلوں میں لاگو کیا جا رہا ہے۔ پروجیکٹ فیز 3 (B) کے تحت، سنجے گاندھی نیشنل پارک کے نیچے جڑواں سرنگیں ہر ایک تین لین اور 5.30 کلومیٹر کی لمبائی کے ساتھ تعمیر کی جا رہی ہیں، جو گورگاؤں (مشرق) میں دادا صاحب پھالکے فلم سٹی کو ملند (مغرب) میں امر نگر سے جوڑتی ہیں، جو جدید ترین ٹنل (MachTB) ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہی ہے۔ جی ایم ایل آر پروجیکٹ کے لیے سرنگ کی کھدائی کا کام باضابطہ طور پر پیر، 17 اگست 2026 کو شروع ہوا، پہلی ٹنل بورنگ یونٹ کے فعال ہونے کے ساتھ۔ اس کھدائی کے لیے جو بڑی ٹنل بورنگ مشین لگائی گئی ہے اسے تلشی کا نام دیا گیا ہے۔ ملنڈ گوریگاؤں لنک روڈ ایک اہم بنیادی ڈھانچے کا منصوبہ ہے، جس کی لمبائی 12.20 کلومیٹر ہے، جو ممبئی میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کو جوڑتی ہے۔ یہ منصوبہ چار مرحلوں میں مکمل کیا جا رہا ہے۔ پروجیکٹ فیز 3(B) کے تحت، جڑواں سرنگیں جن میں سے ہر ایک تین لین پر مشتمل ہے اور 5.30 کلومیٹر پر محیط ہے سنجے گاندھی نیشنل پارک کے نیچے تعمیر کی جارہی ہیں، جو گورگاؤں (مشرق) میں دادا صاحب پھالکے چترنگری کو ملند (مغرب) کے امر نگر سے جوڑ رہی ہیں۔ اس مقصد کیلئے جدید ترین ٹنل بورنگ مشین (TBM) ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا رہا ہے، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ تعمیر کے دوران ماحولیات یا حیاتیاتی تنوع پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔ اس پروجیکٹ میں 17 کراس پیسجز، 720 میٹر تک پھیلی جڑواں باکس سرنگیں، اور گورگاؤں اور مولنڈ دونوں میں اپروچ سڑکیں (600 میٹر لمبی) ہیں، جس سے پروجیکٹ کی کل لمبائی 62.6 کلومیٹر تک پہنچ گئی ہے۔ ٹھیکیدار پراجیکٹ کی تکمیل کے بعد 10 سال تک آپریشن اور مینٹیننس کا ذمہ دار ہے۔ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی مرکزی وزارت سے فیز 1 اور 2 کے لیے ضروری ماحولیاتی منظوری حاصل کی گئی ہے، اور ضروری درختوں کی کٹائی کی اجازت عزت مآب نے دی ہے۔ سپریم کورٹ تقریباً 906 پروجیکٹ سے متاثرہ افراد کی کنجر مرگ میں چھ عمارتوں میں بحالی کی جا رہی ہے، جن میں سے ہر ایک گراؤنڈ فلور کے علاوہ 23 بالائی منزلوں پر مشتمل ہے۔ اس منصوبے میں جدید ترین خصوصیات شامل ہیں، بشمول (ارتھ پریشر بیلنس) کا استعمال کرتے ہوئے سرنگ کی کھدائی، (نئے آسٹرین ٹنلنگ میتھڈ) کے ذریعے کراس پیسج کی تعمیر، مکینیکل وینٹیلیشن سسٹم، دھند پر مبنی فائر فائٹنگ سسٹم، CCTV سرویلنس، LCA، ڈی اے اور جدید کنٹرول سسٹم، LCA مزید برآں، جڑواں سرنگوں کے اندر سڑک کے نیچے یوٹیلیٹی ڈکٹیں فراہم کی گئی ہیں۔ ہر ٹنل کے ذریعے 1800 ملی میٹر قطر کی پانی کی پائپ لائن بچھائی جائے گی۔ کو پروجیکٹ مینجمنٹ کنسلٹنٹ کو پروف چیکنگ کنسلٹنٹ کے طور پر، اور VJTI، ممبئی کو پروجیکٹ کے کوالٹی کنٹرول اور نگرانی کے لیے تھرڈ پارٹی کوالٹی آڈیٹر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ فی الحال، پروجیکٹ نے تقریباً 21 فیصد فزیکل پیش رفت حاصل کی ہے۔ TBM-1 کی اسمبلی مکمل ہوچکی ہے۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر پورے

مالیگاؤں میں روشنی اور خصوصی صفائی مہم شروع کی جائے

مالیگاؤں: (نامہ نگار) جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس موقع پر مالیگاؤں شہر کے اہم چوک چوراہوں، سڑکوں اور مساجد کی جانب جانے والے راستوں پر خصوصی روشنی کے انتظامات اور شہر بھر میں خصوصی صفائی مہم چلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں انڈین سیکولر لارجسٹ اسمبلی آف مہاراشٹر (اسلام) پارٹی کے مائناریٹی و اوقاف سیل کے صدر رضوان میمن محمد عرفان نے پارٹی کے بانی و قائد آصف شیخ کی سرپرستی میں مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کی میئر نسرین شیخ اور گٹ نیتا خالد حاجی کو ایک میمورنڈم پیش کرتے ہوئے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر شہری سہولیات کو بہتر بنانے کی اپیل کی ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ اس سال عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس تہوار 26 اگست 2026 کو پورے ملک میں مذہبی عقیدت و احترام اور جوش و خروش کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس موقع پر مالیگاؤں شہر میں بھی مختلف مذہبی و سماجی پروگرام منعقد ہوں گے، جن میں بڑی تعداد میں مقامی شہریوں کے ساتھ ساتھ بیرونِ شہر سے آنے والے افراد بھی شرکت کریں گے۔ اسلام پارٹی مائناریٹی و اوقاف سیل کی جانب سے کارپوریشن کے سامنے بنیادی طور پر اہم مطالبات پیش کیے گئے ہیں۔ جس میں شہر کے تمام اہم چوکوں، سڑکوں اور مساجد کی جانب جانے والے راستوں پر مناسب اور خوبصورت برقی روشنی کا انتظام کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بند پڑی اسٹریٹ لائٹس کو بھی فوری طور پر درست کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح شہر کے اہم راستوں کی خستہ حالی دور کی جائے اور فوری طور پر پیچ ورک کیا جائے تاکہ جلوس کے شرکاء کو کسی بھی قسم کی تکلیفوں کا سامنا کرنا نہ پڑے۔ اسی طرح شہر بھر میں خصوصی صفائی مہم چلانے پر زور دیا گیا ہے۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر شہر کو کچرے اور گندگی سے پاک رکھا جائے، اہم سڑکوں اور چوک چوراہوں سے کچرا فوری طور پر اٹھایا جائے اور صفائی عملے کو خصوصی ہدایات جاری کی جائیں تاکہ جشن کے دوران شہریوں کو صاف ستھرا ماحول میسر آ سکے۔ رضوان میمن نے امید ظاہر کی کہ میونسپل کارپوریشن اس اہم مذہبی موقع کی مناسبت سے فوری طور پر ضروری اقدامات کرے گی اور شہر میں صفائی و روشنی کے مناسب انتظامات کو یقینی بنائے گی۔ انہوں نے کارپوریشن کے تعاون پر شکریہ بھی ادا کیا۔ اس موقع پر اسلام پارٹی مائناریٹی و اوقاف سیل کے دیگر عہدیداران اور ممبران بھی موجود تھے۔

مہاراشٹر: بھوت کی افواہ سے امراوتی کا قبائلی اسکول خالی

مہاراشٹر کے امراوتی میں "بھوت" کی افواہ نے قبائلی رہائشی اسکول کے طلبہ میں ایسا خوف پھیلایا

مہاراشٹر کے امراوتی میں "بھوت" کی افواہ نے قبائلی رہائشی اسکول کے طلبہ میں ایسا خوف پھیلایا کہ ۶۰۰ ر سے زائد طلبہ اسکول کے کیمپس سے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ طبی ماہرین نے کسی مافوق الفطرت سرگرمی کے ثبوت سے انکار کرتے ہوئے واقعے کو اجتماعی بے چینی اور نفسیاتی اثرات کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق مہاراشٹر کے ضلع امراوتی میں واقع ایک سرکاری قبائلی رہائشی اسکول سے ۶۰۰ ر سے زائد طلبہ اس وقت فرار ہو گئے، جب کیمپس میں "بھوت" کی افواہوں نے طلبہ میں خوف و ہراس پیدا کر دیا۔ یہ واقعہ امراوتی کے میل گھاٹ خطے کے چکھلدارہ تعلقہ میں واقع ڈوما گورنمنٹ ٹرائبل آشرم شالہ میں پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق ۳۴۵ ر لڑکیوں اور ۲۶۳ ر لڑکوں سمیت ۶۰۸ ر طلبہ نے مبینہ مافوق الفطرت سرگرمیوں کے خدشات بڑھنے کے بعد رہائشی اسکول چھوڑ دیا اور اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ اطلاعات کے مطابق خوف و ہراس اس وقت شروع ہوا جب کچھ طلبہ نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے رات کے وقت غیر معمولی آوازیں سنیں، جن میں پازیب کی آواز، رونے اور ہنسنے جیسی آوازیں شامل تھیں۔ صورتحال اس وقت مزید سنگین ہوگئی جب کئی طلبہ میں غیر معمولی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ رپورٹس کے مطابق کچھ طلبہ بے ہوش ہو گئے، کانپنے لگے، چیخنے، رونے یا بے قابو ہوکر ہنسنے لگے، جبکہ کچھ دیگر مبینہ طور پر جارحانہ رویہ اختیار کرتے یا پریشان اور بدحواس نظر آئے۔ جیسے جیسے مزید طلبہ نے ان واقعات کو دیکھا، ہاسٹل میں خوف تیزی سے پھیل گیا۔ بعض طلبہ کی ایسی حالتوں کی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر گردش کرنے لگیں، جس سے اسکول میں بھوت ہونے کے دعوؤں کو مزید تقویت ملی۔ تاہم، طلبہ کا معائنہ کرنے کیلئے بلائی گئی طبی ٹیموں کو مبینہ طور پر کسی مافوق الفطرت سرگرمی کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ڈاکٹروں نے ان واقعات کی وجہ اجتماعی بے چینی اور نفسیاتی اثرات کو قرار دیا۔ ایسے واقعات اس وقت رونما ہو سکتے ہیں جب شدید خوف یا ذہنی دباؤ ایک دوسرے سے قریبی طور پر جڑے ہوئے گروہ میں پھیل جائے۔ اس صورت میں افراد کسی مافوق الفطرت وجہ کے موجود نہ ہونے کے باوجود حقیقی جسمانی اور نفسیاتی علامات محسوس کر سکتے ہیں۔ اس پیش رفت نے ہاسٹل کے "بھوت زدہ" ہونے کے ابتدائی دعوے پر سوال کھڑے کر دیئے ہیں اور طلبہ کی ذہنی و نفسیاتی بہبود کی جانب توجہ مرکوز کر دی ہے۔ رپورٹس کے مطابق متاثرہ طلبہ میں سے کچھ کو طبی اور نفسیاتی معائنے کیلئے لے جایا گیا، جبکہ حکام نے طلبہ کی کونسلنگ اور ان کے اہل خانہ کو یقین دلانے کی کوششیں بھی شروع کر دیں۔

جیو پرائم کے ساتھ ۳۰۰ ر روپے میں

ایک سال تک ریچارج مہنگا ہونے کی فکر سے آزادی

ممبئی: اگر آپ موبائل ری چارجز کی بڑھتی ہوئی لاگت سے بچنا چاہتے ہیں، تو جیو پرائم صارفین کو ایک سال کی قیمت کی گارنٹی پیش کرے گا۔ 300 روپے کی یک وقتی سبسکرپشن خرید کر، صارفین 5 ستمبر 2027 تک اپنے موجودہ جیو پلان کی موجودہ قیمت کو لاک کر سکیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ پرائم ممبرز پوری سبسکرپشن مدت کے لیے موجودہ قیمت پر ری چارج کر سکیں گے۔ اچھی خبر یہ ہے کہ پرائم کو خریدنے کے بعد صارفین کسی ایک پلان سے منسلک نہیں ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو دوسرے جیو پلانز کے ساتھ ری چارج کر سکتے ہیں اور پرائم ممبرشپ کے فوائد سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ جیو پرائم 20 اگست سے دستیاب ہوگا۔ صارفین MyJio ایپ، Jio.com، جیو اسٹورز، یا مجاز جیو پارٹنر اسٹورز کے ذریعے سبسکرائب کر سکتے ہیں۔ پرائم موجودہ پری پیڈ اور پوسٹ پیڈ صارفین کے ساتھ ساتھ نئے جیو صارفین کے لیے بھی کھلا ہے۔ دوسرے نیٹ ورکس کے صارفین اپنا نمبر پورٹ کر کے یا نیا جیو کنکشن خرید کر شامل ہو سکتے ہیں۔ جیو پرائم ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب ریچارج کی قیمتیں ایک بار پھر ٹیلی کام مارکیٹ میں خبروں میں ہیں۔ ایئرٹیل نے حال ہی میں اپنے پری پیڈ پورٹ فولیو کو نئے سرے سے ڈیزائن کیا ہے، جس میں 299 روپے کے پلان سمیت کچھ مشہور پلان کو ہٹا دیا گیا ہے۔ نتیجتاً، 349 روپے کا پلان 28 دن کے یومیہ ڈیٹا کے زمرے میں ابتدائی آپشن بن گیا ہے۔ دوسری طرف جیو نے واضح کیا ہے کہ اس کا موجودہ 299 روپے کا منصوبہ جاری رہے گا۔ اس تناظر میں، پرائم کے ذریعے موجودہ قیمت میں ایک سال کے لیے لاک کرنے کا اختیار خاص طور پر صارفین کے لیے قابل قدر ہے۔ پرائم کوئی نیا لازمی ریچارج پلان نہیں ہے۔ پرائم ممبرشپ بھی کل 600 کے دو کیش بیک واؤچرز کے ساتھ آئے گی۔ ان میں 300 روپے کا واؤچر شامل ہے جسے نیا جیو ہوم یا جیو پی سینکنشن خریدنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، اور 300 روپے کا واؤچر جو فیملی کے کسی رکن یا دوست کے لیے نیا جیو سم خریدنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ممبران کو نئے جیو پروڈکٹس اور سروسز تک جلد رسائی اور وقف چینلز کے ذریعے ترجیحی کسٹمر سپورٹ بھی ملے گی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

حج ہاؤس اورنگ آباد میں جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام عظیم الشان اجلاس عام

علماء کرام نے انگریزی اقتدار کے خلاف مضبوط مزاحمت کی اور آزادی کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا: مفتی سلمان منصورپوری اور مولانا ندیم صدیقی کا خطاب

اورنگ آباد: یوم آزادی کے موقع پر جمعیۃ علماء شہر و ضلع اورنگ آباد کے زیر اہتمام 15 اگست کو بعد نماز مغرب حج ہاؤس اورنگ آباد میں "ملک کے موجودہ حالات اور جنگِ آزادی میں مسلمانوں کا کردار" کے عنوان سے ایک عظیم الشان اجلاس عام منعقد ہوا، جس میں شہر و ضلع کے مختلف علاقوں سے علماء، ائمہ، ذمہ داران اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز مولانا سراج الدین اشرفی صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ مفتی محمد محسن صاحب نے نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نذرانہ پیش کیا۔ مولانا عارف اشرفی صاحب نے تمہیدی خطاب میں اہل اللہ کے مقام و مرتبہ، دینی پروگراموں کی اہمیت و افادیت اور ان میں عوام کی شرکت کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی نائب امیر الہند حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان منصورپوری صاحب (استاذ حدیث دار العلوم دیوبند) نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہندوستان میں بسنے والے تمام باشندے انسانی رشتے کے اعتبار سے ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور وطن کی آزادی کے لیے سب نے مل کر قربانیاں پیش کی ہیں۔ انہوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس جدوجہد میں مسلمانوں کے ساتھ برادرانِ وطن نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے انگریزوں کی ہندوستان آمد، ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام، فوجی مراکز کے قیام اور رفتہ رفتہ ملک پر قبضے کی تاریخی صورتِ حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ علماء نے انگریزی اقتدار کے خلاف مضبوط مزاحمت کی اور آزادی کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا۔ اجلاس کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے صدارتی خطاب میں کہا کہ مسلمانوں نے اس ملک کی شہریت محض دان کی بنیاد پر نہیں بلکہ بلدان کی بنیاد پر حاصل کی ہے۔ آزادئ وطن کے لیے مسلمانوں نے جو خون بہایا ہے، تاریخ اس کی گواہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء صرف مسلمانوں کی خدمت کرنے والی جماعت نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت کو اپنا مشن سمجھتی ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت انسانیت کی خدمت، ملک کی تعمیر و ترقی اور سماجی خیر خواہی کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔ انہوں نے موجودہ حالات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ملک میں نفرت کی آبیاری کی جا رہی ہے، جس کے خاتمے اور باہمی محبت و بھائی چارے کے فروغ کے لیے جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام جمعیۃ سدبھاؤنا منچ سرگرم عمل ہے۔ فتنۂ ارتداد کے مقابلے اور دینی شعور کے فروغ کے لیے دینی تعلیمی بورڈ جبکہ سماج و معاشرے کی اصلاح کے لیے شعبۂ اصلاحِ معاشرہ کے ذریعے مختلف سطحوں پر کام کیا جا رہا ہے۔ مولانا عبدالقدیر مدنی صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے ملک کے موجودہ حالات کے تناظر میں صبر، استقامت اور حکمت کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے آزادئ وطن کے لیے عظیم قربانیاں پیش کی ہیں؛ اگر مسلمان آزادی کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا نہ کرتے تو ملک کو انگریزی غلامی سے نجات دلانا آسان نہ ہوتا۔ مفتی عبدالرحمن صاحب نائیگاوی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے ملک کی آزادی میں جمعیۃ علماء کا کردار اور ملک کو سیکولر اور جمہوری ملک بنانے میں جمعیۃ علماء کی قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے جمعیۃ علماء کو مضبوط و مستحکم بنانے کی طرف بھی متوجہ کیا۔ او جمعیۃ علماء کے کاموں کی تفصیلات سے بھی عوام کو آگاہ کیا۔ مولانا مفتی محمد معزالدین قاسمی صاحب (مہتمم دار العلوم دولت آباد) نے آزادئ وطن میں علماء کے تاریخی کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ 1799ء میں ٹیپو سلطانؒ کی شہادت کے بعد 1803ء میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا، جس نے تحریکِ آزادی کو ایک نئی سمت عطا کی۔

بنگلہ دیش میں حقوق گروپ نے بنگ بندھو کی برسی کے

اجتماع پر 15 وکلاء کی 'من مانی' گرفتاری کی مذمت کی

پیرس: انسانی حقوق کی ایک سرکردہ بین الاقوامی تنظیم نے بنگلہ دیشی حکام کی پرزور مذمت کی ہے کہ بنگلہ دیش کے انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت چٹوگرام ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سے وابستہ 5 خواتین سمیت 15 وکلاء کی من مانی گرفتاری پر ان کی ایک نجی دعا اور یادگاری اجتماع میں شرکت کے بعد بنگ بندھو شیخ الرحمٰن کی برسی کے موقع پر کی گئی ہے۔ یہ تنقید اس وقت سامنے آئی جب بنگلہ دیش کی پولیس نے ہفتے کی رات چٹوگرام کے علاقے ڈبل مورنگ میں ایک گھر سے 15 وکلاء کو گرفتار کیا۔ پولیس نے کہا کہ وکلاء، جو عوامی لیگ کے کارکن اور حامی ہیں، موت کا مشاہدہ کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ مبینہ طور پر پانچ خواتین وکلاء کو اتوار کی دوپہر کو عدالت نے ضمانت دی تھی، جب کہ بقیہ 10 کی ضمانت مسترد کر دی گئی تھی اور انہیں جیل بھیج دیا گیا تھا۔ بنگلہ دیشی روزنامے پرتھم الو سے بات کرتے ہوئے ڈبل مورنگ پولیس اسٹیشن کے اوسی شاہین عالم نے بتایا کہ خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے 15 افراد کو گرفتار کیا اور عدالت میں پیش کرنے سے قبل ان پر انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت فرد جرم عائد کی۔ بنگلہ دیش 15 اگست کو قومی یوم سوگ کے طور پر مناتا ہے، جس میں بنگ بندھو شیخ مجیب الرحمن کے قتل کی یاد منائی جاتی ہے، جنہیں ملک کے فادر آف دی نیشن کے طور پر بڑے پیمانے پر جانا جاتا ہے۔ شیخ مجیب الرحمن کو 15 اگست 1975 کو ان کے خاندان کے کئی افراد سمیت قتل کر دیا گیا۔ ایک پرامن اور نجی یادگاری اجتماع کے سلسلے میں انسداد دہشت گردی قانون سازی کے استعمال کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے، جے ایم بی ایف نے کہا، "گرفتار وکلاء کو تشدد یا حقیقی دہشت گردانہ سرگرمیوں سے جوڑنے والے کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں، ان کی گرفتاری من مانی گرفتاری، مناسب عمل، سیاسی اظہار رائے کی آزادی اور ممکنہ حصہ کے طور پر سیاسی تحفظات کو جنم دیتی ہے۔ انسداد دہشت گردی کی قانون سازی کا غلط استعمال۔ جے ایم بی ایف نے اس بات پر زور دیا کہ پرامن یادگاری، دعا، اظہار تعزیت، انجمن یا سیاسی رائے کو، بذات خود، جائز طور پر دہشت گردی کے مترادف نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے نوٹ کیا کہ اس طرح کے پرامن طرز عمل کے خلاف غیر معمولی مجرمانہ قانون سازی کے استعمال سے بنیادی آزادیوں، قانونی پیشے کی آزادی اور قانون کی حکمرانی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ چٹگرام میں 15 وکلاء کی گرفتاری کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے، بلکہ یہ بنگلہ دیش میں انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں اور جبر کے وسیع نمونے کا حصہ ہے جس میں وکلاء، صحافیوں، انسانی حقوق کے محافظوں، ثقافتی کارکنوں، اور قائدین، کارکنوں، اور اپوزیشن سیاسی جماعتوں کے حامیوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

بنگلہ دیش کے اسٹاک میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں مسلسل گراوٹ

ڈھاکہ: پالیسی اور ریگولیٹری غیر یقینی صورتحال، کمزور کارپوریٹ آمدنی اور بینکنگ سیکٹر کے مسائل، کرنسی کے خطرات اور مجموعی طور پر منفی جذبات سمیت تقریباً نصف درجن وجوہات کی بناء پر غیر ملکی سرمایہ کار مقامی اسٹاک مارکیٹ سے انخلاء جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گزشتہ مالی سال 2025-26 میں، غیر ملکی سرمایہ کاروں نے سٹاک مارکیٹ سے خالص 223 ملین ڈالر نکال لیے۔ بنگلہ دیش بینک کے اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 26 میں اخراج ایک سال پہلے ریکارڈ کیے گئے 138 ملین ڈالر سے زیادہ تھا۔ خالص غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاری مالی سال 21 سے منفی خطہ میں ہے، یعنی سرمایہ کاروں نے اپنے خریدے جانے سے زیادہ شیئرز اور دیگر سیکیورٹیز فروخت کی ہیں۔ مارکیٹ کے اندرونی ذرائع کا کہنا ہے کہ ماضی کی پالیسی مداخلتوں کے تجربے، خاص طور پر منزل کی قیمتوں کے بار بار استعمال نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو مارکیٹ سے محتاط کر دیا ہے۔ منزل کی قیمت ایک کم از کم سطح کا تعین کرتی ہے جس پر کسی حصص کی تجارت کی جاسکتی ہے، قیمت کی معمول کی نقل و حرکت کو محدود کرتی ہے۔ شانتا ایسٹ مینجمنٹ کے سی ای او قاضی منیر الاسلام نے کہا، اس کے علاوہ، بینکنگ سیکٹر میں شرح سود کی حد ایک اور وجہ تھی۔

چین سے منسلک اہلکار نے وائٹ ہاؤس کے قریب عمارت خریدی

امریکی کو سیکورٹی کے خدشات لاحق

واشنگٹن ڈی سی: میڈیا آؤٹ لیٹ ڈی سی این ایف کے مطابق، چائنا کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) سے منسلک ایک سینئر عہدیدار، فلپ کیو (کیو فیلی) نے مبینہ طور پر وائٹ ہاؤس سے 650 فٹ کے فاصلے پر واقع تاریخی سیکیورٹیز بلڈنگ کو اپنی فیملی فاؤنڈیشن کے ذریعے 4.8 ملین ڈالر میں خریدا ہے۔ یہ معاہدہ مبینہ طور پر 21 جولائی 2026 کو مکمل ہوا تھا۔ صدیوں پرانی عمارت کا مقام، وائٹ ہاؤس کمپلیکس کے قریب ہونے کے باعث، نگرانی، الیکٹرانک جمع کرنے اور انٹیلی جنس سے متعلق دیگر سرگرمیوں کے امکان پر تشویش پیدا ہوئی ہے۔ کیو کے پس منظر میں شنگھائی کی فوجداری تحقیقاتی ٹیم کے ساتھ ایک جاسوس کے طور پر خدمات شامل ہیں، جو شنگھائی پبلک سیکیورٹی بیورو کے تحت کام کرتی ہے۔ یہ بیورو چین کی پبلک سیکیورٹی کی وزارت کے تحت آتا ہے اور اس کے پاس مجرمانہ تحقیقات اور سیکیورٹی آپریشنز کا احاطہ کرنے کی ذمہ داریاں ہیں۔ کیو نے مبینہ طور پر سنائپر اور جنگی تربیت بھی حاصل کی اور شنگھائی جیاؤ ٹونگ یونیورسٹی میں 2011 کی یونیورسٹی وار گیم کے دوران بہترین انفرادی سنائپر کارکردگی ریکارڈ کی۔ اب وہ یونائیٹڈ فرنٹ ورک ڈپارٹمنٹ (UFWD) سے منسلک ایک فاؤنڈیشن کے سربراہ ہیں اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے اثر و رسوخ اور بیرون ملک مقیم چینی تنظیموں میں کئی عہدوں پر فائز ہیں جنہیں امریکی حکام نے اثر و رسوخ اور انٹیلی جنس کے تمام شعبوں میں کام کرنے کے طور پر بیان کیا ہے۔ رپورٹ میں حوالہ دیے گئے سابق سی آئی اے کے کارندوں کے مطابق، کیو کی سیکیورٹیز بلڈنگ کی ملکیت قومی سلامتی کے لیے فوری تشویش کا باعث بن سکتی ہے اور امریکی وفاقی حکام کی جانب سے تحقیقات کا حکم دے سکتا ہے۔ اعلیٰ ہندوستانی انٹیلی جنس ذرائع نے اس پیشرفت کو چین کی وسیع تر انٹیلی جنس اور توسیع پسندانہ پالیسی کے حصے کے طور پر سافٹ ٹولز کے استعمال کی ایک مثال قرار دیا۔ یو ایف ڈبلیو ڈی مشغولیت اور اثر و رسوخ کی سرگرمیاں انجام دیتا ہے جس کا مقصد غیر ملکی ماحول کی تشکیل اور پالیسی کو متاثر کرنا ہے۔ یہ سی سی پی کے مقاصد کی حمایت میں بیرون ملک مقیم چینی کمیونٹیز کو متحرک کرنے کے لیے بھی کام کرتا ہے، جس میں قومی تجدید کاری کا وسیع تر ہدف بھی شامل ہے۔ یو ایف ڈبلیو ڈی سے منسلک فاؤنڈیشنز میں کیو کے رپورٹ کردہ قائدانہ کردار نے خیراتی، ثقافتی اور ڈاسپورا تنظیموں کو اثر و رسوخ کے ذرائع کے طور پر استعمال کرنے پر مزید سوالات اٹھائے ہیں۔

چین کے تعمیر کردہ ڈیٹا سینٹر پر

پاکستان میں 'ڈیجیٹل خودمختاری' کے حوالے سے سوالات

اسلام آباد: پاکستان میں چین کی مدد سے قائم کیے گئے ایک اہم ڈیٹا سینٹر نے ملک کی ڈیجیٹل خودمختاری، حساس معلومات کے تحفظ اور اہم ڈیجیٹل انفراسٹرکچر پر غیر ملکی اثر و رسوخ کے حوالے سے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ چین پاکستان میں طویل عرصے سے بنیادی ڈھانچے اور ٹیکنالوجی کے مختلف منصوبوں میں سرمایہ کاری کر رہا ہے، تاہم ڈیٹا انفراسٹرکچر میں اس کے بڑھتے ہوئے کردار کو اب قومی سلامتی اور ڈیٹا کنٹرول کے تناظر میں بھی دیکھا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس معاملے میں بنیادی سوال یہ ہے کہ پاکستان کے سرکاری اور حساس ڈیٹا کو ذخیرہ اور منظم کرنے والے نظام میں استعمال ہونے والی غیر ملکی ٹیکنالوجی پر کس حد تک انحصار کیا جاسکتا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ڈیٹا سینٹرز محض تکنیکی سہولت نہیں بلکہ جدید ریاستوں کے لیے اسٹریٹجک اثاثے بن چکے ہیں، اس لیے ان کی ملکیت، آپریشن، سافٹ ویئر اور ڈیٹا تک رسائی کے معاملات انتہائی اہم ہیں۔ چینی ٹیکنالوجی پر بڑھتا انحصار ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور چین کے درمیان مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر پر عالمی مسابقت تیز ہو رہی ہے۔ واشنگٹن بھی اپنے شراکت دار ممالک پر چینی ٹیکنالوجی کے حوالے سے محتاط رہنے کے لیے دباؤ بڑھا رہا ہے۔ پاکستان کے لیے مسئلہ مزید پیچیدہ اس لیے ہے کہ چین ملک کا ایک اہم اقتصادی اور اسٹریٹجک شراکت دار ہے۔ ایسے میں اسلام آباد کو جدید اور نسبتاً کم لاگت چینی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ پاکستانی شہریوں اور سرکاری اداروں کا حساس ڈیٹا مکمل طور پر ملکی قوانین اور قومی کنٹرول کے تحت رہے۔ یہ بحث مستقبل میں پاکستان کی سائبر سیکیورٹی پالیسی، ڈیٹا لوکلائزیشن اور غیر ملکی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے کردار کے حوالے سے اہم اثرات مرتب کرسکتی ہے۔

کوئٹہ میں تین بلوچ افراد کی مبینہ جبری گمشدگی پر انسانی حقوق تنظیم کا اظہارِ تشویش

کوئٹہ: بلوچ انسانی حقوق کی تنظیم پانک نے کوئٹہ میں تین بلوچ افراد کی مبینہ جبری گمشدگی کی مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری بازیابی اور محفوظ رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ واقعات بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے مسلسل سامنے آنے والے الزامات کا حصہ ہیں۔ تنظیم کے مطابق لاپتہ ہونے والے افراد کی شناخت کفایت اللہ بلوچ، یونس بلوچ اور عبدالمجید کے نام سے کی گئی ہے۔ پانک نے الزام عائد کیا ہے کہ تینوں افراد کو حراست میں لیے جانے کے بعد ان کے مقام اور قانونی حیثیت کے بارے میں اہل خانہ کو معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ پانک نے کہا کہ کسی شخص کو قانونی کارروائی اور عدالتی نگرانی کے بغیر حراست میں رکھنا بنیادی انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی سے متعلق سنگین سوالات پیدا کرتا ہے۔ تنظیم نے پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا کہ لاپتہ افراد کے بارے میں فوری معلومات فراہم کی جائیں اور اگر ان پر کوئی الزام ہے تو انہیں عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا معاملہ طویل عرصے سے انسانی حقوق کی تنظیموں اور متاثرہ خاندانوں کی جانب سے اٹھایا جاتا رہا ہے۔ حالیہ ہفتوں میں بھی مختلف علاقوں سے شہریوں کو مبینہ طور پر حراست میں لینے اور بعد ازاں ان کے ٹھکانے کے بارے میں معلومات نہ ملنے کے متعدد الزامات سامنے آئے ہیں۔ پانک نے عالمی انسانی حقوق کے اداروں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ بلوچستان میں مبینہ جبری گمشدگیوں پر توجہ دیں اور متاثرہ افراد اور ان کے خاندانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کی حمایت کریں۔ پاکستانی حکام کی جانب سے ان تین مخصوص واقعات پر فوری طور پر کوئی تفصیلی موقف سامنے نہیں آیا۔

تائیوان کے اطراف چین کا ایک فوجی طیارہ اور نو بحری جہاز دیکھے گئے

تائی پے۔ 17/اگست۔ ایم این این۔ تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ جزیرے کے اطراف چین کی پیپلز لبریشن آرمی کا ایک فوجی طیارہ اور پیپلز لبریشن آرمی نیوی کے نو بحری جہازوں کی سرگرمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ وزارت کے مطابق یہ سرگرمیاں پیر کی صبح 6 بجے تک ریکارڈ کی گئیں۔ تائیوان کی مسلح افواج نے صورتحال پر نظر رکھی اور ضروری ردعمل اختیار کیا۔ چینی فوجی طیاروں اور بحری جہازوں کی تائیوان کے اطراف موجودگی حالیہ مہینوں میں مسلسل ریکارڈ کی جاتی رہی ہے۔ 10 اگست کو بھی تائیوان نے ایک چینی فوجی طیارے اور نو بحری جہازوں سمیت متعدد سرکاری جہازوں کی موجودگی کی اطلاع دی تھی۔ یہ تازہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب آبنائے تائیوان اور آس پاس کے سمندری علاقوں میں کشیدگی برقرار ہے۔ گزشتہ ہفتے تائیوان نے جزیرے کے مشرق میں چین اور انڈونیشیا کی مشترکہ بحری سرگرمی پر بھی اعتراض کیا تھا، جبکہ انڈونیشیا نے اسے معمول کی بحری مشق قرار دیا تھا۔ چین تائیوان کو اپنے علاقے کا حصہ قرار دیتا ہے، جبکہ تائیوان ایک خود حکومتی جمہوریت کے طور پر کام کرتا ہے۔ تائی پے مسلسل چینی فوجی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہا ہے اور انہیں اپنی سلامتی کے لیے دباؤ کا حصہ سمجھتا ہے۔

پاکستان میں مہنگائی، بجلی، ایندھن پر محصول

جماعت اسلامی کے احتجاج نے پاکستان کی شہباز حکومت کو پابند سلاسل کر دیا

اسلام آباد: جماعت اسلامی پاکستان نے چاروں صوبوں میں پارٹی کے صوبائی ہیڈ کوارٹرز پر احتجاجی دھرنا شروع کر دیا ہے، جس نے مہنگائی، ایندھن کی قیمتوں اور بجلی کے بلوں پر بڑھتے ہوئے عوامی غصے کو شہباز شریف حکومت کے لیے ایک مربوط چیلنج میں تبدیل کر دیا ہے۔ احتجاج کی کال امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمان نے دی ہے، انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ جب تک حکومت پیٹرولیم لیوی واپس نہیں لیتی مظاہرے جاری رہیں گے۔ حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے، رحمان نے کہا کہ دھرنے اس کے خلاف شروع ہوئے ہیں جسے انہوں نے "جابرانہ ٹیکس" قرار دیا اور حکومت پر عام لوگوں پر غیر منصفانہ مالی بوجھ ڈالنے کا الزام لگایا۔ خبروں کے مطابق، رحمان نے کہا، آج ہم نے یہ دھرنا شروع کیا ہے، اور یہ دھرنا اس وقت تک جاری رہے گا جب تک حکومت پیچھے نہیں ہٹتی۔ جے آئی کے سربراہ نے پیٹرولیم لیوی کو پاکستان کی بجلی کی قیمتوں اور ملک کے خودمختار پاور پروڈیوسرز، یا آئی پی پیز پر وسیع تر شکایات کے ساتھ جوڑنے کی بھی کوشش کی ہے۔ انہوں نے مظاہروں کو 'آئی پی پی مافیا' کے خلاف لڑائی کے طور پر بیان کیا، جبکہ حامیوں کو بجلی کے زیادہ بلوں کے خلاف پارٹی کی سابقہ مہم کی یاد دلاتے ہوئے کہا۔ رحمان نے یہ سوال بھی کیا کہ کیا بجلی کے صارفین درحقیقت دو سال پہلے کی نسبت کم ادائیگی کر رہے تھے۔ اگر دو سال پہلے کے جولائی کے بلوں اور اس سال کے جولائی کے بلوں میں فرق ہے یا نہیں۔ کیا ان میں کمی کی گئی ہے یا نہیں؟ متحرک ہونے کا وقت حکومت کو مشکل میں ڈال دیتا ہے۔ پاکستان بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ اپنے بیل آؤٹ انتظامات کے تحت ایک سخت مالیاتی پروگرام پر عمل درآمد کر رہا ہے، جس سے اسلام آباد کے پاس اپنی مالیات پر تازہ دباؤ پیدا کیے بغیر ٹیکسوں اور لیویز سے محصولات کو کم کرنے کی محدود گنجائش ہے۔ پٹرولیم لیوی حکومت کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ بن گیا ہے، جبکہ توانائی کے شعبے میں اصلاحات اور بجلی پیدا کرنے والوں کو ادائیگیوں کا پاکستان کے وسیع تر مالیاتی اور پاور سیکٹر کے وعدوں سے گہرا تعلق ہے۔ اس لیے کوئی بھی خاطر خواہ رول بیک اپنے مالی اہداف کو پورا کرنے کے لیے حکومت کی کوششوں کو پیچیدہ بنا سکتا ہے۔ بھارتی انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق معاشی مشکلات اور جماعت اسلامی کے قائم کردہ تنظیمی نیٹ ورک کا امتزاج احتجاج کو خاصا اہم بنا سکتا ہے۔ ذرائع نے صورتحال کو ممکنہ طور پر غیر مستحکم قرار دیا کیونکہ بڑے پیمانے پر معاشی غصہ ایک منظم اور نظم و ضبط رکھنے والے مذہبی سیاسی کیڈر کے ذریعے پھیلایا جا رہا ہے۔ اسلام آباد کے لیے تشویش کی بات یہ ہے کہ طویل احتجاج پیٹرولیم لیوی کے فوری مطالبے سے آگے بڑھ کر وسیع تر حکومت مخالف مہم میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ جماعت اسلامی کی ملک گیر تنظیمی موجودگی ہے اور اس نے پہلے بڑے پیمانے پر سڑکوں پر متحرک ہونے کو برقرار رکھنے کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ حکومت کے لیے، تاہم، پارٹی کے مطالبات ماننے سے اس کے اپنے معاشی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ پیٹرولیم لیوی ریونیو میں بڑی کمی یا آئی پی پی کے انتظامات پر دوبارہ گفت و شنید کرنے کا دباؤ پاکستان کے مالیاتی استحکام کے منصوبوں کو متاثر کرسکتا ہے اور آئی ایم ایف پروگرام کے تحت اس کے وعدوں کو پیچیدہ بنا سکتا ہے۔

امارت اسلامیہ کے رہنماؤں نے شناخت نہ ملنے پر عالمی برادری پر تنقید کی

کابل: امارت اسلامیہ کی پانچویں سالگرہ قندھار میں ایک تقریب میں منائی گئی جس میں امارت اسلامیہ افغانستان کے سربراہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر امارت اسلامیہ کے رہنما نے عوام سے موجودہ اتحاد اور باہمی رضامندی کو برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ اپنے تبصرے کے ایک اور حصے میں شیخ ہیبت اللہ اخوندزادہ نے انصاف کو یقینی بنانے اور اسلامی شرعی احکام کے نفاذ پر زور دیا۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے رہنما شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ نے کہا کہ میں آپ پر شرعی احکام جاری کرتا ہوں اور ان کا نفاذ کرتا ہوں، مجھے شریعت کے خلاف کام کرنے کی اجازت نہیں ہے، اور میں اس کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ جو شریعت میں آپ پر نافذ کروں گا، میں اپنے آپ پر بھی نافذ کرتا ہوں، اور میں خود کو اس کا پابند سمجھتا ہوں۔ امارت اسلامیہ کے رہنما نے اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں کہا کہ ماضی کے برعکس اب حکومت پورے ملک میں مضبوط اختیارات استعمال کر رہی ہے۔ شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ نے یہ کہتے ہوئے کہ افغانستان اسلامی شریعت کی بنیاد پر دنیا کے ساتھ اچھے تعلقات کا حامی ہے، موجودہ حکومت کو تسلیم نہ کرنے پر عالمی برادری کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ نے کہا پچھلی حکومت جس کا کسی ایک ضلع پر بھی کنٹرول نہیں تھا، کو دنیا تسلیم کرتی تھی۔

فلپائن کے دفاعی سربراہ نے چین کی تنقید کو

مسترد کرتے ہوئے جواب کو اسکویڈ حربہ قرار دیا

منیلا: فلپائن کے وزیر دفاع گلبرٹو ٹیوڈورو نے ہفتے کے روز چین کے اس الزام کو مسترد کر دیا کہ اس نے بیجنگ پر مسلسل حملہ کیا ہے اور اس کے تبصرہ کو کلاسک سکوئڈ حربہ" قرار دیا جس کا مقصد ہاتھ میں موجود مسائل سے بچنا ہے۔ تیوڈورو چینی وزارت خارجہ کے ترجمان گو جیاکون کو جواب دے رہے تھے، جنہوں نے جمعہ کو کہا کہ ٹیوڈورو نے پہلے فلپائنی حکام کی جانب سے چینی شہریوں کو پکڑنے کی کوششوں کی قیادت کی تھی، جو بیجنگ نے کہا کہ فلپائن میں قانونی طور پر کام کر رہے تھے۔ گو نے ٹیوڈورو کا حوالہ دیتے ہوئے نامہ نگاروں کو بتایا کہ "اس شخص نے مسلسل چین پر حملہ کیا ہے اور اسے بدنام کیا ہے۔ وہ جس چیز کو نقصان پہنچا رہا ہے وہ نہ صرف چین-فلپائن کے دوطرفہ تعلقات بلکہ فلپائنی ریاست اور اس کے عوام کے مفادات کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ ایک بیان میں، میاسمس اور ینٹل میں ایک سٹیل کی سہولت پر مئی کے قانون نافذ کرنے والے آپریشن کا دفاع کیا جس کے نتیجے میں چینی شہریوں کی گرفتاری ہوئی، یہ کہتے ہوئے کہ یہ قانونی تھا اور عدالت کے جاری کردہ سرچ وارنٹ کے ذریعے جمع کیے گئے شواہد کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے جو کچھ کہا اس کا حوالہ دیا کہ وہ خلاف ورزیاں ہیں جن میں غیر معیاری، تابکار طور پر داغدار اسٹیل کی پیداوار، آلودہ پانی کا ڈمپنگ، اور زہریلے اخراج کا اخراج شامل ہے۔ انہوں نے چینی سفارت خانے کے اہلکاروں پر فلپائن کے قانون نافذ کرنے والے عمل میں مداخلت کرنے اور فلپائنیوں کے خلاف انتقامی کارروائیوں کی دھمکی دینے کا بھی الزام لگایا، کہا کہ سینیٹ کی سماعت نے اس طرح کے اقدامات کا انکشاف کیا ہے۔ میرے خلاف چینی وزارت خارجہ کا تازہ ترین بیان ایک کلاسک سکویڈ حربہ ہے۔ یہ تنازعہ 10 اگست کو چین کی اس تصدیق کے بعد ہے کہ اس کے امیگریشن حکام نے 100 سے زائد فلپائنی شہریوں کے خلاف چین میں غیر قانونی طور پر کام کرنے یا رہنے کے الزام میں کارروائی کی تھی۔ بیجنگ نے کہا کہ یہ کارروائیاں قانونی تھیں اور امیگریشن حکام نے ملوث افراد کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے معیاری اور شہری طریقے سے" کام کیا۔ تیوڈورو نے 13 اگست کو ایک بیان میں فلپائنی شہریوں کے خلاف چین کی کارروائی کی مذمت کی اور اسے سادہ اور سادہ بھتہ خوری اور بلیک میلنگ قرار دیا۔ تازہ ترین تبادلہ تیوڈورو اور بیجنگ کے درمیان تعلقات میں بگاڑ جاری رکھے ہوئے ہے۔ چین نے جون میں اس پر پابندیاں اس وقت لگائیں جب اس نے چین کو علاقائی اور سیاسی طور پر فلپائن کے لیے ایک شدید خطرہ قرار دیا، جس سے ٹیوڈورو نے چین کو بدکار کہہ کر جواب دینے پر اکسایا۔

تبت میں انسانی حقوق کی صورتحال پر

تبتی وفد کا اقوام متحدہ سے فیصلہ کن اقدامات کا مطالبہ

نیویارک: ایک تبتی وفد نے اقوام متحدہ سے تبت میں انسانی حقوق کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر محض تشویش کے اظہار سے آگے بڑھ کر ٹھوس اور فیصلہ کن اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وفد نے اقوام متحدہ کے نمائندے کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹے تک ملاقات کی اور تبتی عوام کے حقوق، ثقافت اور قومی شناخت سے متعلق چھ اہم مطالبات پیش کیے۔ وفد کی قیادت تبتی یوتھ کانگریس کے سابق صدر اور تبتی پارلیمنٹ اِن ایگزائل کے سابق رکن سیوانگ رگزن نے کی۔ وفد نے کہا کہ تبت میں انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں اور تبتی ثقافتی و قومی شناخت کو لاحق خطرات پر عالمی ادارے کو زیادہ مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ وفد نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ تبت کے بارے میں 1959، 1961 اور 1965 کی اپنی سابقہ قراردادوں پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کرے۔ ان قراردادوں میں تبتی عوام کے بنیادی حقوق، آزادیوں اور ثقافتی ورثے کے احترام پر زور دیا گیا تھا، جبکہ 1961 کی قرارداد میں حقِ خودارادیت کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ وفد نے تبت میں حالات کا جائزہ لینے کے لیے ایک آزاد بین الاقوامی فیکٹ فائنڈنگ مشن بھیجنے کا مطالبہ بھی کیا۔ اس کے ساتھ وفد نے تبت کو ایک آزاد ملک تسلیم کرنے اور تبتی عوام کے حقِ خود ارادیت کو تسلیم کرنے کی اپیل کی۔ ملاقات میں چین کے زیر انتظام رہائشی بورڈنگ اسکولوں کا معاملہ بھی اٹھایا گیا۔ وفد کا الزام تھا کہ ان اسکولوں کے ذریعے تبتی بچوں کو ان کے خاندانوں، زبان اور ثقافتی روایات سے دور کر کے چینی معاشرے میں ضم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وفد نے اقوام متحدہ سے بیجنگ پر اس نظام کو ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ تبتی نمائندوں نے چین کے حالیہ نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون پر بھی اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس سے تبتی زبان، ثقافت اور شناخت پر مزید دباؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ وفد نے اقوام متحدہ سے اس قانون کی کھل کر مخالفت کرنے کا مطالبہ کیا۔ وفد کا کہنا تھا کہ اس کے مطالبات کا بنیادی مقصد اقوام متحدہ کو تبت کے معاملے پر محض بیانات تک محدود رہنے کے بجائے عملی اقدامات کی طرف متوجہ کرنا ہے، جن میں آزادانہ تحقیقات، انسانی حقوق کی نگرانی اور تبتی عوام کی ثقافتی و بنیادی آزادیوں کے تحفظ کے لیے مؤثر بین الاقوامی اقدامات شامل ہوں۔

چین میں مذہبی وابستگی کی جانچ کا دائرہ سرکاری اداروں اور اسکولوں تک پھیلا دیا گیا

چین نے مذہبی وابستگی کی جانچ کا دائرہ سرکاری اداروں اور تعلیمی مراکز تک بڑھا دیا ہے

چینگ دو: چین نے مذہبی وابستگی کی جانچ کا دائرہ سرکاری اداروں اور تعلیمی مراکز تک بڑھا دیا ہے۔ دی ایپوک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق چین کے شہر چینگ دو کے ایک سرکاری اسپتال نے اپنے ملازمین کو ان کے مذہبی عقائد کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ تعلیمی حکام طلبہ کے مذہبی پس منظر اور ان کے والدین سے متعلق معلومات بھی جمع کر رہے ہیں۔ دی ایپوک ٹائمز کے مطابق افشا ہونے والی اندرونی دستاویزات اور اس طریقہ کار سے واقف افراد نے بتایا کہ ایک سرکاری اسپتال کے مستقل ملازمین ٹھیکے پر کام کرنے والے کارکنوں اور عارضی ملازمین کو اپنے مذہبی عقائد سے متعلق معلومات فراہم کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ اسپتال نے ایک اندرونی اطلاع جاری کی جس میں کہا گیا کہ وہ ملازمین کے مذہبی عقائد کے بارے میں جامع جائزہ لے رہا ہے تاکہ نظریاتی نسلی اور مذہبی امور کی باقاعدہ جانچ سے متعلق تقاضوں پر عمل درآمد کیا جاسکے۔ اطلاع میں اسپتال کو ہدایت دی گئی کہ اس عمل میں کسی فرد کو بھی شامل ہونے سے نہ چھوڑا جائے۔ دی ایپوک ٹائمز کے مطابق تمام ملازمین کو مطلوبہ معلومات فراہم کرنا ضروری تھا اور انہیں متعلقہ معلومات چھپانے یا حذف کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ ایسے ملازمین جن کا کسی مذہب سے تعلق نہیں تھا انہیں بھی اندراج کرانے اور "کوئی مذہبی عقیدہ نہیں" کا انتخاب کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اطلاع میں مزید کہا گیا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان کو کسی مذہب پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مذہبی وابستگی رکھنے والے ملازمین کو یہ معاملہ اپنی پارٹی شاخ کے علم میں لانے کی ہدایت کی گئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسی طرح کا طریقہ کار تعلیمی نظام میں بھی اختیار کیا جا رہا ہے۔ سچوان کی ایک جامعہ کے انتظامی ملازم نے جس کی شناخت چن کے نام سے کی گئی ہے دی ایپوک ٹائمز کو بتایا کہ تعلیمی ادارے طلبہ کے خاندان کے افراد کے مذہبی عقائد کی بھی جانچ کر رہے ہیں اور یہ معلومات اعلیٰ حکام کو رپورٹ کرنے کے لیے جمع کی جا رہی ہیں۔ چینگ دو کے تعلیمی حکام کے ایک ملازم نے بھی دی ایپوک ٹائمز کو بتایا کہ تعلیمی نظام میں ہر سال نئے طلبہ کے اسکول میں داخلے سے قبل ان کے خاندانوں کی پس منظر کی جانچ کی جاتی ہے جس میں مذہبی وابستگی سے متعلق معلومات بھی شامل ہوتی ہیں۔ دی ایپوک ٹائمز کے مطابق یہ اقدامات چینی کمیونسٹ پارٹی کے اس وسیع تر طریقہ کار کی عکاسی کرتے ہیں جس کے تحت مذہب کو سیاسی اور نظریاتی نظم و نسق کا معاملہ سمجھا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی مذہبی امور پر پارٹی کی مضبوط قیادت کی ضرورت پر بار بار زور دیتی رہی ہے جبکہ "مذہب کی چینی خصوصیات کے مطابق تشکیل" کی پالیسی کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ اس پالیسی کے تحت مذہبی گروہوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پارٹی کی سیاسی اور ثقافتی ترجیحات کے مطابق خود کو ڈھالیں۔ دی ایپوک ٹائمز کے مطابق 2025 میں چینی رہنما شی جن پنگ نے ایک بار پھر تمام سطحوں پر پارٹی حکام سے مذہبی امور پر اپنی قیادت مضبوط کرنے اور مذہبی کام کو پارٹی کی مجموعی قیادت کے نظام میں شامل کرنے پر زور دیا تھا۔

بنگلہ دیش میں صدارتی انتخاب یا محض 'تاج پوشی؟'

ارکانِ پارلیمان کی آزادانہ رائے پر سوال

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں آئندہ صدارتی انتخاب سے قبل اس کے جمہوری اور مسابقتی ہونے پر سوالات اٹھنے لگے ہیں، کیونکہ حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی پارلیمان میں دو تہائی اکثریت کے باعث پارٹی کے نامزد امیدوار مرزا فخر الاسلام عالمگیر کی کامیابی تقریباً یقینی سمجھی جا رہی ہے۔ یہ صدارتی انتخاب محمد شہاب الدین کے قبل از وقت استعفے کے بعد ہو رہا ہے۔ موجودہ پارلیمان میں مجوزہ ایوانِ بالا ابھی قائم نہیں ہوا، جس کے باعث صدر کا انتخاب صرف موجودہ ارکان پارلیمان کریں گے۔ ایسے میں بی این پی کی بھاری اکثریت انتخابی مقابلے کو بڑی حد تک یکطرفہ بنا سکتی ہے۔ اس معاملے پر اصل تنازع آئین کے آرٹیکل 70 کے اطلاق سے پیدا ہوا ہے۔ بی این پی کے چیف وہپ نورالاسلام مونی نے 11 اگست کو کہا تھا کہ صدارتی انتخاب کے دوران آرٹیکل 70 نافذ رہے گا، جس کے تحت پارٹی فیصلے کے خلاف ووٹ دینے والے رکن کو اپنی پارلیمانی نشست سے محروم ہونا پڑ سکتا ہے۔ ناقدین کے مطابق اس صورت میں خفیہ رائے شماری کی عملی اہمیت محدود ہو جائے گی۔ یہ صورتحال اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ جولائی نیشنل چارٹر میں صدر کے انتخاب کے لیے پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے ارکان کی خفیہ رائے شماری کی تجویز دی گئی تھی۔ جولائی کی عوامی تحریک کے بعد تیار کیے گئے اس چارٹر کا مقصد آئین، انتخابی نظام، عدلیہ، انتظامیہ، پولیس اور دیگر ریاستی اداروں میں اصلاحات لانا تھا۔ مجوزہ اصلاحات کے تحت صدر کے عہدے کو بھی نسبتاً زیادہ خودمختاری دینے کی بات کی گئی ہے۔ صدر کو انسانی حقوق کمیشن، انفارمیشن کمیشن، لاء کمیشن، پریس کونسل اور بعض دیگر اہم اداروں میں تقرریوں میں زیادہ کردار مل سکتا ہے۔ اس طرح مستقبل کا صدر ماضی کے نسبتاً رسمی صدارتی عہدے سے کہیں زیادہ اہم ہوسکتا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اگر ارکانِ پارلیمان کو صدارتی انتخاب میں آزادانہ ووٹ دینے کی اجازت نہیں ملتی تو یہ جولائی چارٹر میں طے کیے گئے اصلاحاتی وعدوں کی روح کے منافی ہوگا۔ ایسے میں سوال یہ اٹھایا جا رہا ہے کہ آیا بنگلہ دیش واقعی ایک آزاد صدارتی انتخاب کی طرف بڑھ رہا ہے یا نتیجہ پہلے سے طے شدہ ایک سیاسی رسم بن کر رہ جائے گا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

کیا ہم ترنگے کی روح کو از سر نو زندہ کر سکتے ہیں؟

آزادی ایک تاریخی واقعہ تھا، لیکن حقیقی آزادی ایک مسلسل سفر ہے جو اقتدار کے استحصال اور شہری حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف لگاتار جاری رہتا ہے۔ اس سال ہمارا قومی پرچم اپنے سر کو بلند رکھ سکتا ہے، حالانکہ بلاشبہ یہ ترنگے کی بد قسمتی ہے کہ اس سال بھی لال قلعہ سے اسے لہرانے کی ذمہ داری اس انسان کو ملی ہے، جو اسے تھامنے کے بھی قابل نہیں۔ پھر بھی اس 15 اگست کو ترنگا زیادہ آزاد ہوا میں سانس لے پایا کیونکہ ملک کے نوجوانوں نے اسے اس کے حقیقی معنوں سے کسی حد تک جوڑ دیا ہے۔ 15 اگست کو لال قلعہ پر ترنگا لہرائے جانے کا منظر مجھ جیسے ادھیڑ عمر انسان کو متاثر نہیں کرتا، جس نے کئی وزرائے اعظم اور صدور کو ترنگا لہراتے دیکھا ہے، جن میں سے کچھ تو قطعی اس کے قابل نہیں تھے۔

اپوروانند

آزادی ایک تاریخی واقعہ تھا، لیکن حقیقی آزادی ایک مسلسل سفر ہے جو اقتدار کے استحصال اور شہری حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف لگاتار جاری رہتا ہے۔ اس سال ہمارا قومی پرچم اپنے سر کو بلند رکھ سکتا ہے، حالانکہ بلاشبہ یہ ترنگے کی بد قسمتی ہے کہ اس سال بھی لال قلعہ سے اسے لہرانے کی ذمہ داری اس انسان کو ملی ہے، جو اسے تھامنے کے بھی قابل نہیں۔ پھر بھی اس 15 اگست کو ترنگا زیادہ آزاد ہوا میں سانس لے پایا کیونکہ ملک کے نوجوانوں نے اسے اس کے حقیقی معنوں سے کسی حد تک جوڑ دیا ہے۔ 15 اگست کو لال قلعہ پر ترنگا لہرائے جانے کا منظر مجھ جیسے ادھیڑ عمر انسان کو متاثر نہیں کرتا، جس نے کئی وزرائے اعظم اور صدور کو ترنگا لہراتے دیکھا ہے، جن میں سے کچھ تو قطعی اس کے قابل نہیں تھے۔ جو بات مجھے جذباتی کر دیتی ہے، وہ نوجوانوں کی وہ تصاویر ہیں جن میں ان کے ہاتھ میں ترنگا ہے اور ہونٹوں پر انصاف کا مطالبہ۔ ان لمحات میں ترنگا صرف قوم کے فخر کی علامت نہیں رہ جاتا۔ وہ آزادی کے جذبے، آزادی کی تڑپ، ناانصافی کے خلاف مزاحمت اور اپنی خود اعتمادی سے ظالم کی تشدد پسندی کا سامنا کرنے کی ہمت کی علامت بن جاتا ہے۔ ایسا نہیں کہ حالیہ برسوں میں یہ پہلی بار ہوا ہو۔ ہم نے 5 سال پہلے بھی دہلی کے دروازوں پر ڈیرہ ڈالے کسانوں کو دیکھا تھا۔ وہ ناانصافی پر مبنی زرعی قوانین کے خلاف لڑتے ہوئے پورے ایک سال تک ڈٹے رہے۔ 750 سے زیادہ لوگوں نے اس کے لیے جان دے دی، لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹے۔ شاہین باغ کی مسلم عورتوں نے بھی ہاتھ میں ترنگا اور آئین تھامے اپنی زمین بچائے رکھی، جب وہ ہندوستانی شہریت کی فرقہ وارانہ تحریف کی مخالفت کر رہی تھیں۔ حالانکہ وہ کسانوں اور طلبا جتنی خوش قسمت نہیں رہیں۔ ریاستی سرپرستی میں ہونے والے تشدد اور کووڈ وبا نے ان کے اس متاثر کن اور یادگار احتجاج کا خاتمہ کر دیا۔ وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکیں، لیکن ان کا ظالم اقتدار کے سامنے کھڑا ہونا کمزوروں کی طاقتور للکار تھی۔ اس جدوجہد کے دوران ترنگا مسلسل ان کا ساتھی رہا۔ ہمارا ترنگا اپنی عظمت طاقت کی دھونس سے حاصل نہیں کرتا، نہ ہی اسے یہ اقتدار کے نظام سے ملتی ہے۔ اسے اپنی اخلاقی طاقت ان لوگوں سے ملتی ہے جو اقتدار کے نظام کی طاقت کے سامنے جھکنے سے انکار کرتے ہیں۔ ترنگا غیر مسلح لوگوں کی قوت ارادی کی نمائندگی کرتا ہے۔ جواہر لال نہرو نے 1931 کے کانگریس اجلاس میں یہی کہا تھا: "قومی پرچم کو آزادی کی علامت سمجھیں، نہ کہ 3 رنگوں والے کپڑے کا ایک ٹکڑا۔ یہ کسی راجہ یا شہنشاہ کا پرچم نہیں، یہ ہندوستان کے کروڑوں لوگوں کی اتحاد اور طاقت کی نمائندگی کرتا ہے۔" اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا: "میں 'یونین جیک مردہ باد' کے نعروں کی مذمت کرتا ہوں۔" جب ہندوستان کے لوگ انگریزوں کے خلاف لڑ رہے تھے، تب ایسا کہنے کے لیے اخلاقی وضاحت اور ہمت کی ضرورت تھی۔ نہرو اور ان کے ساتھیوں میں یہ کہنے کی ہمت تھی کہ ترنگا کسی دوسرے پرچم کو نیچا نہیں دکھاتا کہ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں زیب نہیں دیتا جو دوسروں سے نفرت کرتے ہیں، جو دوسروں کو خود سے کمتر سمجھتے ہیں۔ ترنگا آزادی کی ابدی تلاش کی علامت ہے۔ جو لوگ 'آزادی' کا مطالبہ کرنے والے نعرے سن کر خوفزدہ ہو جاتے ہیں، انہیں نہرو کے ان الفاظ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے، جو دستور ساز اسمبلی کی جانب سے ترنگے کو قبول کیے جانے کے وقت کہے گئے تھے۔ نہرو نے اسمبلی کو یاد دلایا تھا کہ اس لمحے کا جشن مناتے ہوئے بھی یہ نہ بھولنا اہم ہے کہ آزادی کا سفر مسلسل جاری ہے: "یہ بالکل مناسب اور فطری ہے کہ اس تاریخی لمحے میں ہم اپنی کامیابی اور آزادی کی اس علامت کو اپنا

رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مجموعی طور پر اور پوری انسانیت کے لیے اس آزادی کا حقیقی مطلب کیا ہے؟ آزادی آخر ہے کیا، اس کے لیے جدوجہد کیا ہے، اور یہ سفر کہاں جا کر مکمل ہوتا ہے؟ جیسے ہی آپ ایک قدم آگے بڑھاتے ہیں اور کوئی مقصد حاصل کرتے ہیں، تو آگے کے راستے آپ کے سامنے کھلتے جاتے ہیں۔ اس ملک میں یا پوری دنیا میں اس وقت تک مکمل آزادی نہیں آ سکتی، جب تک ایک بھی انسان محکوم ہے۔ جب تک اس ملک میں ایک بھی مرد، عورت یا بچے کے سامنے بھوک، مفلسی، لباس کی کمی، زندگی کی بنیادی ضروریات کا فقدان اور ترقی کے مواقع کی کمی رہے گی، تب تک آزادی کو کبھی مکمل نہیں مانا جا سکتا۔ (...) جب ہم لوگوں کی خوشی میں اضافہ کرتے ہیں، تو ہم کئی معنوں میں ان کا قد بڑھاتے ہیں، اور ہم اپنے مقصد کی طرف بڑھتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کا کوئی اختتام ہے یا نہیں، لیکن ہم ایک طرح کی تکمیل کی طرف بڑھتے ہیں۔" اس فاتحانہ لمحے میں بھی نہرو اتنے منکسر المزاج رہے کہ یہ تسلیم کر سکیں کہ آزادی کو نوآبادیاتی اقتدار سے آزادی حاصل کرنے تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ خود مختاری (اقتدار کی منتقلی) تو محض ایک واقعہ تھی، لیکن آزادی ایک مسلسل سفر تھا اور آج بھی ہے۔ اس سال یوم آزادی کی شام، مجھے پی سائی ناتھ کے الفاظ یاد آتے ہیں، جنہوں نے آزادی کے مجاہدین کی آپ بیتی درج کرنے کے لیے ملک کے کونے کونے کا سفر کیا۔ ان میں سے ایک نے ان سے بڑی بے باکی سے کہا تھا کہ وہ خود مختاری اور آزادی کے لیے لڑے تھے۔ جو حاصل ہوا وہ خود مختاری تھی، لیکن آزادی کی جدوجہد تو اب بھی جاری ہے۔ ترنگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں اچھا لگتا ہے جو اپنی خود مختاری کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی دوسروں پر حاوی نہیں ہونا چاہتے۔ غلبہ پسند رجحانات ہر قوم کی سطح کے نیچے سوئے رہتے ہیں، اور اس خطرے کے تئیں بیدار رہنا پڑتا ہے۔ نہرو اس ترغیب سے باخبر تھے: "...اچانک خود مختار ہونے والے ملک میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں پھیلاتے ہوئے دوسروں پر حملہ کرنے کی کوشش کرے۔" یہ کہتے ہوئے وہ قوم پرستی کے سامراجی رجحان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ لیکن وہ توسیع پسندانہ خواہش کسی قوم کے اندر، لوگوں کے اس گروہ کے اندر رہ سکتی ہے جو اپنی بھاری تعداد سے حوصلہ پا کر یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انہیں دوسرے گروہوں کو یہ بتانے کا حق ہے کہ انہیں کس طرح زندگی گزارنی چاہیے۔ نہرو کی تنبیہ بے بنیاد نہیں تھی۔ لکشدیپ کے جزیروں میں ترنگا اس وقت غلبے کی علامت بن جاتا ہے جب ہندوستانی افسران، یوم آزادی پر اسے لہراتے ہوئے، مقامی لوگوں کے قائم شدہ طرز زندگی کو بدلنے کی خواہش بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کشمیر میں ترنگا اس بات کی یاد دلاتا ہے کہ وہاں کے باشندے اپنی مرضی کا استعمال نہیں کر سکتے۔ جب مدارس کو ترنگا لہرانے کے ساتھ 'وندے ماترم' گانے کا حکم دیا جاتا ہے، تو یہ جبر کی علامت بن جاتا ہے۔ بیرونی نوآبادیات کو پہچاننا آسان ہے، لیکن داخلی نوآبادیات قوم پرستی کے تانے بانے میں آتی ہے۔ بستر کے قبائلیوں، انڈمان نکوبار کے باشندوں یا ہندوستانی مسلمانوں کے لیے یہ ان کی خود مختاری چھین لیے جانے کے مترادف ہے، جہاں اپنی پسند سے زندگی گزارنے کی گنجائش مسلسل سکڑتی جا رہی ہے۔ ترنگے کی اس سے بڑی توہین اور کیا ہوگی کہ پولیس کے جوان ایک مسلمان کو قومی ترانہ گانے پر مجبور کرتے ہوئے وحشیانہ طور پر پیٹیں؟ اس منظر کو دیکھ کر گاندھی کی روح کانپ اٹھی ہوتی۔ یہ گاندھی ہی تھے جنہوں نے صاف کہا تھا گیتا مجھے جان سے بھی زیادہ عزیز ہے، لیکن اگر کوئی میری کنپٹی پر پستول تان کر مجھے اس کا پاٹھ کرنے پر مجبور کرے گا، تو میں صاف انکار کر دوں گا۔ جب ہم نے اس سال ترنگا لہرایا، تو کیا ہم نے یہ تسلیم کیا کہ ہم، ایک قوم کے طور پر، آزادی کے اس جذبے کا احترام کرنے میں پوری طرح کامیاب نہیں رہے ہیں جس کی یہ نمائندگی کرتا ہے؟

ترنگے میں لپٹے ایک سابق وزیر اعلیٰ اور گورنر کے جسد خاکی کے نصف حصے پر اپنا جھنڈا ڈال کر بی جے پی نے کلی طور پر واضح کر دیا کہ قومی علامتوں کے احترام کے معاملے میں وہ اب بھی اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت' کی اپنی پالیسی سے پیچھا نہیں چھڑا پائی ہے۔ آخر کار بھارتیہ جنتا پارٹی نے سیاسی فائدہ اٹھانے کی اپنی فطرت کو بے مثال ثابت کر کے ہی دم لیا کہ اپنے ہیرو کلیان سنگھ کی موت کے بعد سوگواری کے لمحوں میں ہی سہی، جب اس نے اپنی ساری قوم پرستی کو ترک کر کے ترنگے کی توہین سے پرہیز بھی گوارہ نہیں کیا۔ ترنگے میں لپٹے اس سابق وزیر اعلیٰ اور گورنر کے جسد خاکی کے آخری درشن کے وقت اس نے اس کے نصف حصے پر اپنا جھنڈا ڈال کر کلی طور پر واضح کر دیا کہ قومی علامتوں کے احترام کے معاملے میں وہ اب بھی اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت کی اپنی پالیسی سے پیچھا نہیں چھڑا پائی ہے۔ اس پر المیہ دیکھیے؛ گزشتہ سوموار کو اس کی جانب سے کلیان سنگھ کے جسد خاکی کے نصف حصے پر اپنا جھنڈا ایسے ڈالا گیا، جیسے سابق وزیر اعلیٰ یا گورنر کے طور پر انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے اس کے جھنڈے کو 'برنام' کرنا بھی ضروری ہو۔ جیسے وہ صرف بی جے پی کے وزیر اعلیٰ یا گورنر رہے ہوں، سارے اتر پردیش، راجستھان، ہماچل یا ملک کے نہیں۔ یہاں یہ سوال غیر فطری نہیں کہ کہیں ان کی خدمات کو محدود کرنے کی یہ کوشش بی جے پی کے ویسے ہی کسی منصوبے کا حصہ تو نہیں جس کے تحت اس کا اندرونی اشرافیہ غلبان کے زندہ رہتے پارٹی میں ان کا رہنا دوبھر کرتا اور کہیں اور پناہ لینے کو مجبور کرتا رہتا تھا؟ حیرت کی بات ہے کہ ترنگے کے اوپر اپنا جھنڈا رکھنے کو لے کر کئی حلقوں سے اعتراضات کے باوجود بی جے پی کو اپنی بھول کو ٹھیک کرنا گوارہ نہیں ہوا۔ الٹے کلیان سنگھ کی آخری خواہش کے احترام کے بہانے وہ اسے مناسب ٹھہرانے کی بے شرم و غیر اخلاقی کوشش ہی کرتی رہی۔ اس سوال کا جواب دے پانے میں نااہل رہی کہ یہ کلیان کی آخری خواہش کا کیسا احترام ہے، جو انہیں سارے ملک کے بجائے محض بی جے پی کا 'ہیرو' بنائے دے رہی ہے؟ کیا انہوں نے آئینی عہدوں پر رہتے ہوئے متعلقہ صوبوں کی جو خدمت کی، وہ اتنی معمولی ہے؟ یہاں پل بھر کو رک کر اس آخری خواہش کے بارے میں جان لینا چاہیے، جس کی آڑ لے کر بی جے پی ترنگے کی اس توہین کو صحیح ٹھہرانے پر آمادہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کلیان سنگھ زندگی بھر بی جے پی کے ہو کر نہیں رہے سیاسی فائدے نقصان کے مدنظر اس کے اندر آتے و باہر جاتے رہے، ساتھ ہی موقع و دستور کے مطابق باتیں کہتے رہے۔ بی جے پی شاید ہی یاد رکھنا چاہے کہ ایک بار تو انہوں نے الگ پارٹی بنا کر ہندوتوا کے سخت مخالف ملائم سنگھ یادو سے ہاتھ ملا لیا تھا اور بی جے پی کو تباہ کر دینے کی قسم تک کھائی تھی۔ اس کے اس وقت کے ہیرو اٹل بہاری واجپائی کو نشانہ بنا کر یہ تک کہہ دیا تھا: چھپن بھوگ مبارک تم کو۔! اہاں ایک بار بی جے پی میں لوٹنے پر جذباتی ہوتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ 'آر ایس ایس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی اخلاقیات میرے خون کے ہر قطرے میں شامل ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدان خبر MUMBAIRAABTA
۱۸/اگست ۔ ۲۰۲۶

مودی حکومت اور سی بی آئی

سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن (سی بی آئی) ملک کی 55 سالہ قدیم تحقیقاتی ایجنسی ہے جو وزیر اعظم ہند کے راست کنٹرول میں ہوتی ہے۔ اس کے قیام کے بعد سے اب تک اس ایجنسی کی اپنی علحدہ شناخت وافادیت تھی لیکن حالیہ دنوں سی بی آئی محض حکمراں پارٹی کی کٹھ پتلی یا بند پنجرے کا طوطا کہلانے لگی ہے۔ سی بی آئی کے ڈائرکٹرس اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں کی آپسی رسہ کشی، بدعنوانی، بالادستی کی لڑائی نے ادارہ کو بدنام کیا۔ اس پر مودی حکومت کی بیجا مداخلت نے ایجنسی کی ساکھ کو کمزور کر دیا ہے۔ اب حکومت نے آلوک ورما کے بعد راکیش استھانہ کو بھی سی بی آئی کی ذمہ داری سے ہٹا کر ان کا شہری ہوا بازی میں تبادلہ کر دیا ہے۔ مودی کابینہ کے فیصلے دستوری اداروں کی بقاء کے لئے خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ راکیش استھانہ کے ساتھ دیگر 4 سی بی آئی افسروں کی ذمہ داری بھی گھٹا دی گئی ہے۔ سی بی آئی کے دیگر عہدیداروں میں ارون کمار شرما، ڈی آئی جی منیش کمار مہتا اور ایس پی جنیت جے ٹاکورے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہیکہ راکیش استھانہ کا تبادلہ وزیر اعظم نریندر مودی زیر قیادت کابینی تقرراتی کمیٹی کی ترجیح تھی یا پھر اس کابینی کمیٹی نے جن دیگر عہدیداروں کو بھی ہٹا دیا ہے یہ بھی تقرراتی کمیٹی کا فیصلہ ہے۔ یہ غیر واضح ہے۔ سی بی آئی کے درجہ دوم کے متنازعہ عہدیدار کا اخراج جن کے خلاف گذشتہ اکٹوبر کو خود سی بی آئی نے جبر اُوصولی کیس میں ایف آئی آر درج کروایا تھا۔ ان کے ساتھ دیگر عہدیداروں پر بھی عتاب نازل کر دیا گیا۔ مودی حکومت نے ان عہدیداروں کی اصل شکایت کی جانب توجہ ہی نہیں دی یا پھر وہ اس شکایت کو نظر انداز کرنے میں اپنی داخلی خرابیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی کیونکہ گذشتہ سال نومبر میں سی بی آئی سے برطرف آفیسروں میں سے ایک آفیسر سنہا نے سپریم کورٹ میں داخل کردہ درخواست میں الزام عائد کیا تھا کہ سی بی آئی کے تحقیقاتی کاموں میں قومی سلامتی مشیر اجیت دیول مداخلت کر رہے ہیں۔ اجیت دیول نے اس مداخلت بیجا کے ذریعہ سی بی آئی کی تعیناتی ٹیم کو ہدایت دی تھی کہ وہ راکیش استھانہ اور دیویندر شرما کے موبائیل فون اکٹھانہ کریں جو استھانہ کے خلاف تحقیقات میں یہ ایک اہم لمحہ تھا لیکن سنہا کا سی بی آئی کے کارگذار ڈائرکٹر ناگیشور راؤ نے تبادلہ کر دیا۔ شرما کو آلوک ورما کا حلیف مانا جاتا ہے لیکن انہیں بھی تبدیل کر دیا گیا۔ اب تک یہی سمجھا جا رہا تھا کہ راکیش استھانہ مودی سے قربت رکھتے ہیں اور چیف منسٹر گجرات کے دورے سے ہی وہ مودی کے قریب ہیں اس لئے انہیں سی بی آئی کا کارگذار ڈائرکٹر اس وقت مقرر کیا گیا جب انیل سنہا ڈسمبر 2016ء کو ڈائرکٹر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ ان کے تقرر کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا۔ حکومت کی خاص ایجنسیوں میں ہی اگر سیاسی مداخلت بڑھ جائے تو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حکومت نے سی بی آئی کے اختیارات پر آنچ آنے والی کارروائیاں کر کے اس ایجنسی کی شبیہہ کو مسخ کر دیا ہے۔ سی بی آئی کا ایک ریکارڈ رہا ہے کہ اس نے ملک کے بڑے سے بڑے کیسوں سے نمٹا ہے مگر جب سے ایجنسی کے وجود کو سیاسی مقصد براری یا سیاسی حریفوں کو تنگ کرنے کیلئے استعمال کیا جانے لگا تو اس ایجنسی پر سے اعتبار اٹھنے لگا۔ سی بی آئی میں ہونے والی ان تبدیلیوں پر حکمراں پارٹی بی جے پی اور اپوزیشن کانگریس کے درمیان لفظی جنگ سے مسئلہ کا حل نہیں نکلے گا۔ ایجنسی میں پیشہ وارانہ اقدار اور اصول کو بالائے طاق رکھ کر کام کرنے سے خراب نتائج ہی سامنے آئیں گے۔ لہٰذا سی بی آئی کے وقار کو بحال کرنے کیلئے ضروری ہیکہ پارلیمنٹ کے اندر جامع قانون بنایا جائے اور اس ادارہ کو خود مختار بنانے کا فیصلہ کیا جائے۔ سی بی آئی کو سیاسی آقاؤں کے چنگل سے آزاد کرنا ضروری ہے جس کے بعد ہی ایجنسی کی ماضی کی عظمت بحال ہوگی۔ ہندوستان کی آزادی کے 70 سال بعد بھی معیشت میں ہنوز ترقی کی راہیں تلاش کی جا رہی ہیں۔ دنیا میں تیزی سے ترقی کرنے والا بڑا معاشی ملک بننے کی کوشش کے باوجود ہندوستان کو امریکہ اور چین سے سخت مسابقت کرنی پڑ رہی ہے۔ 2014ء میں بی جے پی نے نریندر مودی کو وزارت عظمیٰ کے امیدوار کی حیثیت سے پیش کر کے اچھے دن کا نعرہ دیا تھا اور مودی کے سینے کو 56 انچ کا قرار دیا تھا لیکن معاشی سطح پر ہندوستان کا سینہ 56 انچ کا نہیں ہو سکا۔ ہندوستان کی معیشت کے مقابل امریکہ کی معیشت ہنوز 7 گنا زیادہ ہے اور چین کی اندرون ملک مجموعی پیداوار 14 فیصد ہے جبکہ 1998ء میں ہندوستان کی معیشت کا فیصد چین کے مساوی ہونے کا ادعا کیا جاتا تھا۔ 20 سال بعد چین کی معیشت کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ اس نے اب 370 فیصد کی سب سے بڑی چھلانگ لگائی ہے۔ چار دہوں سے چین کے اندر سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوا ہے اس کے برعکس ہندوستان میں سرمایہ کاری کا فیصد کم ہے۔ ہر سال مرکزی بجٹ میں حکومت کی جانب سے ملک کی معیشت کی خوشنما تصویر پیش کی جاتی ہے مگر اس سال عام انتخابات کے پیش نظر مودی حکومت کو ایک بہانہ مل گیا ہے کہ وہ بجٹ کو علی الحساب طریقہ سے پیش کر کے اپنی کارکردگی کی خرابیوں کو پوشیدہ رکھ سکے۔ حکومت کے معاشی اداروں نے ہندوستانی معیشت میں 7.5 فیصد کے اضافہ کی توقع ظاہر کی ہے لیکن عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ امریکی ڈالر میں استحکام اور ہندوستان میں جی ایس ٹی شرحوں پر متواتر نظر ثانی کے باعث اندرون ملک معیشت غیر یقینی کا شکار ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

عورت کی عزت کا نبوی تصور: آج کی بحثوں کا جواب

سجادہ نشین و متولی آستانہ حضرت سید شاہ ملک محمد محمد الحسینیؒ، شاہ راج پیٹ: اسلام میں عورت کا مقام آج عالمی سطح پر بحث کا موضوع ہے، مگر افسوس کہ کبھی میڈیا کی مسخ شدہ تصویر اور کبھی بعض معاشرتی رسوم کو اسلام کے نام سے پیش کرنے کے باعث نبی کریم ﷺ کی حقیقی تعلیمات پس پردہ چلی جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت کی عزت، تحفظ، تعلیم، مالی حقوق اور انسانی وقار کے بارے میں اسوۂ رسول اکرم ﷺ آج بھی سب سے روشن اور جامع رہنمائی پیش کرتا ہے۔ اسے براہ راست، آپ ﷺ کے اپنے الفاظ اور اعمال میں دوبارہ دیکھنا شاید آج کے دور کا سب سے اہم سیرت موضوع ہے۔ وراثت اور مالی حق: اسلام سے قبل عرب معاشرے میں عورت خود بھی وراثت کا مال سمجھی جاتی تھی، مگر قرآنِ کریم نے اسے باقاعدہ وارث قرار دے کر اس کے حصے متعین فرمائے: لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ (النساء: 7)۔ یوں عورت کو محض عزتِ نفس نہیں بلکہ قانونی اور مالی حق بھی عطا ہوا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام سے قبل ایک باوقار اور صاحبِ تجارت خاتون تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی شخصیت، مال اور مقام کا احترام فرمایا۔ یہ اس بات کی روشن مثال ہے کہ اسلام عورت کی جائز مالی خود مختاری اور معاشی کردار کو تحقیر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ تعلیم: حق بھی، ذمہ داری بھی: رسول اللہ ﷺ نے علم کی طلب کی ترغیب دی اور خواتین نے جب دینی تعلیم کے لیے خصوصی وقت کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے الگ وقت مقرر فرمایا اور انہیں تعلیم دی (صحیح بخاری)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس نبوی تربیت کا عظیم ثمر تھیں۔ وہ علم، فقہ اور حدیث میں بلند مقام پر فائز ہوئیں اور بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی ان سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو علم سے محروم نہیں کیا بلکہ اسے علم کی روشنی سے آراستہ کیا۔ نکاح میں رضامندی اور گھر میں حسنِ سلوک: نبی کریم ﷺ نے عورت کی رضامندی کو نکاح میں اہم قرار دیا۔ حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے واقعے میں آپ ﷺ نے ایسے نکاح کو، جو ان کی مرضی کے خلاف کیا گیا تھا، رد کرنے کا اختیار عطا فرمایا (صحیح بخاری)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لیے سب سے بہتر ہو۔" (جامع ترمذی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ گھر کے کاموں میں اپنے اہلِ خانہ کی مدد فرماتے تھے۔ یہ نبوی طرزِ عمل ہمیں بتاتا ہے کہ گھر میں محبت، تعاون اور احترام، مردانگی کے خلاف نہیں بلکہ سنتِ نبوی ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے بیٹیوں کو بوجھ سمجھنے کے جاہلی تصور کو بھی ختم فرمایا اور ان کی محبت و حسنِ تربیت کو اجر و جنت کا ذریعہ قرار دیا۔ عورت کی آواز اور معاشرتی شرکت: عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین مسجد میں حاضر ہوتی تھیں، سوالات کرتی تھیں اور دینی و معاشرتی معاملات میں اپنی بات پیش کرتی تھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا واقعۂ حدیبیہ اس کی خوبصورت مثال ہے، جب انہوں نے ایک نہایت اہم موقع پر رسول اللہ ﷺ کو حکیمانہ مشورہ دیا اور آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا (صحیح بخاری)۔ اسی طرح خواتین نے بیعت عقبہ میں رسول اللہ ﷺ سے عہد و بیعت کی، جو ان کی دینی اور اجتماعی ذمہ داریوں میں شرکت کی واضح مثال ہے۔ حضرت نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا نے غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں غیر معمولی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور شدید زخمی ہوئیں۔ یہ واقعہ اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ اسلام نے عورت کو معاشرے کی بے زبان اور بے اختیار مخلوق نہیں بنایا، بلکہ اسے عزت، کردار اور ذمہ داری عطا کی۔ دین اور ثقافت میں فرق: آج بعض معاشروں میں جبری نکاح، عورت پر ظلم، تعلیم سے محرومی یا عزت کے نام پر تشدد کو غلط طور پر اسلام سے جوڑا جاتا ہے۔ ہمیں واضح طور پر سمجھنا چاہیے کہ ہر مسلمان معاشرتی رسم اسلامی حکم نہیں ہوتی۔ جو عمل قرآن و سنت اور اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف ہو، اسے صرف اس لیے دینی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی مسلمان معاشرے میں رائج ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عورت کو عزت دی، اس کے حقوق کی حفاظت فرمائی اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک کو ایمان و اخلاق کا حصہ بنایا۔ آج ہمارے لیے اصل امتحان میلاد النبی ﷺ منانا محبت کا اظہار ہے، لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل محبت کا ثبوت ہے۔ ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے: کیا ہماری بیٹیوں کو تعلیم کے برابر مواقع حاصل ہیں؟ کیا بیوہ اور مطلقہ خواتین کو عزت اور تحفظ ملتا ہے؟ کیا ہمارے گھروں میں عورت کی رائے کو احترام سے سنا جاتا ہے؟ کیا ہم اپنی بیٹیوں کو بوجھ نہیں بلکہ اللہ کی نعمت سمجھتے ہیں؟ اگر ہمارے معاشرے میں ان سوالات کا جواب نفی میں ہے تو ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔

امریکی خارجہ پالیسی راتوں رات نہیں بدلے گی۔تمام ادارے اور لابنگ نیٹورک اب بھی مضبوط ہیں۔لیکن جمہوری حکومتیں مستقل طور پر رائے عامہ سے کٹی نہیں رہ سکتیں۔نوجوان امریکی آخرکار سینیٹر، کانگریس کے ارکان، انتظامیہ کے افسران اور صدارتی انتخابات کا فیصلہ کرنے والے ووٹر بنیں گے۔اگر اسرائیل کے بارے میں ان کی سمجھ بنیادی طور پر غزہ، غیر قانونی قبضے، تشدد اور علاقائی جنگ سے بنی ہے، تو اس اتحاد کے لیے اس کے نتائج بہت گہرے ہوں گے۔پہلے ہی کئی قانون ساز ہتھیاروں کی منتقلی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ڈیموکریٹس نیتن یاہو سے دوری اختیار کر رہے ہیں۔کئی امیدوار غیر مشروط امریکی حمایت پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔

امریکہ۔اسرائیل تعلقات:دوست نہ رہا

اشوک سوین

اسرائیل کا سب سے بڑا سفارتی اسلحہ اس کی فوج یا جوہری صلاحیت نہیں، بلکہ امریکہ میں اسے ملنے والی اٹوٹ سیاسی حمایت رہا۔لیکن اب امریکہ کے عام لوگ اس سے منہ پھیرنے لگے ہیں۔کئی دہائیوں تک اسرائیل کی سب سے بڑی سفارتی طاقت اس کی فوج، جوہری صلاحیت یا خفیہ ایجنسیاں نہیں بلکہ امریکہ میں حاصل ہونے والی غیر معمولی سیاسی حمایت رہی۔صدر ڈیموکریٹ ہو یا ریپبلکن، امریکہ اسرائیل کی سلامتی کو اپنی مستقل وابستگی سمجھتا رہا۔امریکی کانگریس (پارلیمنٹ) بغیر کسی جھجک کے اسلحہ، پیسہ اور سفارتی تحفظ فراہم کرتی رہی۔اختلافات کے باوجود یہ رشتہ محفوظ رہا کیونکہ اسرائیل کو امریکی عوام کی وسیع حمایت حاصل تھی۔لیکن اب اس بنیاد میں شگاف پیدا ہو رہا ہے، اور اس کی سب سے بڑی ذمہ داری بنجامن نیتن یاہو پر عائد ہوتی ہے۔یہ تبدیلی صرف غزہ کی جنگ کے ساتھ شروع نہیں ہوئی۔برسوں سے جاری غیر قانونی قبضے، بستیوں کی توسیع اور فلسطینیوں کے لیے کسی قابل اعتماد سیاسی راستے کے غائب ہو جانے سے اسرائیل کی شبیہ کو پہلے ہی نقصان پہنچ چکا تھا۔مگر غزہ نے اس تبدیلی کی رفتار کو انتہائی تیز کر دیا ہے۔جنگی جرائم اور بڑے پیمانے پر بے دخلی، بھوک اور تباہی نے دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کا نقطۂ نظر بدل دیا۔نیتن یاہو نے 7 اکتوبر کے حماس کے حملے کا جواب ایسی جنگ سے دیا جو فوجی ضرورت کی کسی بھی معقول منطق سے کہیں آگے نکل گئی۔پورے کے پورے محلے تباہ کر دیے گئے۔خاندان ملبے کے نیچے دفن ہو گئے۔اسپتال، اسکول اور شہری بنیادی ڈھانچے تباہ کر دیے گئے۔بھوک کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا۔بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) نے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے لیے نیتن یاہو کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کر دیا۔

یہی وہ اسرائیل ہے جسے امریکہ کی نوجوان نسل دیکھ رہی ہے۔سروے بتاتے ہیں کہ یہ تبدیلی کتنی زبردست ہے۔گیلپ کے 2018 کے ایک سروے میں پایا گیا تھا کہ 64 فیصد امریکی اسرائیلیوں کے تئیں ہمدردی رکھتے تھے اور صرف 19 فیصد فلسطینیوں کے تئیں۔2022 تک یہ فرق کم ہو کر بالترتیب 55 فیصد اور 26 فیصد رہ گیا۔2023 میں یہ 54 فیصد اور 31 فیصد تھا۔2025 میں فرق مزید کم ہو کر 46 فیصد اور 33 فیصد رہ گیا۔پھر ایک تاریخی تبدیلی آئی، جو 2001 کے بعد پہلی بار دیکھی گئی: گیلپ کے 2026 کے سروے کے مطابق صرف 36 فیصد امریکی اسرائیلیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں، جبکہ 41 فیصد فلسطینیوں کے ساتھ۔نسلی تبدیلی اس سے بھی زیادہ تشویش ناک ہے۔18 سے 34 سال کی عمر کے امریکیوں میں 53 فیصد اب فلسطینیوں کے تئیں زیادہ ہمدردی رکھتے ہیں اور صرف 23 فیصد اسرائیلیوں کے تئیں۔ڈیموکریٹس کے درمیان فلسطینیوں کے لیے یہ تعداد 65 فیصد اور اسرائیلیوں کے لیے 17 فیصد ہے۔یہاں تک کہ اسرائیلیوں کے تئیں ریپبلکن ہمدردی بھی 2024 کے 80 فیصد سے گھٹ کر 2026 میں 70 فیصد رہ گئی ہے۔57 فیصد امریکی آزاد فلسطین کی حمایت کرتے ہیں۔

پیو ریسرچ سینٹر الگ سوالات کے ذریعہ اسی رجحان کی تصدیق کرتا ہے۔2022 میں 55 فیصد امریکی اسرائیل کو مثبت انداز میں اور 42 فیصد منفی انداز میں دیکھتے تھے۔2025 آتے آتے 53 فیصد اسرائیل کو منفی انداز میں دیکھنے لگے؛ اور 2026 میں یہ تعداد 60 فیصد ہو گئی۔نیتن یاہو کا حال تو اور بھی خراب ہے: 59 فیصد امریکیوں کو عالمی معاملات کے تناظر میں ان پر بہت کم یا کوئی اعتماد نہیں ہے۔ڈیموکریٹس میں یہ تعداد 76 فیصد ہے۔اسرائیل کے مستقبل کے لحاظ سے اہم بات یہ ہے کہ 18 سے 49 سال کی عمر کے 57 فیصد ریپبلکن اب اسرائیل کے تئیں منفی نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔گیلپ اور پیو الگ الگ سوالات اور طریقے استعمال کرتے ہیں، پھر بھی وہ ایک ہی حقیقت سامنے لاتے ہیں۔اسرائیل امریکی عوام کی حمایت کھو رہا ہے، اور نوجوان امریکی تو بہت تیزی سے اس سے دور ہو رہے ہیں۔یہ بات اقوام متحدہ میں ووٹ نہ ملنے یا یورپی دارالحکومتوں میں مظاہروں سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔اسرائیل یورپ کی تنقید اور گلوبل ساؤتھ کی مذمت برداشت کر کے بھی زندہ رہ سکتا ہے، لیکن وہ امریکہ کی جگہ کسی اور کو نہیں لا سکتا۔کئی دہائیوں سے واشنگٹن نے اسرائیل کو نہ صرف اسلحے اور مالی امداد فراہم کی

ہیں، بلکہ غیر معمولی سفارتی تحفظ بھی دیا ہے۔اگرچہ سرکاری امریکی اعداد و شمار تاریخی طور پر مجموعی دوطرفہ امداد 130 ارب ڈالر بتاتے ہیں، لیکن افراطِ زر کے اثر کو شامل کرنے والے تخمینوں کے مطابق مجموعی امریکی امداد 300 ارب ڈالر سے زیادہ بنتی ہے، جس میں 200 ارب ڈالر سے زیادہ فوجی امداد ہے۔دوسری عالمی جنگ کے بعد سے اسرائیل امریکی غیر ملکی امداد کا سب سے بڑا مستفید رہا ہے۔

امریکہ نے اسرائیل اور فلسطین کے معاملے سے متعلق سلامتی کونسل کے اجلاس میں تقریباً 50 مرتبہ ویٹو کا استعمال کیا ہے۔اکتوبر 2023 میں غزہ کی جنگ شروع ہونے کے بعد سے واشنگٹن نے غزہ سے متعلق سلامتی کونسل کی قراردادوں پر چھ مرتبہ ویٹو کیا۔جون اور ستمبر 2025 میں اسرائیل کی تنہائی بے مثال تھی: سلامتی کونسل کے 14 ارکان نے جنگ بندی کی قراردادوں کی حمایت کی، جبکہ صرف امریکہ نے ان کے خلاف ووٹ دیا۔امریکی سفارتی طاقت نے مؤثر طور پر ان قراردادوں کو نافذ ہونے سے روک دیا۔یہ تصور کہ کسی بھی بڑے تنازع میں واشنگٹن اسرائیل کے پیچھے کھڑا رہے گا، اسرائیلی سلامتی کا بنیادی مرکز رہا ہے۔نیتن یاہو نے آخرکار یہ اعتماد بھی کھو دیا ہے۔ان کی جنگیں صرف غزہ تک محدود نہیں رہیں۔مغربی کنارے میں تشدد اور بے دخلی تیز ہو گئی۔لبنان میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کا دائرہ بڑھ گیا۔پھر ایران کے خلاف جنگ کا موقع آیا، ایک ایسا تنازعہ جس کی نیتن یاہو برسوں سے وکالت کرتے رہے تھے۔اسرائیل کے گرد موجود خطرات کو کم کرنے کے بجائے ان کی حکمت عملی نے جنگ کے میدان کو مزید وسیع کر دیا ہے۔انہوں نے اسرائیلیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ بقا کے لیے 'لامحدود جنگ' ضروری ہیں، لیکن ان کی یہی لائن اب اسرائیل کی طویل مدتی سلامتی کے لیے سب سے بڑے خطرات میں سے ایک بن گئی ہے۔

امریکی خارجہ پالیسی راتوں رات نہیں بدلے گی۔تمام ادارے اور لابنگ نیٹورک اب بھی مضبوط ہیں۔لیکن جمہوری حکومتیں مستقل طور پر رائے عامہ سے کٹی نہیں رہ سکتیں۔نوجوان امریکی آخرکار سینیٹر، کانگریس کے ارکان، انتظامیہ کے افسران اور صدارتی انتخابات کا فیصلہ کرنے والے ووٹر بنیں گے۔اگر اسرائیل کے بارے میں ان کی سمجھ بنیادی طور پر غزہ، غیر قانونی قبضے، تشدد اور علاقائی جنگ سے بنی ہے، تو اس اتحاد کے لیے اس کے نتائج بہت گہرے ہوں گے۔پہلے ہی کئی قانون ساز ہتھیاروں کی منتقلی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ڈیموکریٹس نیتن یاہو سے دوری اختیار کر رہے ہیں۔کئی امیدوار غیر مشروط امریکی حمایت پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔

اسرائیل پر تنقید کرنے کی سیاسی قیمت کم ہو رہی ہے اور اس کے برعکس نیتن یاہو کی جنگوں کا دفاع کرنے کی قیمت بڑھ رہی ہے۔مستقبل کی امریکی حکومتیں اسرائیل کے وجود اور اس کی جائز سلامتی کی ضروریات کی حمایت جاری رکھ سکتی ہیں، جبکہ قبضے، بستیوں کی توسیع اور بار بار ہونے والی جنگوں کے لیے پیسہ دینے سے انکار کر سکتی ہیں۔فوجی امداد کے لیے شرائط عائد کی جا سکتی ہیں۔ہتھیاروں کی منتقلی پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔سفارتی تحفظ کمزور ہو سکتا ہے۔واشنگٹن اسرائیل پر فلسطینی ریاست کے قیام کو قبول کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے پر کہیں زیادہ آمادہ ہو سکتا ہے۔

حمایت کا یہ نقصان عالمی سطح پر بھی ہے۔36 ممالک میں پیو کے 2026 کے سروے میں پایا گیا کہ اوسطاً 67 فیصد لوگ اسرائیل کے بارے میں منفی رائے رکھتے ہیں، جبکہ صرف 25 فیصد مثبت رائے رکھتے ہیں۔برطانیہ میں منفی رائے 69 فیصد، جرمنی میں 73 فیصد، اٹلی میں 75 فیصد، نیدرلینڈز میں 76 فیصد اور اسپین اور سویڈن میں 78 فیصد تک پہنچ گئی۔اس لیے اسرائیل نہ صرف اپنے روایتی ناقدین کے درمیان حمایت کھو رہا ہے، بلکہ ان ممالک میں بھی جو اس کے اہم سفارتی، اقتصادی اور فوجی شراکت دار رہے ہیں۔پھر بھی امریکہ میں حمایت کا اس طرح کم ہونا خاص طور پر خطرناک ہے کیونکہ کسی بھی دوسرے ملک نے امریکہ کی طرح اسرائیل کی حمایت نہیں کی ہے۔سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے درمیان حال ہی میں ہونے والا دفاعی معاہدہ بھی اسرائیل کے لیے اہم ہے۔یہ بڑی مسلم طاقتیں ہیں۔ترکی ناٹو کا رکن ہے اور پاکستان کے پاس جوہری ہتھیار ہیں۔ان کا بڑھتا ہوا سکیورٹی تعاون اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ خطہ زیادہ اسٹریٹجک خودمختاری اور اسرائیل کا مقابلہ کرنے کے نئے طریقوں کی تلاش کر رہا ہے۔نسلوں سے اسرائیل اس بات کو لے کر مطمئن تھا کہ مغربی ایشیا میں چاہے جو بھی ہو، امریکہ اس کے پیچھے کھڑا رہے گا۔لیکن اب وہ زمین کھسک چکی ہے، اور نیتن یاہو کو اس رہنما کے طور پر یاد کیا جائے گا جس نے اسرائیل کو اس موڑ پر لا کھڑا کیا۔

امریکی صدر جو بائیڈن کو اپنی ہی جماعت ڈیموکریٹک پارٹی میں سے امریکہ کی جانب سے اسرائیل کو امداد کے حوالے سے سوالات کا سامنا ہے۔اگر افراطِ زر کو مدنظر رکھا جائے تو یہ امداد گذشتہ دہائی کے مقابلے میں 6 فیصد زیادہ تھی۔اگر سنہ 1999 سے لے کر 2028 تک ہر دہائی کے حساب سے دیکھا جائے تو امریکہ کی جانب سے اسرائیل کے لیے امداد میں اضافہ ہی ہوا ہے اور ان پیسوں میں میزائل ڈیفینس کے فنڈز شامل نہیں ہیں۔اس کے علاوہ گذشتہ سال امریکہ نے اسرائیل میں تارکینِ وطن کو بسانے کے لیے 50 لاکھ ڈالر مزید دیے۔اسرائیل ایک طویل عرصے سے دنیا کے دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے یہودیوں کو اپنا شہری تسلیم کرنے کی پالیسی رکھے ہوئے ہے۔گذشتہ چند برس میں امریکی امداد نے اسرائیل کو دنیا کی سب سے ترقی یافتہ افواج کی فہرست میں لا کھڑا کیا ہے اور امریکی امداد کے باعث وہ امریکہ سے جدید ترین فوجی ساز و سامان خرید سکتا ہے۔مثال کے طور پر اسرائیل نے 50 ایف 35 لڑاکا طیارے خریدے ہیں جو میزائل حملوں کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ان میں سے 27 طیارے اسرائیل کو پہنچا دیے گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی لاگت دس کروڑ ڈالر ہے۔اس کے علاوہ گذشتہ سال اسرائیل نے آٹھ کے سی 46 اے بوئینگ پیگاسس طیارے بھی خریدے جن کی لاگت اندازاً 2.4 ارب ڈالر تھی۔یہ طیارے ایف 35 جیسے لڑاکا طیاروں کو فضا میں ہی ایندھن دوبارہ فراہم کر سکتے ہیں۔سنہ 2020 میں اسرائیل کو دیے گئے 3.8 ارب ڈالر میں سے 50 کروڑ ڈالر میزائل ڈیفینس کے لیے دیے گئے جس میں اسرائیل کے آئرن ڈوم نظام اور دیگر سسٹم شامل ہیں جو اسرائیل پر فائر کیے گئے راکٹس کو فضا میں ہی روک دیتے ہیں۔

سنہ 2011 سے اب تک امریکہ نے آئرن ڈوم دفاعی نظام کے لیے 1.6 ارب ڈالر خرچ کیے ہیں۔اس کے علاوہ اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ عسکری ٹیکنالوجی پر مل کر کام کرتے ہوئے کروڑوں ڈالر خرچ کیے ہیں جس میں اسرائیل میں غیر قانونی داخلے کے لیے زیر زمین سرنگوں کا سراغ لگانے والی ٹیکنالوجی بھی شامل ہے۔اسرائیلی حکومت عسکری ساز و سامان اور تربیت میں بے پناہ سرمایہ کاری کرتی ہے۔یہ مشرقِ وسطیٰ کی دیگر طاقتوں سے کہیں چھوٹا ملک ہے اور یہ امریکی امداد کو اسی کمی کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔دوسری عالمی جنگ سے اب تک اسرائیل امریکی بیرونی امداد کا سب سے بڑا وصول کنندہ رہا ہے۔یو ایس ایڈ کے مطابق سنہ 2019 میں اسرائیل افغانستان کے بعد سب سے زیادہ امریکی امداد حاصل کرنے والا ملک تھا۔اس کے بعد اردن، مصر اور عراق کا نمبر آتا ہے اور اس رقم میں اسرائیل کو میزائل ڈیفینس کے لیے دیے گئے 50 کروڑ ڈالر شامل نہیں ہیں۔افغانستان کو دیا گیا بہت سا پیسہ ملک میں استحکام لانے کی امریکی فوج کی کوششوں پر استعمال ہوا ہے جو سنہ 2001 میں امریکہ کے حملے کے بعد سے جنگ کا شکار ہے۔مگر اب اس سال ستمبر میں امریکی فوجی افغانستان چھوڑنے والے ہیں، اس لیے سنہ 2021 کے لیے صرف 37 کروڑ ڈالر رقم طلب کی گئی ہے۔مصر اور اُردن بھی سب سے زیادہ امریکی امداد حاصل کرنے والوں میں سے ہیں۔دونوں ہی ممالک اسرائیل سے ایک مرتبہ جنگ لڑنے کے بعد اب امن معاہدے کر چکے ہیں۔دونوں ہی ممالک کو سنہ 2019 میں امریکی امداد کی مد میں 1.5 ارب ڈالر ملے۔اس کے علاوہ امریکی صدر جو بائیڈن نے فلسطینی پناہ گزینوں کی مدد کرنے والے اقوامِ متحدہ کے ادارے کے لیے 23 کروڑ 50 لاکھ ڈالر کی کچھ فنڈنگ بحال کر دی ہے۔یہ فنڈنگ سنہ 2018 میں ٹرمپ انتظامیہ نے روک دی تھی۔

امریکہ کی جانب سے اسرائیل کے لیے عسکری امداد کی کئی وجوہات ہیں جس میں سنہ 1948 میں یہودی ریاست کے قیام کے لیے امریکی حمایت کے وقت تک کے وعدے شامل ہیں۔اس کے علاوہ امریکہ اسرائیل کو مشرقِ وسطیٰ میں ایک اہم اتحادی کے طور پر دیکھتا ہے اور اس کے نزدیک دونوں ممالک کے مشترکہ مقاصد اور جمہوری روایات کے لیے مشترکہ عزائم ہیں۔امریکی کانگریشنل ریسرچ سروس کے مطابق: امریکی خارجہ امداد ان روابط کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہے۔امریکی حکام اور کئی قانون سازوں نے اسرائیل کو طویل عرصے سے خطے میں ایک اہم شراکت دار تصور کر رکھا ہے۔امریکی حکومت کے ادارہ برائے خارجہ امداد کے مطابق: امریکی امداد یہ یقینی بناتی ہے کہ اسرائیل دیگر ممکنہ علاقائی خطروں پر اپنی عسکری برتری برقرار رکھے۔اس کے مطابق: امریکی امداد کا مقصد یہ ہے کہ اسرائیل اتنا محفوظ ہو کہ وہ تاریخی اقدامات اٹھا سکے جو فلسطینیوں کے ساتھ امن معاہدے اور جامع علاقائی امن کے لیے ضروری ہیں۔

□□□

مسلم بیٹیاں اور غیر مذہب میں شادی:اسباب اور حل

عبدالحمید خان

آج کے دور میں مسلم معاشرے کو جن چند انتہائی اہم اور معروض چیلنجز کا سامنا ہے، ان میں سے ایک ہماری جوان نسل بالخصوص لڑکیوں کا اسلامی اقدار، اخلاقی پاسداری اور دینی ماحول سے تدریجاً دور ہونا ہے۔اکثر دینی و سماجی حلقوں میں یہ تشویشناک سوال اٹھایا جاتا ہے کہ آخر ہماری بہنیں اور بیٹیاں دیگر مذاہب یا بے دینی کی طرف کیوں راغب ہو رہی ہیں؟ اس مسئلے کو محض جذباتیت، الزام تراشی یا سطحی ردِعمل کی نذر کرنے کے بجائے، اس کے بنیادی معاشرتی، نفسیاتی اور ایمانی اسباب کا سنجیدگی سے جائزہ لینا اور ان کا ٹھوس حل تلاش کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔اس بگاڑ کے اسباب کا جائزہ لیا جائے تو سب سے پہلی بنیادی وجہ عقیدے اور ایمانی تربیت کا فقدان ہے۔آج کے دور میں تعلیم کا معیار تو ظاہری طور پر بلند ہوا ہے اور ڈگریوں کی بھرمار ہے، لیکن توحید کی حقیقت، آخرت کی جواب دہی اور اسلامی اصولوں کی سچی معرفت دلوں میں نہیں بٹھائی جا رہی۔جب تک باطنی عقیدہ مضبوط نہ ہو، معمولی جذباتی لگاؤ، دباؤ یا مادی لالچ انسان کو راستے سے ہٹانے کے لیے کافی ہوتا ہے، اور اگر بنیاد ہی کمزور ہو تو باطل کے نظریات اور دلائل کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ناہمواری اور صنفی تفریق بھی ایک بڑا سبب ہے۔بعض گھرانوں میں آج بھی لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان واضح تفریق کی جاتی ہے۔بیٹیوں پر ایسی بے جا اور سخت پابندیاں عائد کی جاتی ہیں جن کا دینِ اسلام کی روح سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، جبکہ بیٹوں کو ہر قسم کی آزادی دی جاتی ہے۔اس قسم کا گھٹن زدہ ماحول اور والدین کی بے رخی لڑکیوں میں ایک قسم کی بغاوت، محرومی اور بیزاری پیدا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ باہر کی سستی اور جھوٹی ہمدردیوں پر جلد بھروسہ کر بیٹھتی ہیں۔مزید برآں، اکثر گھروں میں اسلام کو صرف پابندیوں، منع کرنے اور ڈرانے کا نام بنا کر پیش کیا گیا ہے۔بچیوں کو یہ تو بار بار بتایا جاتا ہے کہ کیا

نہیں کرنا، لیکن یہ کبھی نہیں سکھایا جاتا کہ اسلام نے عورت کو کتنی عزت، تحفظ، آزادی اور حقوق دیے ہیں۔اس یکطرفہ اور منفی رویے کی وجہ سے نوجوان ذہن مذہب کو بوجھ سمجھنے لگتے ہیں اور اس سے دور ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔دوسری طرف مادی دوڑ میں اندھا دھند بھاگتے ہوئے والدین بچوں کو تمام تر آسائشیں اور سہولیات تو فراہم کر رہے ہیں، لیکن اپنا وقت اور توجہ دینے سے قاصر ہیں۔جب بچے گھر میں تنہائی، عدم التفات اور جذباتی خلا کا شکار ہوتے ہیں، تو وہ اس خلا کو پر کرنے کے لیے باہر کی دنیا کا رخ کرتے ہیں اور جہاں سے بھی انہیں تھوڑی سی توجہ ملتی ہے، وہیں مائل ہو جاتے ہیں۔موجودہ دور میں موبائل فون اور سوشل میڈیا کے بے قابو استعمال نے بھی ہر فرد کا رابطہ ایک گمنام اور پرفریب دنیا سے آسان کر دیا ہے۔فتنوں کے اس دور میں نام نہاد آزادی کے وعدے اور سستی چمک دھمک کمسن اور جذباتی ذہنوں کو ورغلا لیتی ہیں۔نوجوان لڑکیاں اکثر جھوٹی محبت، سستے تحائف اور جعلی ہمدردی کے جال میں پھنس جاتی ہیں، جہاں وہ سچے خلوص اور فریب کے فرق کو سمجھنے سے قاصر رہتی ہیں۔معاشرتی سطح پر بھی ذات پات، برادری، اونچ نیچ اور مالی حیثیت کی بنیاد پر رشتے طے کرنے کا فرسودہ رواج بڑھ گیا ہے۔جہیز کی لعنت اور فضول رسومات کی وجہ سے مناسب رشتوں کی تلاش انتہائی مشکل ہو گئی ہے۔لڑکیاں عمر کی حد سے گزرنے لگتی ہیں، جوان کے اندر شدید مایوسی، احساسِ کمتری اور عدم تحفظ کا احساس پیدا کرتا ہے، جس سے فائدہ اٹھا کر غلط عناصر انہیں اپنے جال میں با آسانی پھنسا لیتے ہیں۔اس سنگین اور حساس مسئلے کا اصل حل صرف پند و نصائح کرنے، سخت تقریریں جھاڑنے یا مزید کڑی پابندیاں لگانے میں نہیں، بلکہ اپنے گھروں کے اندر ایک مضبوط، شفیق اور ایمانی ماحول قائم کرنے میں پوشیدہ ہے۔سب سے بنیادی قدم یہ ہے کہ ہم اپنے اور اپنی بیٹیوں کے درمیان خوف کے بجائے محبت، احترام اور اعتماد پر مبنی تعلق قائم کریں۔جب کسی بچی کو اپنے ہی گھر میں اپنی بات رکھنے، اپنے خدشات بیان کرنے اور اپنے جذبات کی قدر پانے کا موقع ملتا ہے، تو اس کا اپنے والدین پر کامل اعتماد قائم ہوتا ہے۔ایسی بچی باہر کی دنیا میں کسی کے فریب یا سستی ہمدردی کا شکار کبھی نہیں ہوتی۔اس کے ساتھ ساتھ ہمیں دین کو محض خشک قوانین کے بجائے اس کی اخلاقی خوبصورتی اور عورت کے عظیم مقام کی روشنی میں پیش کرنا ہوگا۔اپنی بیٹیوں کو محض دنیاوی ڈگریوں اور مادی کامیابیوں تک محدود رکھنے کے بجائے ان کے اندر دینی اور اخلاقی بصیرت پیدا کرنا ہوگی۔جب بچیوں کو یہ شعور مل جائے گا کہ اسلام نے انہیں کیا عزت اور بلند مقام دیا ہے، تو ان کے اندر اپنی تہذیبی اور دینی شناخت پر ایک غیر متزلزل فخر پیدا ہوگا جو انہیں کسی بھی قسم کے فتنوں اور کمپلیکس سے محفوظ رکھے گا۔معاشرتی سطح پر بھی ہمیں غیر ضروری سختیوں، جہیز، اور ذات پات جیسی جاہلانہ رسومات کا مکمل خاتمہ کرنا ہوگا اور سنتِ نبویؐ کے مطابق شادی کے عمل کو سادہ اور آسان بنانا ہوگا تاکہ بروقت اور مناسب رشتے طے ہو سکیں۔جب وقت پر باوقار طریقے سے رشتے قائم ہوں گے تو معاشرے سے مایوسی اور بے راہ روی کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔حاصل کلام یہ ہے کہ جب گھر کے اندر محبت، عزت اور اعتماد کا ماحول ہوگا، ذہنوں میں سچا دینی شعور موجزن ہوگا، اور معاشرے میں آسان رشتوں کا نظام رائج ہوگا، تو ہماری بیٹیوں کی زندگی، ان کی عزت اور ان کا ایمان فتنوں کے اس سخت دور میں بھی مکمل طور پر محفوظ رہے گا۔یہی وہ واحد بنیاد ہے جس پر ایک صحت مند، باوقار اور محفوظ مسلم معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔

غزل

زخم کھاتے رہے مسکراتے رہے
چوٹ لگتی رہی گنگناتے رہے
ظلم بے انتہا اس نے رکھا روا
صبر کرتے رہے غم بھلاتے رہے
میرے محسن تھے وہ میرے ہمدرد بھی
میری راہوں میں کانٹے بچھاتے رہے
لٹ گئیں عصمتیں اور محافظ سبھی
لوریاں دے کے ہم کو سلاتے رہے
مجھ کو ٹرخا دیا اور عدو کو مرے
اپنی محفل میں ہر دم بلاتے رہے
ملک سے عشق کی انتہا دیکھیے
اس کی آغوش میں ہم سماتے رہے
زلفیں برہم بھی تھیں آنکھیں پرنم بھی تھیں
پاس بیٹھے ہم ان کو مناتے رہے
زیست ہے مختصر اب ہے رختِ سفر
خواب آنکھوں میں پھر بھی سجاتے رہے
ندوی صاحب نے بدلہ لیا اس طرح
گالیاں کھا کے بھی مسکراتے رہے

عبدالسبحان ندوی

ذمہ داروں اور رہنماؤں کو جھنجھوڑنے والی نبوی صدا

ذکی نور عظیم ندوی۔لکھنؤ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی تعلیم و تربیت اور دعوت و اصلاح کی ایک بے مثال اور عظیم تاریخی حقیقت ہے۔آپؐ نے 23 سالہ مدت نبوت میں دن رات انسانیت کی رہنمائی و ہدایت، امت کی فلاح و بہبود اور اللہ کے دین کو عام کرنے کیلئے جو کوششیں فرمائیں، اس کی کوئی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔لیکن اس طویل اور صبر آزما مرحلہ کے بعد جب حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں ایک لاکھ سے زائد صحابۂ کرامؓ کے سامنے آپؐ نے اپنا تاریخی خطبہ دیا تو سب کے سامنے ایک ایسا سوال دہرایا جس نے قیامت تک آنے والے ہر داعی، قائد، ذمہ دار اور صاحبِ اختیار کے دل کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔آپؐ نے مجمع سے پوچھا ألا هل بلغت؟ یعنی بتاؤ! کیا میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟۔یہ صرف ایک سوال نہیں بلکہ ملنے والی ذمہ داری کا وہ احساس تھا جو ایک نبی کے دل کو بے چین کئے ہوئی تھی۔حالانکہ آپؐ نے اللہ کے حکم پر جس طرح عمل کیا خود قرآن میں اس کے سلسلہ میں یہ صراحت ہے کہ دین مکمل ہو گیا، قرآن محفوظ ہو گیا، شریعت واضح ہو گئی اور ہدایت کا راستہ روشن ہو گیا۔اس کے باوجود آپ ﷺ کو یہ فکر تھی کہ کہیں میری طرف سے حق کی تعلیم و تبلیغ میں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو، کہیں امت کے سامنے اللہ کا پیغام پوری وضاحت کے ساتھ نہ پہنچ پایا ہو، کہیں قیامت کے دن مجھ سے یہ سوال نہ کر لیا جائے کہ جو ذمہ داری تمہارے سپرد کی گئی تھی، اس کا حق ادا کیا یا نہیں؟ صحابۂ کرامؓ نے یک زبان ہو کر عرض کیا ''ہاں! یقیناً آپ نے پیغام پہنچا دیا، امانت ادا کر دی اور خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔''تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر فرمایا ''اے اللہ! تو گواہ رہ، اے اللہ! تو گواہ رہ، اے اللہ! تو گواہ رہ۔سوچنے اور ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ، جن کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی اطاعت اور بندوں کی خیر خواہی میں گزرا، وہ اپنی ذمہ داری کے بارے میں اس قدر فکرمند تھے تو پھر امت کے عام افراد، دینی قائدین، ملی رہنما، تنظیموں کے ذمہ داران، اداروں کے سربراہان، سیاسی حکمراں اور معاشرے کے ہر صاحب اختیار کو اپنی جواب دہی کے بارے میں کس قدر فکرمند ہونا چاہیے؟ اسی حقیقت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جامع حدیث میں بیان فرمایا ''خبردار! تم میں سے ہر شخص ذمہ دار اور نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت اور ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''اس حدیث نے قیادت اور ذمہ داری کے اصلی تصور کو چند الفاظ میں سمو دیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ اسلام میں منصب عزت کا نام نہیں بلکہ امانت کا نام ہے، قیادت اختیار کا نہیں بلکہ جواب دہی کا عنوان ہے، اور سربراہی مراعات کا نہیں بلکہ خدمت اور احتساب کا دوسرا نام ہے۔آج اگر کوئی حکمراں کسی ملک کا سربراہ ہے تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ قیامت کے دن اس سے صرف یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اس نے کتنی انقلابی پالیسیاں نافذ کیں یا کتنے نئے پروجکٹ اور پروگرام چلائے، بلکہ یہ بھی پوچھا جائے گا کہ اس نے عدل کتنا قائم کیا، مظلوموں کے آنسو کتنے پونچھے، کمزوروں کے حقوق کی کتنی حفاظت کی اور اللہ کے بندوں کے ساتھ کتنی خیر خواہی کی۔اگر کسی تنظیم کا امیر، کسی ادارے کا ناظم، کسی جماعت کا قائد یا کسی تحریک کا ذمہ دار ہے تو اسے بھی یہ سوچنا ہوگا کہ اس نے اپنے منصب کو خدمت کا ذریعہ بنایا، یا شہرت، مفاد اور اقتدار کا وسیلہ؟ خصوصی طور پر ألا هل بلغت؟ ملی قائدین اور دینی ذمہ داران کے لیے ایک اہم اسوہ اور مستقل نمونہ ہے۔انہیں روزانہ اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ کیا میں نے حق بات لوگوں تک پہنچائی؟ کیا میں نے اپنی قوم کی صحیح رہنمائی کی؟ کیا میں نے امت کے مسائل کو اخلاص کے ساتھ سمجھنے اور حل کرنے کی کوشش کی؟ کیا میں نے ذاتی مفادات، گروہی تعصبات اور وقتی مصلحتوں کو دین اور ملت کے مفاد پر ترجیح تو نہیں دی؟ کیا میرے فیصلے اللہ کے دربار میں قبول ہونے کے قابل ہیں؟۔کتنے ہی لوگ ہیں جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں لیکن ان کے دلوں میں جواب دہی کا احساس کمزور ہو چکا ہے۔انہیں اپنی تعریف سننا زیادہ پسند ہے مگر احتساب کی آواز ناگوار گزرتی ہے۔وہ اختیار چاہتے ہیں لیکن ذمہ داری کا بوجھ محسوس نہیں کرتے۔حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ یہ ہے کہ منصب جتنا زیادہ بلند ہو، اتنا ہی اللہ کا خوف بھی زیادہ ہونا چاہیے؛ جتنی قیادت وسیع ہو، اتنی ہی جواب دہی کا احساس بھی ہونا چاہیے۔ألا هل بلغت؟ در اصل ہر ذمہ دار کے لیے روزانہ کا محاسبہ ہے۔یہ سوال ہر استاد سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم نے علم کا حق ادا کیا؟ ہر عالم سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم نے حق بات بے خوف ہو کر بیان کی؟ ہر والد سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم نے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی؟ ہر تاجر سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم نے دیانت داری سے کاروبار کیا؟ ہر حکمراں سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم نے انصاف کیا؟ اور ہر ملی قائد سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم نے امت کی امانت کا حق ادا کیا؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم عہدوں کو اعزاز نہیں بلکہ امانت، قیادت کو اپنی عظمت و برتری کا معیار نہیں بلکہ خدمت کا موقع اور اقتدار و اختیار کو کامیابی نہیں بلکہ امتحان و آزمائش تصور کریں۔جس دن یہ احساس پیدا ہو جائے گا، اس دن ہمارے فیصلے بدل جائیں گے، ترجیحات تبدیل ہو جائیں گی، قیادت کا انداز مختلف نظر آنے لگے گا اور ہماری زندگیوں میں وہ اخلاص پیدا ہوگا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا نمایاں اور مطلوب وصف تھا۔میدانِ عرفات میں گونجنے والا ألا هل بلغت؟ صرف صحابہؓ سے پوچھا گیا ایک سوال نہیں بلکہ یہ قیامت تک آنے والے ہر ذمہ دار کیلئے ایک دائمی پیغام ہے۔یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ایک دن اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ہمیں بھی اپنے اعمال و کردار، حقوق و فرائض، سیادت و قیادت اور امانت و ذمہ داریوں کا حساب دینا ہوگا۔اور حقیقی طور پر وہی کامیاب ہوگا جو دنیا میں رہتے ہوئے اپنے آپ سے یہ سوال کرتا رہے: ''کیا میں نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی؟'' اور جس کے پاس اس سوال کا جواب اخلاص و امانت داری سے دینے لائق ہوگا، وہی اصل میں کامیاب اور آخرت میں سربلند ہوگا۔آج ضرورت اس بات کی نہیں کہ ہم صرف الا هل بلغت؟ کو ایک تاریخی جملہ سمجھ کر پڑھ لیں، بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے اپنے ضمیر کی آواز بنا لیں۔ہر عالم، داعی، معلم، تنظیمی ذمہ دار، ملی قائد اور حکمران اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر خود سے پوچھے: کیا میں نے اپنے عہدہ کا حق ادا کیا؟ کیا میں نے اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کی؟ کہیں میری خاموشی سے حق مجروح تو نہیں ہوا؟ میری غفلت سے کسی کا حق پامال تو نہیں ہوا؟ میرے فیصلوں سے امت کو فائدہ پہنچا یا نقصان؟ یاد رکھیے! قیامت کے دن عہدے ہمارے ساتھ نہیں ہوں گے، القاب و خطابات ہمارے ساتھ نہیں ہوں گے، ہمارے گرد جمع ہونے والے ہجوم بھی ہمارے لئے نعرہ نہیں لگا پائیں گے۔وہاں صرف اعمال، نیتیں اور وہ امانتیں ہوں گی جو اللہ نے ہمارے سپرد کی تھیں۔اس دن نہ شہرت کام آئے گی، نہ طاقت، نہ اثر و رسوخ اور نہ ہی تعریفوں کے انبار۔اس دن کامیاب وہی ہوگا جو دنیا میں امانت کا حق ادا کر کے آیا ہوگا۔آیئے! میدانِ عرفات میں گونجنے والی اس نبوی صدا کو اپنے دلوں میں زندہ کریں۔منصب کو اعزاز نہیں بلکہ امتحان سمجھیں، قیادت کو حکمرانی نہیں بلکہ خدمت کا موقع سمجھیں، اور اپنے نفس کا محاسبہ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جب اللہ تعالیٰ خود ہم سے پوچھے کہ جو ذمہ داری تمہیں دی گئی تھی، اس کا کیا کیا؟ اور اس وقت ہمارے پاس خاموشی کے سوا کوئی جواب نہ ہو۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے، اپنی ذمہ داریوں کو اخلاص کے ساتھ نبھانے اور اس دن کی جواب دہی کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے جب نہ کوئی عہدہ کام آئے گا اور نہ کوئی عذر، بلکہ صرف امانت و اخلاص، تقویٰ و للہیت اور احساسِ ذمہ داری کے ساتھ اللہ کے حضور حاضر ہونے والا ہی سربلند اور کامیاب ہوگا۔

شیوساگر آسام کے ہدایت پور،

آملہ پٹی اور سیلاساکو میں سیلاب متاثرین کے درمیان امارت شرعیہ کی راحتی امداد

آسام: حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایات کے مطابق امارت شرعیہ، بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے آسام کے سیلاب متاثرین کی راحت رسانی کے ساتھ ان کی بازآبادکاری کا سلسلہ بھی مسلسل جاری ہے، امارت شرعیہ کے ناظم اعلیٰ جناب مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کے مشورے سے آسام کے مختلف سیلاب زدہ علاقوں میں مرحلہ وار راحت رسانی اور بازآبادکاری کا کام معاون ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی کی قیادت میں انجام دیا جارہا ہے۔اسی سلسلے میں 16 اگست کو امارت شرعیہ کی ٹیم نے شیوساگر ضلع کے ہدایت پور، آملہ پٹی، سیلاساکو اور دیگر سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف کا سامان فراہم کیا، جہاں حالیہ سیلاب کے باعث متعدد خاندانوں کے مکانات اور گھریلو سامان مکمل طور پر تباہ یا شدید متاثر ہوئے ہیں۔متاثرین کی ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں تعمیراتی اور رہائشی سامان فراہم کیا گیا ہے۔اس موقع پر 30 خاندانوں کے درمیان مکانات کی تعمیر و بحالی کے لیے ٹین شیٹ کے بنڈل اور بڑی تعداد میں بانس تقسیم کیے گئے، جبکہ 22 خاندانوں کو رہائشی ضروریات کا سامان فراہم کیا گیا۔ان سامان میں عمدہ قسم کے پلنگ، گدے، تکیے، چادریں اور دیگر ضروری گھریلو اشیاء شامل تھیں۔اس طرح مجموعی طور پر 52 سیلاب متاثرہ خاندانوں کو بازآبادکاری کے لیے ضروری تعاون فراہم کیا گیا۔واضح رہے کہ گزشتہ 15 دنوں سے امارت شرعیہ کی جانب سے آسام میں سیلاب متاثرین کے درمیان راحت رسانی کا کام جاری ہے،امارت شرعیہ کی جانب سے آسام میں جاری اس امدادی و بازآبادکاری مہم کے تحت اب تک 300 سے زائد خاندانوں کو گھروں کی تعمیر ومرمت کے لیے مختلف تعمیراتی اشیاء اور بنیادی ضروری رہائشی سامان فراہم کیا جاچکا ہے۔اس امدادی سرگرمی کا مقصد صرف وقتی راحت پہنچانا نہیں، بلکہ سیلاب سے اجڑنے والے خاندانوں کو دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونے اور معمول کی زندگی بحال کرنے میں عملی مدد فراہم کرنا ہے۔امارت شرعیہ کی جانب سے ان خاندانوں کو ترجیح دی جارہی ہے جن کے مکانات سیلاب میں مکمل طور پر منہدم یا گھریلو سامان سمیت تباہ ہوگئے ہیں۔ایسے متاثرہ خاندانوں کی باقاعدہ فہرست تیار کرکے ترجیحی بنیادوں پر امداد پہنچائی جارہی ہے، تاکہ سب سے زیادہ ضرورت مند افراد کو بروقت سہارا مل سکے۔صوبہ آسام وشمال مشرقی ہند کی امارت شرعیہ کے ذمہ داران، نیز شیوساگر اور ناظرہ حلقہ کے مقامی ذمہ داران اور نمائندگان کے مشورے سے متاثرین کو ان کی حقیقی ضروریات کے مطابق بنیادی سامان فراہم کیا جارہا ہے۔امارت شرعیہ کی اس منظم اور مسلسل کوشش کے نتیجے میں سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی زندگی رفتہ رفتہ معمول کی طرف لوٹ رہی ہے اور انہیں اپنے گھروں کو دوبارہ آباد کرنے میں حوصلہ اور سہارا مل رہا ہے۔امارت شرعیہ کی جانب سے جس طرح مضبوطی اور فکرمندی کے ساتھ آسام میں ریلیف کا کام انجام دیا جا رہا ہے اس سے متاثر ہوکر صوبہ آسام کی جماعت اسلامی کے نائب امیر جناب مولانا اشفاق عالم ندوی صاحب اور ان کے رفقاء نے ریلیف ٹیم امارت شرعیہ سے ملاقات کی اور امارت شرعیہ کے تمام ذمہ داروں کا شکریہ ادا کیا۔دوسری جانب مقامی ذمہ داران اور متاثرین نے امارت شرعیہ کی اس بروقت اور مؤثر امدادی و بازآبادکاری مہم پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے امارت شرعیہ کے ذمہ داران، کارکنان اور بالخصوص تمام اہل خیر حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ان کی اس انسانی وفلاحی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔امارت شرعیہ کی جانب سے اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی حتی المقدور مدد اور ان کی بازآبادکاری کا یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا،تقریبا 600 خاندانوں کی بازآبادکاری وراحت رسانی کا عزم کیا گیا ہے تاکہ آفت زدہ خاندان جلد از جلد اپنے معمولات زندگی بحال کرسکیں۔

تھوریم سے جوہری توانائی کی جانب بھارت کی بڑی پیش رفت

نئی دہلی: بھارت نے تھوریم پر مبنی جوہری توانائی کے طویل المدتی منصوبے میں اہم پیش رفت کی ہے۔تین مقامی طور پر تیار کردہ 700 میگاواٹ پریشرائزڈ ہیوی واٹری ایکٹرز آپریشن میں آچکے ہیں، جبکہ ان ری ایکٹرز کی سیریز میں تعمیر بھی شروع ہورہی ہے۔اس کے ساتھ بھارت کے مقامی طور پر تیار کردہ 500 میگاواٹ سوڈیم کولڈ فاسٹ بریڈر ری ایکٹر میں مسلسل نیوکلیئر فشن چین ری ایکشن حاصل کرلیا گیا ہے۔اسے بھارت کے مستقبل کے تھوریم پروگرام کا دوسرا اہم ستون قرار دیا جارہا ہے۔بھارت کے پاس یورینیم کے محدود لیکن تھوریم کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔اسی وجہ سے نئی دہلی کئی دہائیوں سے ایسا جوہری نظام تیار کرنے کی کوشش کررہا ہے جس میں تھوریم 232 کو بالآخر قابل استعمال جوہری ایندھن یورینیم 233 میں تبدیل کیا جاسکے۔اگر یہ منصوبہ مکمل پیمانے پر کامیاب ہوتا ہے تو بھارت اپنے مقامی وسائل کی بنیاد پر انتہائی طویل عرصے تک جوہری توانائی حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرسکتا ہے۔بھارت کی حکمت عملی میں فاسٹ بریڈر ری ایکٹرز اور ہیوی واٹری ایکٹرز دونوں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ابتدائی مرحلے میں ہیوی واٹری ایکٹر قدرتی یورینیم استعمال کرتے ہیں، جبکہ مستقبل میں اسی جوہری انفراسٹرکچر کو تھوریم یورینیم سائیکل کی جانب لے جانے کا منصوبہ ہے۔بھارت نے اس سمت میں کام کئی دہائیاں قبل شروع کیا تھا اور ابتدا میں کینیڈین CANDU ٹیکنالوجی سے حاصل تجربے کی بنیاد پر اپنے مقامی ہیوی واٹری ایکٹر تیار کیے۔اب 700 میگاواٹ کے نئے مقامی ری ایکٹرز اور فاسٹ بریڈر ٹیکنالوجی میں پیش رفت اس پروگرام کو ایک نئے مرحلے میں لے جارہی ہے۔

ہندوستان۔آرمینیا دفاعی تعلقات۔دفاعی سکریٹری کا بات چیت کیلئے یریوان کا دورہ

نئی دہلی: دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ ہندوستان اور آرمینیا کے درمیان دفاعی اور اسٹریٹجک تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے مقصد سے دوروزہ سرکاری دورے پر یریوان پہنچے۔سنگھ کی آمد پر آرمینیا میں ہندوستان کے سفیر نے آرمینیائی وزارت دفاع کے سینئر نمائندوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت دفاع نے کہا،"دفاع کے سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ 16 اگست 2026 کو دوروزہ دورے پر یریوان پہنچے، جہاں آرمینیا میں ہندوستان کے سفیر اور آرمینیائی وزارت دفاع کے سینئر نمائندوں نے ان کا استقبال کیا۔دورے کے دوران، وہ آرمینیائی قیادت کے ساتھ مل کر مستقبل میں A-tegmen دفاعی تعاون اور ہندوستان کے دفاعی نظام کو ترتیب دیں گے۔"دفاعی سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ 16 اگست 2026 کو دوروزہ دورے پر یریوان پہنچے، جہاں آرمینیا میں ہندوستان کے سفیر اور آرمینیائی وزارت دفاع کے سینئر نمائندوں نے ان کا استقبال کیا۔دورے کے دوران، وہ آرمینیائی باشندوں سے بات چیت کریں گے۔اپنے سفر کے دوران، وزیر دفاع آرمینیائی قیادت کے ساتھ بات چیت کریں گے تاکہ دفاعی اور اسٹریٹجک شعبوں میں دوطرفہ مصروفیات کے لیے مستقبل کا روڈ میپ تیار کیا جاسکے۔یہ دورہ نئی دہلی اور یریوان کے درمیان مضبوط دفاعی تعلقات کے درمیان ہوا ہے،اس سال کے شروع میں آرمینیائی فوجی وفد نے نئی دہلی کا دورہ کیا تھا۔

ٹکنالوجی سے چلنے والی پنشن خدمات افرادی

قوت اور وسائل کی بچت کرتی ہیں: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: ٹکنالوجی سے چلنے والی پنشن سروس کی فراہمی نہ صرف بہتر کارکردگی لاتی ہے بلکہ اہم افرادی قوت اور مالی وسائل کی بچت بھی کرتی ہے۔مرکزی وزیر مملکت برائے پرسنل، عوامی شکایات اور پنشن، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا، جب انہوں نے ملازمت سے فارغ ہونے والے ملازمین کو قومی اثاثہ قرار دیا اور پنشن کے نظام کو آسان بنانے اور سماجی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ ٹکنالوجی کے مسلسل استعمال اور پنشنرز سے فیڈ بیک پر زور دیا۔وگیان بھون، نئی دہلی میں 9ویں قومی انوبھو ایوارڈ تقریب، 2026 اور 60ویں پری ریٹائرمنٹ کونسلنگ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ حکومت کی پنشن اصلاحات کا مقصد نہ صرف پنشنروں کو زندگی میں آسانی فراہم کرنا ہے بلکہ پورے انتظامی نظام کو مزید موثر بنانا ہے۔انہوں نے کہا کہ ریٹائر ہونے والے اور ریٹائرڈ ملازمین کے تجربات نظامی خلاء کی نشاندہی کرنے اور حکومتی طریقوں کو بہتر بنانے کے لیے قیمتی آراء فراہم کرتے ہیں۔وزیر نے پنشن مترا پر ہینڈ بک، انوبھو ایوارڈز کے حوالہ جات کا کتابچہ اور ملک گیر ڈیجیٹل لائف سرٹیفکیٹ مہم-5 کے لیے رہنما خطوط کا بھی اجرا کیا۔تقریب کے دوران نیشنل انوبھو ایوارڈز 2026 پر ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن پر 2015 میں شروع کی گئی انوبھو پہل کا تصور سرکاری ملازمین کے اپنے سالوں کی عوامی خدمت کے دوران حاصل کیے گئے وسیع تجربے کو محفوظ رکھنے اور استعمال کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ انوبھو کی قدر انفرادی ایوارڈ حاصل کرنے والوں کو تسلیم کرنے سے بالاتر ہے، کیونکہ ہر تجربہ حکومت کو پالیسیوں، طریقہ کار اور انتظامی طریقوں کو بہتر بنانے کے لیے عملی تاثرات فراہم کرسکتا ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ پنشن خدمات میں ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے بیک وقت سہولت کو بہتر کیا ہے اور نظام پر انتظامی بوجھ کو کم کیا ہے۔انہوں نے پنشن عدالتوں کا بھی حوالہ دیا جنہوں نے موقع پر ہی شکایات کا حل فراہم کیا ہے اور محکمہ کی جانب سے پنشن کی شکایات کو دور کرنے اور قانونی چارہ جوئی کو کم کرنے کی مسلسل کوششوں کا بھی حوالہ دیا۔

بھارت خلائی تحقیق کا نیا نقشہ تشکیل دینے لگا، نجی شعبے کی کامیابی نے نئی راہیں کھول دیں

بھارت کا خلائی پروگرام اب سرکاری ادارے اسرو کی روایتی کامیابیوں سے آگے بڑھتے ہوئے ایک وسیع نجی اور تجارتی خلائی ماحولیاتی نظام کی شکل اختیار کررہا ہے

نئی دہلی: بھارت کا خلائی پروگرام اب سرکاری ادارے اسرو کی روایتی کامیابیوں سے آگے بڑھتے ہوئے ایک وسیع نجی اور تجارتی خلائی ماحولیاتی نظام کی شکل اختیار کررہا ہے۔جولائی 2026 میں اسکائی روٹ ایرواسپیس کے وکرم ون راکٹ کے پہلی ہی کوشش میں مدار تک پہنچنے کے بعد بھارت امریکا اور چین کے بعد تیسرا ملک بن گیا جہاں نجی شعبے نے کامیابی سے راکٹ مدار میں پہنچایا۔رپورٹ کے مطابق بھارت نے 2020 کے بعد خلائی شعبے کو نجی کمپنیوں کے لیے کھولنے، IN-SPACe کے قیام، 2023 کی بھارتی خلائی پالیسی اور 2024 میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے مزید گنجائش پیدا کرنے جیسے اقدامات کیے۔ان اصلاحات کے نتیجے میں اسرو کا کردار صرف راکٹ اور سیٹلائٹ بنانے والے ادارے سے تبدیل ہوکر نجی کمپنیوں کے لیے معاون، رہنما اور سہولت فراہم کرنے والے ادارے کی شکل اختیار کررہا ہے۔اسکائی روٹ کی کامیابی میں بھی سرکاری اور نجی شعبے کے اسی اشتراک کا اہم کردار رہا۔وکرم ون کے پہلے مرحلے کی موٹر کی تیاری اور آزمائش اسرو کی سری ہری کوٹا تنصیبات میں ہوئی، جبکہ اس کے بالائی مرحلے کے انجن کی جانچ بھی سرکاری سہولت میں کی گئی۔اسے بھارت کے اس نئے ماڈل کی مثال قرار دیا گیا ہے جس میں ریاست کی دہائیوں پر محیط سائنسی مہارت کو نجی شعبے کی جدت اور کاروباری صلاحیت سے جوڑا جارہا ہے۔بھارت میں اب 285 خلائی اسٹارٹ اپس موجود ہیں جنہوں نے مجموعی طور پر تقریباً 871 ملین ڈالر کا سرمایہ حاصل کیا ہے۔اسکائی روٹ کے علاوہ پکسل اور اگنی کل جیسی کمپنیاں بھی اس شعبے میں نمایاں ہورہی ہیں، جبکہ سرمایہ کاری کے بڑھتے حجم کو بھارتی خلائی صنعت کے تحقیق وترقی کے ابتدائی مرحلے سے تجارتی پیمانے کی جانب بڑھنے کی علامت قرار دیا جارہا ہے۔ہارورڈ بزنس اسکول کے پروفیسر ترون کھنہ کے مطابق بھارت کا خلائی شعبہ محدود وسائل کے باوجود اختراعی اور کاروباری انداز میں مسائل حل کرنے کی ایک اہم مثال بن چکا ہے۔تاہم مستقبل میں بھارت کو گہری خلائی سائنسی تحقیق، ملک کی سماجی و اقتصادی ضروریات اور عالمی خلائی مارکیٹ میں تجارتی توسیع کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا۔رپورٹ کے مطابق بھارت کا تجربہ ترقی پذیر دنیا کے لیے بھی اہم ماڈل بن سکتا ہے۔نجی اختراع کے لیے دروازے کھولنے، قومی خلائی ادارے کے کردار کو تبدیل کرنے اور طویل مدتی اہداف پر مستقل مزاجی سے کام کرنے کے باعث بھارت نہ صرف خلائی ٹیکنالوجی بلکہ خلائی عزائم کو بھی زیادہ قابل رسائی بنانے کی سمت بڑھ رہا ہے۔عالمی خلائی معیشت کی ممکنہ مالیت 1.8 ٹریلین ڈالر تک پہنچنے کے تناظر میں بھارت کا یہ ماڈل عالمی خلائی صنعت میں اس کے کردار کو مزید اہم بنا سکتا ہے۔بھارت نے خلائی تحقیق میں نجی کمپنیوں کے لیے دروازے کھول کر ایک نیا اور تاریخی نقشہ مرتب کرنا شروع کردیا ہے۔اس سے قبل یہ شعبہ مکمل طور پر سرکاری ادارے اسرو (ISRO) کے ہاتھ میں تھا، لیکن اب نجی شعبے کی شمولیت نے اس میدان میں تیزی اور جدت پیدا کردی ہے۔

الیکٹرانکس کی صنعت ڈیزائن

سپلائی چین کی صلاحیتوں کو مزید بڑھائیں: اشونی ویشنو

نئی دہلی: الیکٹرانکس اور آئی ٹی کے وزیر اشونی ویشنو نے 17 اگست کو صنعت سے کہا کہ وہ ہندوستان میں ڈیزائن کی مکمل صلاحیتیں حاصل کرے اور اجزاء اور ذیلی اجزاء کے لیے گھریلو سپلائی چین بنائے، کیونکہ حکومت الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کو مزید گہرا کرنے کے لیے اپنے دباؤ کو بڑھا رہی ہے۔وشنو نے کہا،"جب ہم ای سی ایم ایس اسکیم لائے، تو ایک واضح سوچ کا عمل تھا کہ ہم ابتدائی طور پر 60 کمپنیوں کی منظوری کے لیے منصوبہ بندی کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ پروگرام کے اگلے مرحلے میں اس بات پر توجہ مرکوز کرنی ہوگی کہ مینوفیکچرنگ چین میں کیا گہرا ہے۔انہوں نے کہا کہ کمپنیوں کو اپنے مواد کے بل کی جانچ کرنی چاہیے، ان پرزوں کی نشاندہی کرنی چاہیے جو اب بھی درآمد کیے جاتے ہیں اور اپنی پیداوار کو ملک میں لانے کے لیے ہندوستانی صنعت کے ساتھ مل کر کام کریں۔ویشنو نے صنعت کے لیے مخصوص ورکشاپس کا بھی مطالبہ کیا تاکہ اس بات کی نشاندہی کی جاسکے کہ سپلائی چین کا کتنا حصہ مقامی کیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ، انہوں نے سکس سگما کوالٹی اور ٹیلنٹ ڈویلپمنٹ کو کلیدی ترجیحات کے طور پر درج کرتے ہوئے کہا کہ صنعت کو ڈیزائن، سپلائی چین، معیار اور ٹیلنٹ میں صلاحیتیں پیدا کرنی چاہئیں۔وزیر نے اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا کہ منصوبوں کو منظوری سے حقیقی مینوفیکچرنگ کی طرف تیزی سے منتقل کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ 38 پراجیکٹس پہلے ہی مینوفیکچرنگ شروع کرچکے ہیں جبکہ دیگر 16 زیر تعمیر ہیں۔وزارت الیکٹرونک اور آئی ٹی کے سکریٹری ایس کرشنن نے کہا کہ ای سی ایم ایس فی الحال وزارت کے سب سے تیز رفتار پروگراموں میں سے ایک ہے، جس کی منظوری کے اجلاس تقریباً ہر ہفتے منعقد ہوتے ہیں تاکہ صنعت کے ردعمل کو پورا کیا جاسکے۔

ہر گھر ترنگا کی تقریبات کے ایک حصے کے

طور پر ڈوڈہ میں ۲۰۰ میٹر ترنگا ریلی نکالی گئی

ڈوڈہ: ہر گھر ترنگا مہم اور وندے ماترم کے 150 سال مکمل ہونے کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر پیر کو ڈوڈہ میں 200 میٹر لمبے قومی پرچم پر مشتمل ایک عظیم ترنگا ریلی کا انعقاد کیا گیا۔اس ریلی کا اہتمام ضلع انتظامیہ ڈوڈہ نے کیا تھا اور یہ ریلی گنپت موڑ سے گنپت پل تک نکالی گئی تھی۔جلوس میں افسران، پولیس عملہ، محکمہ جاتی عملہ، طلباء اور عام لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ریلی کو ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ کرشن لال نے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) ڈوڈہ کے ہمراہ سینئر سول اور پولیس افسران کی موجودگی میں ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔اس تقریب کا مقصد حب الوطنی، قومی یکجہتی اور شہری شرکت کو فروغ دینا تھا، جس میں لوگ قومی پرچم کو عزت دینے اور ملک کے جذبے کو منانے کے لیے اکٹھے ہوں۔200 میٹر لمبا ترنگا ریلی کی خاص توجہ کا مرکز تھا۔جلوس گنپت موڑ سے گنپت پل کی طرف بڑھتے ہی شرکاء نے راستے میں بڑے پیمانے پر قومی پرچم اٹھا رکھا تھا۔ترنگے کو سڑکوں پر لے جانے سے حب الوطنی کا ماحول پیدا ہوا، شرکاء نے قوم کی حمایت میں نعرے لگائے۔اس کے روٹ پر سرکاری افسران اور عوام کی بڑی تعداد ریلی میں شامل ہوئی۔جس میں سول انتظامیہ کے افسران، پولیس اہلکار، محکمہ جات کے ملازمین، طلباء اور علاقہ مکینوں نے شرکت کی۔معاشرے کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی موجودگی قومی پرچم اور اس سے جڑی اقدار پر مبنی پروگراموں میں شہریوں کو شامل کرنے کی انتظامیہ کی کوششوں کی عکاسی کرتی ہے۔ڈپٹی کمشنر کرشن لال نے سرکاری افسران اور عوام الناس کی پرجوش شرکت کو سراہا۔انہوں نے قومی یکجہتی، حب الوطنی اور شہریوں میں شہری ذمہ داری کے احساس کو مضبوط بنانے کے لیے ایسے اقدامات کی اہمیت پر زور دیا۔اس ریلی نے ڈوڈہ کے لوگوں کے لیے قومی پرچم کو اجتماعی طور پر منانے اور تنوع میں اتحاد کے پیغام کو تقویت دینے کے موقع کے طور پر بھی کام کیا۔شہریوں اور سرکاری افسران کی بڑی شرکت ڈوڈہ کے لوگوں میں قومی فخر کے مضبوط احساس کی عکاسی کرتی ہے۔جاری ہر گھر ترنگا سرگرمیاں وندے ماترم کے 150 سال کی یاد میں پروگراموں کے ساتھ منعقد کی جارہی ہیں، جو شہریوں کو ملک کی قومی علامتوں اور اتحاد کے جذبے کو منانے والے پروگراموں میں شرکت کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

بھارتی آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ کو

نیپالی فوج کے جنرل کے اعزازی عہدہ سے نوازا گیا

کاٹھمنڈ: بھارتی فوج کے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل دھیرج سیٹھ نے آج نیپال کے اپنے سرکاری دورے کا باضابطہ آغاز کیا۔اتوار کی شام نیپال پہنچنے کے بعد، پیر کو، انہوں نے سب سے پہلے سینک منچ، کاٹھمنڈو کے شہید گیٹ پر پہنچ کر بہادر شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا۔اس کے بعد نیپالی فوج کی طرف سے سینک منچ، ٹنڈیکل میں بھارتی فوج کے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل دھیرج سیٹھ کو گارڈ آف آنر دیا گیا۔اس دوران جنرل سیٹھ نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔گارڈ آف آنر کے بعد، جنرل سیٹھ نیپالی فوج کے صدر دفتر پہنچے جہاں نیپالی فوج کے کمانڈران چیف، جنرل اشوک راج سگدل نے ان کا رسمی استقبال کیا۔اس موقع پر نیپالی فوج کے سینئر اور اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔جنرل سیٹھ اور نیپالی فوج کے کمانڈران چیف جنرل اشوک راج سگدل کے درمیان ملٹری ہیڈکوارٹر جنگی اڈا میں باضابطہ دوطرفہ ملاقات ہوئی۔ملاقات میں باہمی تعاون کے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا، جس میں دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ تاریخی اور روایتی فوجی تعلقات کو مزید مستحکم کرنا شامل ہے۔اس دوران نیپالی فوج کے ڈی جی ایم او نے بھارتی چیف آف آرمی اسٹاف کو نیپالی فوج کی طرف سے اب تک کیے گئے اہم کاموں اور سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔بھارتی فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ کے نیپال کے دورے کے دوران آج ایک اہم اعزازی تقریب بھی منعقد ہوگی۔نیپال کے صدر رام چندر پوڈیل آج سہ پہر جنرل دھیرج سیٹھ کو نیپالی فوج کی اعزازی مہارتھی (اعزازی جنرل رینک) کا خطاب دیں گے۔بھارت اور نیپال کے درمیان فوجی تعلقات میں اس اعزاز کی ایک خاص روایت رہی ہے۔دونوں فوجوں کے سربراہوں کو ایک دوسرے کی فوجوں میں اعزازی جنرل کا خطاب دینے کی روایت طویل عرصے سے دونوں ممالک کے درمیان موجود قریبی فوجی تعلقات کی علامت رہی ہے۔بھارتی آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ کو دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ فوجی روایات کے تحت نیپالی فوج کے جنرل (مانارتھ مہارتھی) کے اعزازی عہدے سے نوازا جارہا ہے۔وہ 17 سے 19 اگست 2026 تک نیپال کے اپنے پہلے سرکاری دورے پر ہیں۔یہ اعزاز انہیں کاٹھمنڈو کے صدارتی محل شیتل نواس میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب کے دوران نیپال کے صدر رام چندر پاوڈیل کی جانب سے دیا جائے گا۔

بھارتی دفاعی املاک سروس کے

زیر تربیت افسران نے وزیر دفاع سے ملاقات کی

نئی دہلی: بھارتی دفاعی املاک سروس (2025 بیچ) کے زیر تربیت افسران، جو نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیفنس اسٹیٹس مینجمنٹ (این آئی ڈی ای ایم) میں تربیت حاصل کررہے ہیں، نے 17 اگست 2026 کو نئی دہلی میں وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ سے ملاقات کی۔وزیر دفاع نے ملک بھر میں دفاعی اراضی کے انتظام اور چھاؤنی بورڈز کی بلدیاتی انتظامیہ میں دفاعی املاک محکمہ کے کردار کو سراہا۔جناب راج ناتھ سنگھ نے شہریوں کی بدلتی ہوئی توقعات کو پورا کرنے میں سرکاری ملازمین کے کردار پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ سرکاری افسران کو پورے 'سیوا بھاؤ' کے ساتھ عوام دوست انداز میں خدمات فراہم کرتے ہوئے اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔انہوں نے مزید کہا کہ افسران کو عوام سے باقاعدگی سے ملاقات کرنی چاہیے اور ان کی شکایات سننی چاہئیں، تاکہ ان کے مسائل اور خدشات کو سمجھا جاسکے اور ان میں اعتماد اور اطمینان کا احساس پیدا کیا جاسکے۔وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ سرکاری ملازمین اور زیر تربیت افسران کو اپنی جسمانی اور ذہنی صحت وتندرستی پر یکساں توجہ دینی چاہیے۔انہوں نے انہیں روحانی راستہ اختیار کرنے اور مراقبہ کی مشق کرنے کی تلقین کی۔اس ملاقات کے دوران ڈائریکٹر جنرل ڈیفنس اسٹیٹس محترمہ شوبھا گپتا بھی موجود تھیں۔

۲۰۳۶ / اولمپکس پر بھارت کی نظریں

نوجوان کھلاڑیوں کی تلاش کیلئے ملک گیر مہم کا اعلان

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ بھارت 2036 کے اولمپک کھیلوں کی میزبانی کے لیے ایک مضبوط امیدوار کے طور پر آگے بڑھ رہا ہے اور اس ہدف کو سامنے رکھتے ہوئے ملک بھر میں نوجوان کھیلوں کے ٹیلنٹ کی شناخت کے لیے ایک بڑی مہم شروع کی جائے گی۔یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ عالمی کھیلوں میں بھارت کی کارکردگی مسلسل بہتر ہورہی ہے۔انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بھارت 2030 کے کامن ویلتھ گیمز کی میزبانی کی تیاری کررہا ہے، جبکہ اگلا بڑا ہدف 2036 کے اولمپکس ہیں۔وزیر اعظم نے نشاندہی کی کہ اولمپکس میں تقریباً 40 کھیلوں کے 325 سے 350 مقابلے ہوتے ہیں، لیکن بھارت اس وقت ان میں سے تقریباً دوتہائی مقابلوں میں یا تو حصہ نہیں لیتا یا کوالیفائی نہیں کرپاتا۔ان کے مطابق اگر بھارت کو 2036 تک عالمی سطح کے کھلاڑی تیار کرنے ہیں تو اس کام کا آغاز ابھی سے کرنا ہوگا۔اس مقصد کے لیے گاؤں، شہروں اور اسکولوں میں 5 سے 15 سال کی عمر کے بچوں میں کھیلوں کی صلاحیت تلاش کرنے کے لیے ملک گیر ٹیلنٹ ہنٹ شروع کیا جائے گا۔منتخب بچوں کی صلاحیت کا جائزہ لینے کے بعد انہیں خصوصی تربیت فراہم کی جائے گی تاکہ انہیں مستقبل کے بین الاقوامی مقابلوں کے لیے تیار کیا جاسکے۔

ڈاکٹر غضنفر اقبال کی کتاب جی سے نہ جائیں گی تمہاری باتیں کی رسم اجرا

انھوں نے کہا کہ غضنفر اقبال نے کتاب کیلئے ایسی شخصیتوں کا انتخاب کیا ہے جنھوں نے اعلیٰ اقدار کی ترجمانی کی اور جس میدان کو منتخب کیا

گلبرگ: ڈاکٹر شیخ اشفاق اقبال کی اطلاع کے بہ موجب مطلع ادب فاؤنڈیشن، اورنگ آباد کے زیر اہتمام 15 اگست 2026ء کو دن 11 بجے بمقام عثمانی فیملی، اورنگ آباد (دکن) معروف اردو قلم کار ڈاکٹر غضنفر اقبال سہروردی کی پچیسویں کتاب جی سے نہ جائیں گی تمھاری باتیں کی رسم اجرا ممتاز اردو نظم نگار شاعرہ ڈاکٹر محترمہ رعنا حیدری (سابق صدر شعبۂ اردو، ڈاکٹر بی اے ایم یونیورسٹی، اورنگ آباد دکن) کی صدارت اور ان ہی کے دست مبارک سے انجام پائی۔رسم اجرا کے بعد اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر رعنا حیدری نے کہا کہ غضنفر اقبال نے اپنی تازہ ترین سوانحی مضامین کی کتاب میں سولہ اثر آفریں شخصیات کی زندگی اور کارناموں کو متاثر کن انداز میں پیش کیا ہے۔انھوں نے کہا کہ غضنفر اقبال نے کتاب کے لیے ایسی شخصیتوں کا انتخاب کیا ہے جنھوں نے اعلیٰ اقدار کی ترجمانی کی اور جس میدان کو منتخب کیا، اس میں منفرد اور شاندار کارنامے انجام دیے۔ڈاکٹر قاضی رضوانہ شمیم نے کتاب پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ غضنفر اقبال نے معیاری سوانحی مضامین کی صورت گری کی ہے اور منتخب شخصیات کے کردار کی بھرپور ترجمانی کی ہے، جس سے ان کی حیات و خدمات روشن ہو جاتی ہیں۔پروفیسر ڈاکٹر قاضی نوید احمد صدیقی نے کہا کہ غضنفر اقبال نے اپنے سوانحی مضامین میں دکن کی سولہ متاثر کن شخصیات کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے احوال درج کیے ہیں۔انھوں نے کہا کہ وہ کتاب جی سے نہ جائیں گی تمھاری باتیں کے پس ورق پر تحریر کردہ مشہور قلم کار و مثالی محقق ڈاکٹر انیس صدیقی کے دل نشین تاثرات کے ہر لفظ سے اتفاق کرتے ہیں۔ڈاکٹر سہیل ذکی الدین نے کہا کہ غضنفر اقبال کے تحریر کردہ سوانحی مضامین ممتاز قلم کاروں کے اعلیٰ اقدار اور کارناموں کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کے یہ مضامین نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ڈاکٹر غضنفر اقبال سہروردی نے اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ ان کی پچیسویں کتاب جی سے نہ جائیں گی تمھاری باتیں کی رونمائی ان کی استانی ماں ڈاکٹر رعنا حیدری کے ہاتھوں انجام پائی، جسے وہ اپنے لیے باعث اعزاز تصور کرتے ہیں۔انھوں نے کہا کہ کتاب میں انھوں نے ان شخصیات پر مضامین تحریر کیے ہیں، جن سے ان کا شخصی ربط رہا ہے اور جن کی علمی و ادبی صحبتوں سے انھیں اپنی بساط کے مطابق استفادہ کرنے کا موقع ملا۔تقریب کا آغاز سید عیشل کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا، جبکہ جناب محمد ہشام عثمانی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔رسم اجرا کی اس تقریب میں ڈاکٹر میر مجاہد علی، ڈاکٹر اسما ثمرین، ڈاکٹر طیبہ صدیقی اور ڈاکٹر فاتن بھی موجود تھیں۔

جھارکھنڈ امتحانی تنازع: حکومت اور مظاہرین پیر کے مذاکرات

ایک دن پہلے، مظاہرین نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین، راہل گاندھی اور آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو کے پتلے جلائے۔

رانچی: جھارکھنڈ میں بھرتی کے امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کرنے والے ملازمت کے خواہشمند پیر 17 اگست کو ریاستی حکومت کے ساتھ تازہ بات چیت کرنے والے ہیں، کیونکہ یہ ہنگامہ 24ویں دن میں داخل ہوگیا ہے اور چھ مظاہرین ابھی بھی بھوک ہڑتال پر ہیں۔ایک دن پہلے، مظاہرین نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین، راہول گاندھی اور آر جے ڈی لیڈر تیجاشوی یادو کے پتلے جلائے، اور جے ایم ایم-کانگریس اتحاد پر ان کے مطالبات پر "ٹھوس کارروائی کرنے میں ناکام" ہونے کا الزام لگایا۔بعد میں شام میں ہیمنت سورین حکومت نے مظاہرین کو پیر کی دوپہر 2 بجے مذاکرات کے نئے دور کی دعوت دی۔سویتا کماری، جو انشن پر بیٹھے مظاہرین میں سے ایک ہیں، نے کہا، "ہمارا وفد دوپہر 2 بجے حکومت کے ساتھ میٹنگ کرنے والا ہے۔ہم جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن (جے پی ایس سی) اور جھارکھنڈ اسٹاف سلیکشن کمیشن (جے ایس ایس سی) میں مکمل اصلاحات کے ساتھ ساتھ مبینہ بے ضابطگیوں اور جے ایس ایل جی کے امتحان کی منسوخی کی سی بی آئی جانچ چاہتے ہیں۔" "میں نے 19 اپریل کو ہونے والے 14ویں جے پی ایس سی امتحان سمیت مختلف بھرتی ٹیسٹوں میں شرکت کی ہے۔لیکن یہ بہت بدقسمتی کی بات ہے کہ بدعنوانی کی وجہ سے، مستحق امیدواروں کی نوکریاں فروخت کی گئی ہیں۔" اس بات کا اشارہ دیتے ہوئے کہ کوئی پیش رفت ممکن ہوسکتی ہے، جھارکھنڈ کی وزیر برائے دیہی ترقی دیپیکا پانڈے سنگھ نے کہا، "14ویں جے پی ایس سی کا امتحان منسوخ کردیا جائے گا۔" "ہم ای ڈی

کو لکھیں گے کہ وہ مبینہ مالی خرد برد کی تحقیقات کریں۔سی آئی ڈی کی جانچ عدالت کی نگرانی میں ہوگی۔حکومت طلباء کے مستقبل کے تحفظ کے لیے اصلاحات لانے کے لیے پرعزم ہے،" انہوں نے کہا۔راہول کرانتی، بھوک ہڑتال پر ایک اور احتجاجی اور صدر اسپتال میں زیر علاج، نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ انہیں توقع ہے کہ پیر کی بات چیت تعطل کو توڑ دے گی۔ "لیکن احتجاج ختم نہیں ہوگا اگر حکومت سی بی آئی کے ذریعہ جانچ اور 2019 سے منعقد ہونے والے مختلف ریاستی سطح کے بھرتی امتحانات کو منسوخ کرنے کے ہمارے مطالبات سے اتفاق نہیں کرتی ہے۔" بھوک ہڑتال پر ایک اور مظاہرین، ام حبیبہ نے بھی اسی جذبات کی بازگشت کی اور کہا کہ تازہ مذاکرات کی تجویز "ہمارے خدشات کے بارے میں ان کی (حکومت) کی حساسیت کو ظاہر کرتی ہے"۔جے پی ایس سی-جے ایس ایس سی ریفارمس منچ کے ایک بنیادی رکن نے جو احتجاج کی قیادت کر رہا ہے نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ 11 ارکان پر مشتمل ایک وفد جس میں ایک قانونی مشیر بھی شامل ہے، میٹنگ میں شرکت کرے گا۔مجوزہ اجلاس حکومت اور مشتعل طلباء کے درمیان مذاکرات کا ساتواں دور ہوگا۔ مذاکرات کے پچھلے دور میں کوئی پیش رفت نہ ہوسکی۔یہ فیصلہ جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم میں مظاہرین اور سب ڈویژنل افسر اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (لا اینڈ آرڈر) کے درمیان ہونے والی میٹنگ کے بعد کیا گیا۔ "ہم یقینی طور پر بات چیت کے لیے جائیں گے کیونکہ ہم بات چیت کے ذریعے مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ہم اپنے دو مطالبات پر قائم ہیں۔بھرتی کے امتحانات میں بے ضابطگیوں کی سی بی آئی جانچ اور جے ایس ایس سی-سی جی ایل امتحانات کی منسوخی،" جے پی ایس سی-جے ایس ایس سی اصلاحات منچ کے رہنما رویندر پاسوان نے نامہ نگاروں کو بتایا۔مظاہرین بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کی سی بی آئی جانچ اور جے ایس ایس سی-سی جی ایل امتحان کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ مشتعل افراد نے اتوار کو جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم کے احتجاجی مقام سے البرٹ ایکا چوک تک ٹارچ لائٹ جلوس نکالا، جہاں انہوں نے پتلے جلائے۔کئی اضلاع میں ایسے ہی مظاہرے دیکھنے میں آئے۔طلباء نے حکمراں جے ایم ایم-کانگریس اتحاد پر ان کے مطالبات پر "مضبوط کارروائی کرنے میں ناکامی" پر مایوسی کا اظہار کیا، اور الزام لگایا کہ حکومت ملازمت کے خواہشمندوں کے مستقبل سے متعلق مسائل پر سیاست کر رہی ہے۔ مشتعل افراد نے ہفتے کے روز اعلان کیا تھا کہ وہ 20 اگست کو وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کریں گے، اور جھارکھنڈ بھر کے طلباء سے مظاہرے کے لیے رانچی میں جمع ہونے کی اپیل کی تھی۔

بھارت ماریشس ٹیکس معاہدہ سرمایہ کاروں کا

اعتماد مزید مضبوط کرے گا: ماریشس کی وزیر

پورٹ لوئس: ماریشس کی وزیر برائے مالیاتی خدمات واقتصادی منصوبہ بندی ڈاکٹر جیوتی جیتون نے کہا ہے کہ بھارت اور ماریشس کے درمیان دوہرے ٹیکس سے بچاؤ کے معاہدے ڈی ٹی اے اے میں نئے پروٹوکول سے حقیقی سرمایہ کاروں کو زیادہ وضاحت، تحفظ اور اعتماد حاصل ہوگا۔ماریشس کی کابینہ نے 17 جولائی 2026 کو اس پروٹوکول کی توثیق کی منظوری دی تھی۔جیتون کے مطابق بھارت اور ماریشس کے درمیان ڈی ٹی اے اے گزشتہ چار دہائیوں سے اقتصادی تعلقات کی اہم بنیاد رہا ہے اور اس کے ذریعے تقریباً 170 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری بھارت پہنچی ہے۔انہوں نے کہا کہ نیا انتظام اس دیرینہ اقتصادی شراکت داری کو کمزور کرنے کے بجائے اسے عالمی ٹیکس معیارات کے مطابق مزید قابل اعتماد بنائے گا۔نئے پروٹوکول میں پی پی ٹی شامل کیا گیا ہے، جس کا مقصد ایسے انتظامات کو ٹیکس معاہدے کے فوائد سے روکنا ہے جن کا بنیادی مقصد ٹیکس سے بچنا ہو۔تاہم ماریشس کی وزیر نے واضح کیا کہ حقیقی کاروباری سرگرمیوں اور مناسب اقتصادی بنیاد رکھنے والے سرمایہ کاروں کو اس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔انہوں نے بتایا کہ ماریشس نے سرمایہ کاروں کے خدشات پر گزشتہ تقریباً 18 ماہ کے دوران بھارتی حکام کے ساتھ متعدد سطحوں پر تفصیلی مذاکرات کیے۔بھارت نے واضح کیا ہے کہ پی پی ٹی کا اطلاق ماضی سے نہیں بلکہ پروٹوکول نافذ ہونے کے بعد ہوگا، جبکہ یکم اپریل 2017 سے پہلے کی گئی سرمایہ کاری کو حاصل تحفظ برقرار رہے گا۔جیتون نے بھارتی حکام کے رویے کو مثبت قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ماریشس اور سرمایہ کاروں کے خدشات کو سنا اور ضروری وضاحتیں فراہم کیں۔ان کے مطابق یہ پورا عمل دونوں ممالک کے خصوصی تعلقات کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ اختلافی معاملات کو بات چیت اور باہمی مفاہمت سے حل کیا جا سکتا ہے۔ ماریشس کی حکومت نے بھی کہا ہے کہ بھارتی حکام کی جانب سے فراہم کی گئی وضاحتیں ماریشس کے لیے سازگار ہیں، جس کے بعد پروٹوکول کی توثیق کا فیصلہ کیا گیا۔جیتون کے مطابق نیا فریم ورک بھارت اور ماریشس کے درمیان سرمایہ کاری، مالیاتی تعاون اور طویل مدتی اقتصادی شراکت داری میں مزید اعتماد پیدا کرے گا۔بھارت اور ماریشس کے درمیان دوہرے ٹیکس سے بچاؤ کے معاہدے میں نیا پروٹوکول حقیقی سرمایہ کاروں کو زیادہ وضاحت، تحفظ اور اعتماد فراہم کرے گا۔ماریشس کی وزیر برائے مالیاتی خدمات واقتصادی منصوبہ بندی ڈاکٹر جیوتی جیتون نے واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ نیا انتظام اس دیرینہ اقتصادی شراکت داری کو کمزور کرنے کے بجائے اسے عالمی ٹیکس معیارات کے مطابق مزید قابل اعتماد بنائے گا۔

ہند-جاپان سفارتی تعلقات کی ۷۵ویں سالگرہ۔لوگو ڈیزائن کے لیے مقابلے کا اعلان

۲۰۲۷ء میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کو ۷۵ سال مکمل ہوں گے

ٹوکیو: جاپان نے 2027 میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 75ویں سالگرہ کے موقع پر دونوں ممالک کے شہریوں سے لوگو ڈیزائن جمع کرانے کی اپیل کی ہے۔جاپانی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری ایک سرکاری بیان میں یہ اطلاع دی گئی۔2027 میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کو 75 سال مکمل ہوں گے۔اس تاریخی موقع کی مناسبت سے مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے، جن کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان پہلے سے موجود مثبت تعلقات کو مزید مضبوط بنانا ہے۔جاپانی وزارت خارجہ نے سالگرہ کی تقریبات کے لیے سرکاری لوگو کے انتخاب کی خاطر ایک عوامی ڈیزائن مقابلہ شروع کیا ہے۔وزارت نے کہا، "ہندوستان اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 75ویں سالگرہ کی یاد میں لوگو جمع کرائیں۔" اس مقابلے میں ہندوستان اور جاپان کے شہری عمر یا موجودہ رہائش کی جگہ سے قطع نظر حصہ لے سکتے ہیں۔جاپان میں مقیم او سی آئی اور پی آئی او کارڈ ہولڈرز بھی درخواست دینے کے اہل ہیں۔لوگو ڈیزائن جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2026 مقرر کی گئی ہے۔ڈیزائن جاپان کی وزارت خارجہ کے ایشیائی و اوشیانی امور کے بیورو کے ساؤتھ ویسٹ ایشیا ڈویژن کو ای میل کے ذریعے بھیجے جا سکتے ہیں: japanindia75@mofa.go.jp جمع

کرائے گئے ڈیزائنوں کا متعلقہ حکام جائزہ لیں گے اور ایک ڈیزائن کو ہندوستان-جاپان سفارتی تعلقات کی 75ویں سالگرہ کے سرکاری لوگو کے طور پر منتخب کیا جائے گا۔نتائج دسمبر 2026 کے اوائل میں ہندوستان اور جاپان کی جانب سے بیک وقت جاری کیے جانے کی توقع ہے، تاہم اس میں تبدیلی ممکن ہے۔ہندوستان کی وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں ممالک کی حکومتیں 2027 کو "انڈیا-جاپان ایئر آف شیئرڈ ہورائزنز" یعنی "ہندوستان-جاپان مشترکہ افق کا سال" کے طور پر منائیں گی۔سال بھر دونوں ممالک میں تقریباً 10 یادگاری پروگرام منعقد کیے جائیں گے، جن میں دونوں ملکوں کے نوجوانوں کی خصوصی شرکت ہوگی۔وزیر خارجہ وکرم مصری نے کہا کہ 2027 میں سفارتی تعلقات کے قیام کی 75ویں سالگرہ کے موقع پر دونوں ممالک نے نوجوانوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ مختلف یادگاری پروگراموں کی فہرست تیار کی ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم سانے تاکائچی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو اگلے سال سالانہ سربراہ ملاقات کے لیے جاپان آنے کی دعوت بھی دی ہے۔وزارت خارجہ کے مطابق 28 اپریل 2027 سے شروع ہونے والے ہفتے کو "انڈیا-جاپان ویک" کے طور پر منایا جائے گا۔اس دوران دونوں ممالک کے عوام کو ہندوستان-جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کے مستقبل کا تصور پیش کرنے کے لیے لوگو اور تھیم مقابلہ بھی منعقد کیا جائے گا۔

یو پی آئی خدمات اب قطر میں بھی دستیاب ہونگی

یہ اقدام پوسٹل نیٹ ورکس کی وسیع رسائی کو ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کے ساتھ جوڑتا ہے

دوحہ/نئی دہلی: UPI کے ذریعے چلنے والی پوسٹ ٹرانسفر پر مبنی قطر-انڈیا ترسیل کی سروس اب دستیاب ہے، جو قطر کے صارفین کو قطر پوسٹ آؤٹ لیٹس کے ذریعے ہندوستان میں UPI سے چلنے والے بینک اکاؤنٹس میں براہ راست رقوم بھیجنے کے قابل بناتی ہے۔یہ سروس قطر پوسٹ، انڈیا پوسٹ، یونیورسل پوسٹل یونین کے انٹرکنکشن پلیٹ فارم اور این پی سی آئی انٹرنیشنل پیمنٹس لمیٹڈ کے اشتراک سے تیار کی گئی ہے۔یہ اقدام پوسٹل نیٹ ورکس کی وسیع رسائی کو ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کے ساتھ جوڑتا ہے تاکہ سرحد پار ترسیلات زر کے لیے ایک موثر اور آسان چینل فراہم کیا جا سکے۔یہ سروس قطر میں 15 اگست 2026 کو ہندوستان کے یوم آزادی کے موقع پر دستیاب کرائی گئی تھی۔سندیپ کمار، چارج ڈی افیئرس، قطر میں ہندوستان کے سفارت خانے نے، دوحہ کے لولو مال میں قطر پوسٹ آؤٹ لیٹ کا دورہ کیا اور اس موقع پر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کی۔اس مصروفیت نے ہندوستان اور قطر کے درمیان ڈیجیٹل مالیاتی رابطے اور دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے میں پہل کی اہمیت پر زور دیا۔سروس کے تحت، صارفین مطلوبہ کسٹمر کی شناختی تفصیلات کے ساتھ، ہندوستان میں وصول کنندہ کی یو پی آئی آئی ڈی فراہم کر کے قطر پوسٹ آؤٹ لیٹ پر ترسیلات زر شروع کر سکتے ہیں۔وصول کنندہ کو استعمال ہونے والی UPI ایپ کے ذریعے غیر ملکی اندرونی ترسیلات وصول کرنے کی سہولت کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ایک بار ایکٹیویٹ ہونے کے بعد، بھیجی گئی رقم فائدہ اٹھانے والے کے UPI سے چلنے والے بینک اکاؤنٹ میں فوری طور پر جمع ہو جاتی

ہے۔یہ سروس قطر میں بڑی ہندوستانی کمیونٹی کے لیے خاص طور پر اہم ہے، جو ہندوستان میں خاندانوں کو رقم بھیجنے کے لیے ایک قابل اعتماد، قابل رسائی اور سستی چینل فراہم کرتی ہے۔پوسٹل نیٹ ورکس کی رسائی کو UPI کی صلاحیتوں کے ساتھ جوڑ کر، یہ پہل دونوں ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ مالی شمولیت اور بغیر کسی رکاوٹ کے ڈیجیٹل مالیاتی رابطے میں معاون ہے۔قطر-انڈیا راہداری بین الاقوامی پوسٹل مالیاتی خدمات کی جدید کاری اور ہندوستان اور قطر کے درمیان ڈیجیٹل مالیاتی تعاون میں ایک اہم سنگ میل کی نمائندگی کرتی ہے۔

بھارتی فوج کا دستہ ہندوستان

تھائی لینڈ مشترکہ فوجی مشق 'میتری۔ ۱۵' کے لیے روانہ

نئی دہلی: ہندوستانی فوج کا دستہ آج ہندوستان اور تھائی لینڈ کے درمیان مشترکہ فوجی مشق میتری۔ 15 (2026) میں شرکت کے لیے تھائی لینڈ روانہ ہوگیا۔یہ مشق 18 سے 31 اگست 2026 تک تھائی لینڈ کے سورت تھانی میں وبھاواڈی رنگسِٹ کیمپ میں منعقد کی جائے گی۔اس مشق کا گزشتہ ایڈیشن ستمبر 2025 میں میگھالیہ کے امروئی میں واقع فارن ٹریننگ نوڈ میں منعقد کیا گیا تھا۔ہندوستانی فوج اور رائل تھائی فوج کے دستوں میں 85،85 اہلکار شامل ہیں۔ہندوستانی فوج کی نمائندگی بنیادی طور پر 9 گورکھا رائفلز کے جوان کررہے ہیں، جبکہ رائل تھائی فوج کے دستے میں 5ویں ڈویژن کی 25ویں انفنٹری بریگیڈ کی تیسری بٹالین کے اہلکار شامل ہیں۔اس مشق میں کمپنی سطح کی مشترکہ تربیت دی جائے گی، جس میں جنگلاتی اور نیم شہری علاقوں میں کارروائیوں پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی۔مشق 'میتری' کا مقصد ہندوستان اور تھائی لینڈ کے درمیان فوجی تعاون کو فروغ دینا ہے۔اس مشق کے ذریعے اقوام متحدہ کے منشور کے باب سات کے تحت جنگلاتی اور نیم شہری ماحول میں مشترکہ انسداد شورش اور انسداد دہشت گردی کی کارروائیاں انجام دینے کی مشترکہ صلاحیتوں کو بہتر بنایا جائے گا۔تربیتی پروگرام میں میدانی مشقیں، جنگی امور پر تبادلہ خیال، لیکچرز، عملی مظاہرے اور اختتامی جائزہ مشق شامل ہوگی۔دونوں ممالک کے فوجی دستے مشترکہ کارروائیوں کے دوران حاصل ہونے والے عملی تجربات کا بھی تبادلہ کریں گے اور استعمال کیے جانے

والے جدید ساز وسامان اور ٹیکنالوجی کا مظاہرہ کریں گے۔مشق 'میتری' کا آغاز 2006 میں ہوا تھا اور یہ ہندوستان اور تھائی لینڈ کے درمیان بہترین عملی طریقوں کے تبادلے اور فوجی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔یہ مشق دونوں افواج کے درمیان باہمی تعاون کی صلاحیت، باہمی افہام وتفہیم اور دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم کرے گی اور دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ دوطرفہ تعلقات کو مزید تقویت دے گی۔

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم پکھرایاں کے

طالب علم نے حفظ قرآن مکمل کیا، دعائیہ تقریب کا انعقاد

پکھرایاں، کانپور دیہات: مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم، محلہ نور گنج پکھرایاں کے طالب علم عزیزم ریحان سلمہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی۔اس خوش آئند اور بابرکت موقع پر مدرسہ میں ایک پُروقار دعائیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت مولانا عبدالماجد صاحب قاسمی، ناظم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم وصدر جمعیت علماء ہند، کانپور دیہات نے فرمائی۔تقریب میں مدرسہ کے اساتذہ کرام، طلبہ اور دیگر متعلقین نے شرکت کی۔اس موقع پر مولانا نعمت اللہ صاحب نے حفظ قرآن کریم کی عظمت وفضیلت اور قرآن مجید سے وابستگی کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کا حفظ کرنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور عظیم سعادت ہے، لیکن اس سعادت کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ حافظ قرآن اپنی زندگی کو قرآن کی تعلیمات کے مطابق ڈھالے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔مولانا نعمت اللہ صاحب نے طالب علم ریحان سلمہ کو حفظ قرآن کی تکمیل پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی طالب علم کی محنت کے ساتھ ساتھ اس کے والدین، اساتذہ کرام اور مدرسہ کی مسلسل توجہ و تربیت کا ثمر ہے۔انہوں نے والدین کو بھی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اولاد کا قرآن کریم کو اپنے سینے میں محفوظ کرنا والدین کے لیے نہایت عظیم خوش نصیبی ہے۔اپنے صدارتی کلمات میں مولانا عبدالماجد صاحب قاسمی نے طالب علم ریحان سلمہ کو مبارکباد پیش کی اور قرآن کریم کی تعلیم وحفظ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مدارسِ اسلامیہ نئی نسل کو قرآن وسنت کی تعلیمات سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ قرآن کریم کو صرف حفظ کرنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کے پیغام کو سمجھیں، اس پر عمل کریں اور اپنی عملی زندگی میں اسے نمایاں کریں۔آخر میں طالب علم ریحان سلمہ، ان کے والدین، اساتذہ کرام اور تمام متعلقین کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔تقریب نہایت پُروقار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔اس موقع پر مولانا مبین صاحب قاسمی حافظ احسان الحق صاحب حافظ سیف الاسلام مدنی صاحب مولانا خالد قاسمی حافظ نعیم صاحب حافظ رئیس صاحب حافظ وسیم صاحب حافظ مقتدیٰ صاحب شیخ محمد صاحب حاجی عقیل احمد صاحب وغیرہ موجود تھے!۔

بھارتی اور امریکی بحریہ کی مشترکہ دھماکہ خیز

مواد تلف کرنے کی مشق ۲۰۲۶ء کا آٹھواں ایڈیشن اختتام پذیر

کوچی: بھارتی اور امریکی بحریہ کی مشترکہ دھماکہ خیز مواد تلف کرنے کی مشق 2026 (ای او ڈی) کا آٹھواں ایڈیشن 14 اگست 2026 کو جنوبی بحری کمان، کوچی میں اختتام پذیر ہوا۔ دوطرفہ مشغولیت میں گہری پیشہ ورانہ بات چیت، بہترین طور طریقوں کا تبادلہ اور دونوں بحری افواج کی ٹیموں کے مظاہرے ہوئے۔اس مشق نے ای او ڈی آپریشنز کے مختلف پہلوؤں پر معلومات کے اشتراک کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا۔ سبجیکٹ میٹر ایکسپرٹ ایکسچینج (ایس ایم ای ای) میں امپرووائزڈ ایکسپلوزیو ڈیوائسز (آئی ای ڈی) رینڈر-سیف طریقہ کار، بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنانا اور بغیر پائلٹ کے زیر آب نظاموں کے روزگار سے حقیقی وقت کے خطرات کا احاطہ کیا گیا۔ کراس ٹریننگ مرحلے میں غوطہ خوری کے متنوع شعبوں پر مشقیں شامل تھیں جن میں ملبے کا مقام اور بچاؤ مخصوص ساز وسامان کا استعمال اور رسیوں کے ذریعے تیزی سے اترنے کی مشق شامل تھی۔مشترکہ تربیتی مشق نے غوطہ خور ٹیموں کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور مہارت کو بڑھایا جبکہ باہمی افہام وتفہیم اور باہمی تعاون کو فروغ دیا۔اس مشق کی کامیاب تکمیل دونوں بحری افواج کے خصوصی سمندری کارروائیوں میں آپریشنل ہم آہنگی اور تعاون کو مستحکم کرنے کے عزم کی نشاندہی کرتی ہے۔

بھارتی بحریہ جلد ہی ڈائیونگ سپورٹ ویسل نیپن کو کمیشن کرے گی

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ اگست کے آخر یا ستمبر کے شروع تک اپنا دوسرا اسپیشلائزڈ ڈائیونگ سپورٹ ویسل نیپن کمیشن کرنے کے لیے تیار ہے۔ہندوستان شپ یارڈ لمیٹڈ کے ذریعہ بنایا گیا، یہ پلیٹ فارم 2026 میں بحریہ کی آٹھویں مقامی شمولیت کا نشان لگائے گا، جس سے گہرے سمندر میں آپریشنل صلاحیتوں اور گھریلو دفاعی مینوفیکچرنگ کو مزید تقویت ملے گی۔کمیشننگ کی تقریب ممبئی میں ہوگی۔ہندوستان شپ یارڈ لمیٹڈ نے 30 جولائی کو وشاکھاپٹنم میں بحریہ کو جہاز پہنچایا۔اسے گہرے سمندر میں غوطہ خوری اور بچاؤ کے کاموں کو انجام دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔بحری جہاز میں گہرے سمندر میں ڈائیونگ کے لیے جدید آلات موجود ہیں اور اس میں سائیڈ ڈائیونگ کا ایک مخصوص مرحلہ ہے۔نپن کی کمیشننگ گھریلو بحری تعمیرات میں ایک مسلسل دباؤ کے بعد ہے، بحریہ نے پہلے ہی 2026 میں سات مقامی پلیٹ فارمز کو سروس میں شامل کیا ہے۔انڈکشن مہم کا آغاز 27 فروری کو اینٹی سب میرین وارفیئر شالو واٹر کرافٹ آئی این ایس انجادیپ کے ساتھ ہوا، اس کے بعد 3 اپریل کو پروجیکٹ 17A اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس تاراگیری۔نپن نے اس کا نام سنسکرت کے لفظ سے کسی ایسے شخص کے لیے لیا ہے جو کسی خاص شعبے میں ماہر اور قابل ہو۔جہاز انڈین رجسٹر آف شپنگ کے درجہ بندی کے اصولوں کی تعمیل کرتا ہے اور اس میں تقریباً 75 فیصد مقامی مواد موجود ہے۔گھریلو شپ یارڈز کی حمایت کے علاوہ، یہ جہاز پانی کے اندر تلاش اور بچاؤ کے لیے ایک اہم اسٹریٹجک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

مشن سمندر اقدام

کیرالہ کی وزنجام بندرگاہ ایکسپورٹ۔امپورٹ آپریشن شروع کرے گی

تھیروننت پورم: کیرالہ میں وِزنجم بین الاقوامی بندرگاہ 18 اگست سے پورے پیمانے پر برآمد درآمد (ایگزم) آپریشن شروع کرنے کے لیے تیار ہے، جو ریاست کی سمندری اور اقتصادی ترقی میں ایک اہم سنگ میل ہے۔چیف منسٹر وی ڈی ستیسان منگل کو صبح 10:45 بجے ایک تقریب میں پہلے برآمدی کنٹینر کو جھنڈی دکھائے گا۔بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔مکمل پیمانے پر ایگزم آپریشنز کا آغاز بندرگاہ کی نقل وحمل کے مرکز سے ہندوستان کے لیے ایک بڑے تجارتی گیٹ وے کی طرف منتقلی کو نشان زد کرے گا۔اس موقع پر، ریاستی حکومت مشن سمندر بھی شروع کرے گی، جو بندرگاہ کی قیادت میں صنعتی اور لاجسٹکس کی ترقی کی پہل ہے جس کا مقصد وِزنجم کو ایک وسیع وِزنجم سمندری اقتصادی خطے کے لنگر کے طور پر تیار کرنا ہے، مجوزہ خطہ آٹھ صنعتی کلسٹروں، تین نئے شہروں اور کیرالہ کے 600 سے زائد شہروں کو شامل کرے گا، جس میں حکومت کو 600 سے زائد ساحلی پٹی کی ترقی کی ضرورت ہے۔پہل کے تحت ایک الگ افقی جزو پروگرام کے انتظام اور صلاحیت کی تعمیر پر توجہ مرکوز کرے گا۔حکومت کے مطابق مشن سمندر کو کل 14 ذیلی اسکیموں کے ذریعے نافذ کیا جائے گا۔

للتا پارک سرکل میں جماعت اسلامی ہند کے زیر اہتمام درس قرآن

قرآن انسان کو ہدایت اختیار کرنے اور گمراہی سے بچنے کی دعوت دیتا ہے

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام للتا پارک سرکل میں آج درسِ قرآن کا انعقاد ایڈوکیٹ رئیس فاروقی صاحب کے چیمبر میں کیا گیا۔پروگرام میں صلاح الدین صاحب نے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 14 سے 23 تک کی تلاوت، ترجمہ اور تشریح وتفسیر بیان کی۔درس کے دوران صلاح الدین صاحب نے خصوصاً سورۂ بقرہ کی آیات میں بیان کردہ منافقین کے کردار اور ان کی دوغلی روش کو تفصیل سے واضح کیا۔انہوں نے آیت وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ منافقین جب اہلِ ایمان سے ملتے تو ایمان کا دعویٰ کرتے، لیکن جب اپنے سرکش سرداروں اور گمراہ کرنے والوں کے پاس تنہائی میں جاتے تو کہتے کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ محض مذاق کر رہے ہیں۔انہوں نے واضح کیا کہ قرآن مجید نے ایسے سرکش اور گمراہ کرنے والے سرداروں کو شیاطین سے تعبیر کیا ہے۔ منافقین کی اس روش کے نتیجے میں ان کی ہدایت سے دوری اور گمراہی کو بیان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ انہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی۔اللہ تعالیٰ نے ان کی مثال ایسے شخص سے بیان کی جس نے روشنی

حاصل کرنے کے بعد اسے کھو دیا اور تاریکیوں میں بھٹکتا رہ گیا۔درس میں منافقین کی مختلف مثالوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ ان کے دلوں کی حالت ایسی ہوگئی کہ وہ حق کو دیکھنے، سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے گئے۔قرآن نے انہیں بہرے، گونگے اور اندھے قرار دیا، یعنی وہ حق بات سننے کے باوجود اسے قبول نہیں کرتے، حق بولنے سے گریز کرتے اور حق کا راستہ دیکھنے سے محروم رہتے ہیں۔صلاح الدین صاحب نے اس کے بعد آیات میں تمام انسانوں کو دی گئی اللہ تعالیٰ کی دعوت کا ذکر کیا کہ اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔انہوں نے بتایا کہ قرآن انسان کو اللہ کی نعمتوں، اس کی قدرت اور تخلیق پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے اور اسی غور وفکر کے ذریعے انسان کو اپنے حقیقی رب کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔قرآن کے اعجاز اور چیلنج کا تذکرہ، اہلِ ایمان کو ہدایت پر ثابت قدم رہنے کی تلقین۔درس کے دوران سورۂ بقرہ کی آیت 23 کی تشریح کرتے ہوئے صلاح الدین صاحب نے قرآن مجید کے اس عظیم چیلنج کو بھی واضح کیا کہ اگر لوگوں کو اس کلام کے بارے میں شک ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایا ہے تو وہ اس جیسی ایک سورت ہی بنا کر پیش کر دیں اور اس کام کے لیے اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلا لیں، اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ قرآن مجید نے واضح طور پر اعلان فرمایا کہ انسان اس چیلنج کو کبھی پورا نہیں کرسکتا۔یہ قرآن کے الٰہی کلام ہونے کی ایک روشن دلیل ہے اور اس کا مقابلہ انسان کی طاقت سے ممکن نہیں۔اس موقع پر انہوں نے قرآن کی دعوت، اس کے اعجاز اور انسان کے لیے اس میں موجود ہدایت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiparaabta@gmail.com

گال ٹیسٹ میں جڈیجا کا تاریخی کارنامہ، ۴ ہزار سے زائد رنز اور ۳۵۰ سے زیادہ وکٹیں لینے والے بن گئے دوسرے بھارتی

بھارتی کرکٹ کے اسٹار آل راؤنڈر رویندر جڈیجا نے ایک اور شاندار سنگ میل عبور کرلیا ہے۔ 350 سے زیادہ وکٹیں اور 4000 سے زائد رنز بنانے کے بعد جڈیجا نے ہندوستان کے عظیم آل راؤنڈرز کے خصوصی کلب میں جگہ بنالی ہے، جہاں ان سے پہلے صرف کپل دیو جیسے لیجنڈ کا نام شامل تھا۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے اسٹار آل راؤنڈر رویندر جڈیجا نے گال ٹیسٹ کے تیسرے دن ایک اور تاریخی سنگ میل عبور کرلیا۔ جڈیجا نے نہ صرف ٹیسٹ کرکٹ میں اپنی 350 وکٹیں مکمل کیں بلکہ ہندوستانی کرکٹ کی تاریخ کے ایک خاص کلب میں بھی شامل ہوگئے۔ وہ اب ٹیسٹ میں 4000 سے زیادہ رنز اور 350 سے زیادہ وکٹیں لینے والے دوسرے ہندوستانی کھلاڑی بن گئے ہیں۔ ان سے پہلے یہ کارنامہ صرف عظیم آل راؤنڈر کپل دیو نے انجام دیا تھا۔ جڈیجا اب دنیا کے ان چار کرکٹرز میں شامل ہوگئے ہیں جنہوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں 4000 سے زائد رنز اور 350 سے زیادہ وکٹیں حاصل کی ہیں۔ کپل دیو نے ٹیسٹ میں 5248 رنز اور 434 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ انگلینڈ کے ایان بوتھم نے 5200 رنز اور 383 وکٹیں اپنے نام کیں۔ نیوزی لینڈ کے ڈینیئل ویٹوری نے 4531 رنز اور 362 وکٹیں حاصل کیں۔ اب جڈیجا 4108 رنز اور 351 وکٹوں کے ساتھ اس ایلیٹ کلب کا حصہ بن گئے ہیں۔ جڈیجا ٹیسٹ کرکٹ میں 350 یا اس سے زیادہ وکٹیں لینے والے صرف پانچویں ہندوستانی گیند باز بھی بن گئے ہیں۔ ان سے پہلے انیل کمبلے نے 619، روی چندرن اشون نے 537، کپل دیو نے 434 اور ہربھجن سنگھ نے 417 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ 351 وکٹوں کے ساتھ جڈیجا ٹیسٹ تاریخ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بائیں ہاتھ کے اسپنرز کی فہرست میں تیسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ سری لنکا کے رنگنا ہیراتھ 433 وکٹوں کے ساتھ پہلے اور نیوزی لینڈ کے ڈینیئل ویٹوری 362 وکٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ جڈیجا اب ویٹوری سے صرف 11 وکٹیں پیچھے ہیں۔ جڈیجا کی گیند بازی کا ایک اور اہم پہلو ان کا اسٹرائیک ریٹ ہے۔ کم از کم 125 ٹیسٹ وکٹیں لینے والے بائیں ہاتھ کے اسپنرز میں جڈیجا کا اسٹرائیک ریٹ 58.0 ہے۔

ایشین انڈر۔ ۲۰ / ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

بیڈمنٹن ورلڈ چیمپئن شپ، صوفیہ نوبل کے خلاف پی وی سندھو کی شاندار فتح

نئی دہلی: اندرا گاندھی انڈور اسٹیڈیم میں کھیلے گئے مقابلے میں ورلڈ نمبر 9 سندھو نے عالمی رینکنگ میں 141 ویں مقام پر موجود 21 سالہ آئرش کھلاڑی کو مسلسل دو گیمز میں 21-7، 21-11 سے مات دی۔ اب بھارتی اسٹار کا مقابلہ راؤنڈ آف 32 میں کینیڈا کی ورلڈ نمبر 49 کھلاڑی وین یوژانگ سے ہوگا۔ سابق عالمی چیمپئن پی وی سندھو نے بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ 2026 میں شاندار آغاز کرتے ہوئے پیر کو آئرلینڈ کی صوفیہ نوبل کو شکست دے کر خواتین کے سنگلز مقابلوں کے راؤنڈ آف 32 میں جگہ بنالی۔ اندرا گاندھی انڈور اسٹیڈیم میں کھیلے گئے مقابلے میں ورلڈ نمبر 9 سندھو نے عالمی رینکنگ میں 141 ویں مقام پر موجود 21 سالہ آئرش کھلاڑی کو مسلسل دو گیمز میں 21-7، 21-11 سے مات دی۔ اب بھارتی اسٹار کا مقابلہ راؤنڈ آف 32 میں کینیڈا کی ورلڈ نمبر 49 کھلاڑی وین یوژانگ سے ہوگا۔ مقابلے کے آغاز سے ہی پی وی سندھو نے اپنی رفتار اور تجربے کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ انہوں نے صوفیہ نوبل کو کھیل میں قدم جمانے کا موقع دیے بغیر ابتدائی مرحلے میں ہی 8-0 کی بڑی برتری حاصل کرلی۔ سندھو کی تیز رفتار ریلیز، درست شاٹس اور کورٹ پر بہترین پوزیشننگ کے سامنے آئرش کھلاڑی مسلسل دباؤ میں نظر آئیں۔ دونوں کھلاڑیوں کے تجربے میں واضح فرق بھی میچ کے ابتدائی مرحلے میں نظر آیا۔ 2019 میں باسل میں عالمی چیمپئن شپ کا خطاب جیتنے والی 31 سالہ سندھو نے ریلیز پر مکمل کنٹرول برقرار رکھا اور نوبل کو مسلسل تال قائم کرنے کا موقع نہیں دیا۔ نوبل نے کچھ دیر بعد اپنا پہلا پوائنٹ حاصل کیا، لیکن سندھو کی ابتدائی برتری اتنی مضبوط ہو چکی تھی کہ آئرش کھلاڑی کے لیے واپسی مشکل تھی۔ بھارتی کھلاڑی نے اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے پہلا گیم 21-7 سے آسانی کے ساتھ اپنے نام کرلیا۔ دوسرے گیم میں صوفیہ نوبل نے زیادہ تحمل اور بہتر حکمت عملی کے ساتھ واپسی کی۔ انہوں نے ابتدا میں سندھو کو نسبتاً سخت مقابلہ دیا اور پہلے ہاف تک بھارتی کھلاڑی کے قریب رہیں۔ انٹرول تک نوبل صرف تین پوائنٹس کے فرق سے پیچھے تھیں، جس سے یہ امکان پیدا ہوا کہ دوسرا گیم پہلے کے مقابلے میں زیادہ سخت ہوسکتا ہے۔ تاہم، تجربہ کار سندھو نے اہم مرحلے پر اپنی رفتار بڑھا دی۔ وقفے کے بعد انہوں نے کھیل پر دوبارہ مکمل گرفت قائم کرلی اور اگلے 13 میں سے 10 پوائنٹس اپنے نام کرتے ہوئے فیصلہ کن برتری حاصل کرلی۔ اس مرحلے کے بعد نوبل کے لیے مقابلے میں واپسی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ سندھو نے نہ صرف اپنی برتری برقرار رکھی بلکہ میچ کو تیزی سے اختتام تک پہنچایا۔ انہوں نے دوسرا گیم 21-11 سے جیت کر مقابلہ 2-0 سے اپنے نام کرلیا۔ اس کامیابی کے ساتھ پی وی سندھو نے اپنی 10 ویں عالمی چیمپئن شپ مہم کا مضبوط آغاز کیا ہے۔ سندھو عالمی بیڈمنٹن میں طویل عرصے سے بھارت کی سب سے نمایاں خواتین کھلاڑیوں میں شامل رہی ہیں۔ وہ 2019 میں عالمی چیمپئن شپ کا طلائی تمغہ جیت چکی ہیں اور اولمپک سطح پر بھی بھارت کے لیے اہم کامیابیاں حاصل کرچکی ہیں۔ سندھو نے 2016 کے ریو اولمپکس میں چاندی کا تمغہ جبکہ 2020 کے ٹوکیو اولمپکس میں کانسی کا تمغہ جیتا تھا۔ ان کامیابیوں کے باعث عالمی چیمپئن شپ میں ان کے تجربے اور کارکردگی پر ہمیشہ توجہ رہتی ہے۔ پہلے راؤنڈ میں آسان کامیابی کے بعد اب سندھو کے سامنے کینیڈا کی عالمی نمبر 49 کھلاڑی وین یوژانگ کا چیلنج ہوگا۔ راؤنڈ آف 32 میں یہ مقابلہ بھارتی کھلاڑی کے لیے اگلا اہم مرحلہ ہوگا، جہاں انہیں اپنی ابتدائی کارکردگی کو برقرار رکھتے ہوئے مزید مضبوط کھیل پیش کرنا ہوگا۔ صوفیہ نوبل کے خلاف سندھو نے نہ صرف اپنی رفتار اور تجربے کا مظاہرہ کیا بلکہ دوسرے گیم میں حریف کی واپسی کی کوشش کو بھی کامیابی سے ناکام بنایا۔ عالمی چیمپئن شپ کے اہم مراحل میں پہنچنے کے لیے ایسی ہی مستقل مزاجی سندھو کے لیے اہم ہوگی۔ 31 سالہ بھارتی کھلاڑی نے پہلے میچ میں 21-7، 21-11 کی فتح کے ساتھ واضح پیغام دیا ہے کہ وہ عالمی چیمپئن شپ میں مضبوط دعوے کے ساتھ اتری ہیں۔ اب شائقین کی نظریں ان کے اگلے مقابلے پر ہوں گی، جہاں وہ راؤنڈ آف 32 میں کینیڈا کی وین یوژانگ کے خلاف اپنی مہم کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گی۔

بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ: پہلے ہی راؤنڈ میں

آیوش شیٹی کا بڑا اپ سیٹ، عالمی نمبر ایک کھلاڑی کو شکست

ہندوستان کے نوجوان بیڈمنٹن کھلاڑی آیوش شیٹی نے بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے ہی راؤنڈ میں بڑا اپ سیٹ کر دیا۔ انہوں نے عالمی نمبر ایک کھلاڑی کو شکست دے کر ٹورنامنٹ میں دھماکہ خیز انداز میں آغاز کیا اور اپنی صلاحیت کا زبردست مظاہرہ کیا۔ بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ کے پہلے ہی دن ہندوستان کے نوجوان اسٹار شٹلر آیوش شیٹی نے بڑا اپ سیٹ کرتے ہوئے عالمی نمبر ایک اور موجودہ چیمپئن چین کے شی یو کی کو شکست دے دی۔ آیوش نے سخت مقابلے میں چینی اسٹار کو 21-14، 13-21، 21-19 سے مات دے کر دوسرے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔ شی یو کی کے خلاف چار مقابلوں میں یہ آیوش کی پہلی کامیابی ہے۔ اس سے قبل وہ چینی کھلاڑی کے خلاف اپنے تینوں مقابلے ہار چکے تھے، جن میں بیڈمنٹن ایشین چیمپئن شپ کا فائنل بھی شامل تھا۔ پہلے راؤنڈ کے سب سے دلچسپ سنگلز مقابلوں میں شامل اس میچ میں آیوش نے ٹاپ سیڈ شی کے خلاف شاندار آغاز کیا اور ابتدا ہی میں 3-0 کی برتری حاصل کرلی۔ ہندوستانی شٹلر نے اپنی رفتار برقرار رکھتے ہوئے مڈ گیم بریک تک اس برتری کو 11-5 کر دیا۔ بریک کے بعد بھی آیوش نے میچ پر گرفت مضبوط رکھی اور شی کو واپسی کا موقع نہیں دیا۔ انہوں نے پہلا گیم 21-14 سے اپنے نام کرلیا۔ دوسرے گیم میں شی یو کی نے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے 3-1 کی برتری حاصل کرلی۔ آیوش نے جلد ہی اس فرق کو کم کیا اور اسکور 4-4 سے برابر کردیا۔ دونوں کھلاڑیوں کے درمیان زبردست مقابلہ جاری رہا اور کئی مرتبہ برتری تبدیل ہوئی۔ تاہم شی نے دباؤ برقرار رکھا اور مڈ گیم بریک تک 11-9 کی برتری حاصل کرلی۔ بریک کے بعد چینی کھلاڑی نے اپنی رفتار مزید تیز کی اور برتری کو پانچ پوائنٹس تک پہنچا دیا۔ آیوش کو کچھ غلطیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا اور شی نے دوسرا گیم 21-13 سے جیت کر مقابلہ فیصلہ کن گیم تک پہنچا دیا۔ فیصلہ کن گیم کا آغاز برابری سے ہوا، لیکن آیوش نے شاندار واپسی کرتے ہوئے پہلے 3-6 اور پھر 4-9 کی برتری حاصل کرلی۔ مڈ گیم انٹرول تک ہندوستانی کھلاڑی 11-5 سے آگے تھے۔ سائیڈ تبدیل کرنے کے بعد بھی آیوش نے اپنا دھیان نہیں بھٹکنے دیا اور برتری کو 14-5 تک پہنچا دیا۔ ایک وقت میں شی 5-16 سے پیچھے تھے، جس کے بعد میچ میں واپسی ان کے لیے انتہائی مشکل نظر آنے لگی۔ آخری لمحات میں آیوش کی چند غلطیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شی نے فرق کم کیا اور اسکور کو پہلے چھ اور پھر چار پوائنٹس تک پہنچا دیا۔ اس کے باوجود آیوش نے دباؤ میں اپنا حوصلہ برقرار رکھا اور 20-15 کی برتری حاصل کرلی۔ شی نے چار میچ پوائنٹس بچانے کے لیے زبردست جدوجہد کی، لیکن آیوش نے فیصلہ کن لمحات میں شاندار تحمل کا مظاہرہ کیا اور 21-19 سے گیم جیت کر عالمی نمبر ایک کھلاڑی کے خلاف یادگار فتح اپنے نام کرلی۔ یہ کامیابی آیوش شیٹی کے لیے نہ صرف ورلڈ چیمپئن شپ کا شاندار آغاز ہے بلکہ ان کے کیریئر کی اہم ترین فتوحات میں بھی شمار کی جائے گی۔

ڈارون ٹیسٹ: بنگلہ دیش نے رقم کی تاریخ

میزبان آسٹریلیا کو ۹ وکٹوں سے دی شکست، حسن محمود رہے میچ کے ہیرو

پہلے ٹیسٹ میں مجموعی طور پر 9 وکٹیں حاصل کرنے والے حسن محمود کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ اس جیت کے ساتھ ہی بنگلہ دیش 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں 1-0 سے آگے ہوگیا ہے۔ بنگلہ دیش نے تاریخ رقم کر دی ہے۔ 23 سال بعد آسٹریلیا میں ٹیسٹ سیریز کھیلنے پہنچی بنگلہ دیشی ٹیم نے ڈارون میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ میں چوتھے ہی دن 9 وکٹوں سے کامیابی حاصل کرلی۔ آسٹریلیا میں بنگلہ دیش کی یہ پہلی ٹیسٹ فتح ہے اور اسے طویل عرصے تک یاد رکھا جائے گا۔ ڈارون ٹیسٹ جیتنے کے لیے آسٹریلیا نے بنگلہ دیش کو محض 57 رنز کا ہدف دیا تھا۔ بنگلہ دیش نے 14.2 اوورس میں ایک وکٹ کے نقصان پر 57 رنز بنا کر 9 وکٹوں سے یادگار فتح حاصل کی۔ شادمان اسلام 25 اور مومن الحق 30 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ پہلی انگ میں سنچری بنانے والے تنزید حسن صفر پر آؤٹ ہوئے۔ اس سے قبل آسٹریلیا اپنی دوسری انگ میں 284 رنز پر سمٹ گئی تھی۔ آسٹریلیا کی جانب سے دوسری انگ میں کیمرون گرین کے علاوہ کوئی بھی آسٹریلوی بلے باز بنگلہ دیشی گیند بازوں کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کرسکا۔ پانچویں نمبر پر بلے بازی کے لیے آنے والے گرین 201 گیندوں پر 4 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 104 رنز بنا کر نویں وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئے۔ ان کے علاوہ اسٹیو اسمتھ نے 44 اور ایلکس کیری نے 30 رنز بنائے۔ آسٹریلیا دوسری انگ میں صرف 56 رنز کی برتری ہی حاصل کرسکا تھا۔ بنگلہ دیش کے لیے مہدی حسن معراج نے 5 اور حسن محمود نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ تسکین احمد اور تیج الاسلام کو 1-1 وکٹ ملی۔ اس سے قبل آسٹریلیا اپنی دوسری انگ میں 284 رنز پر سمٹ گئی تھی۔ آسٹریلیا کی جانب سے دوسری انگ میں کیمرون گرین کے علاوہ کوئی بھی آسٹریلوی بلے باز بنگلہ دیشی گیند بازوں کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کرسکا۔ پانچویں نمبر پر بلے بازی کے لیے آنے والے گرین 201 گیندوں پر 4 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 104 رنز بنا کر نویں وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئے۔ ان کے علاوہ اسٹیو اسمتھ نے 44 اور ایلکس کیری نے 30 رنز بنائے۔ آسٹریلیا دوسری انگ میں صرف 56 رنز کی برتری ہی حاصل کرسکا تھا۔ بنگلہ دیش کے لیے مہدی حسن معراج نے 5 اور حسن محمود نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ تسکین احمد اور تیج الاسلام کو 1-1 وکٹ ملی۔

سینما گھروں میں گونج رہی نیم کرولی بابا کی مہما

پنڈت دھیرندر شاستری نے فلم 'ہنومان انش' کی تعریف کی

نئی دہلی: فلم بنانے سے پہلے انوپریا نے نیم کرولی بابا کو قریب سے جاننے والے افراد اور ان کے اہل خانہ سے ملاقاتیں کیں اور بابا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی تحقیق کی۔ ان کا کہنا ہے کہ فلم کو حقیقت کے قریب رکھنے کے لیے انہوں نے کئی لوگوں سے براہ راست معلومات حاصل کیں۔ سنت نیم کرولی بابا کی زندگی، ان کی روحانی ریاضت اور بھگوان ہنومان کے تئیں ان کی گہری عقیدت سے متاثر ہندی فیچر فلم 'ہنومان انش' ان دنوں ملک بھر کے سینما گھروں میں ناظرین کی توجہ حاصل کر رہی ہے۔ 7 اگست 2026 کو ریلیز ہونے والی اس فلم کو ناظرین کی جانب سے بھرپور پذیرائی مل رہی ہے۔ اسی دوران فلم کی پروڈیوسر انوپریا اے ناگر نے نئی دہلی میں باگیشور دھام کے سربراہ پنڈت دھیریندر کرشن شاستری سے خصوصی ملاقات کی۔ 13 اگست کو ہونے والی اس ملاقات کے دوران پنڈت دھیریندر کرشن شاستری نے فلم 'ہنومان انش' کی کھل کر تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ عقیدت، بھکتی اور بے لوث خدمت کے جذبے سے بنی یہ کہانی موجودہ نسل کو اپنی روحانی اور ثقافتی جڑوں سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ ان کے مطابق، ایسی کہانیاں نوجوان نسل کو ہندوستان کی روحانی روایات اور عظیم شخصیات کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ 'سویم بھو میڈیا نیٹ ورک' کے بینر تلے تیار کی گئی یہ فلم کینچی دھام کے معروف سنت نیم کرولی بابا کی زندگی، ان سے وابستہ روحانی واقعات اور بھگوان ہنومان کے تئیں ان کی بے پناہ عقیدت پر مبنی ہے۔ فلم میں 10 اصل بھکتی گیت اور کیرتن بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ان گیتوں اور کیرتن کے ذریعے ناظرین کو نیم کروڑی بابا کے آشرم اور وہاں کے روحانی ماحول سے جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فلم کے ذریعے نیم کرولی بابا کی زندگی اور ان کی تعلیمات کو نئی نسل تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ فلم سازوں کا مقصد ان کی بھگتی، خدمت اور روحانی سفر کو ایک سینما کی کہانی کے ذریعے عوام کے سامنے پیش کرنا ہے۔ فلم کی پروڈیوسر انوپریا اے ناگر کا سفر بھی خاصا منفرد ہے۔ انہیں دنیا کی کم عمر فیچر فلم پروڈیوسروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے برطانیہ کی یونیورسٹی آف باتھ سے معاشیات کی تعلیم حاصل کی ہے اور وہ برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز سے بھی خطاب کرچکی ہیں۔ فلم بنانے سے پہلے انوپریا نے نیم کرولی بابا کو قریب سے جاننے والے افراد اور ان کے اہل خانہ سے ملاقاتیں کیں اور بابا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی تحقیق کی۔

اننیا راج کی ۲۷ سال کی عمر میں ہوئی موت، خاندان نے بتایا ایک سال سے تکلیف میں تھیں

اننیا راج ایک باصلاحیت اداکارہ تھیں، جنہوں نے ہندی فلموں کے ساتھ ساتھ جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری میں بھی کام کیا۔

نئی دہلی: اننیا راج ایک باصلاحیت اداکارہ تھیں، جنہوں نے ہندی فلموں کے ساتھ ساتھ جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری میں بھی کام کیا۔ انہوں نے 2016 میں فلم 7 آورز ٹو گو کے ذریعے بالی ووڈ میں قدم رکھا تھا۔ اس کے بعد 2017 میں وہ فلم دی فائنل ایگزٹ میں نظر آئیں، جب کہ بعد میں انہوں نے گھوسٹ میں بھی اداکاری کی۔ اننیا نے تلگو فلم 'ٹھگلیدے' میں بھی کام کیا تھا، جس میں ان کے ساتھ اداکار نوین چندرا مرکزی کردار میں تھے۔ فلمی دنیا سے ایک افسوسناک خبر سامنے آئی ہے۔ فلم 7 آورز ٹو گو، دی فائنل ایگزٹ اور گھوسٹ جیسی فلموں میں نظر آنے والی اداکارہ اننیا راج کا 27 سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ ان کی موت 15 جولائی کو ہوئی تھی، خاندان نے تقریباً ایک ماہ بعد سوشل میڈیا کے ذریعے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ اننیا کی اچانک موت سے ان کے مداحوں اور فلمی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اننیا راج کے خاندان نے ان کے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک جذباتی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے اداکارہ کے انتقال کی اطلاع دی۔ خاندان کے مطابق اننیا نے 15 جولائی کی صبح نیند میں ہی آخری سانس لی۔ اہل خانہ نے بتایا کہ وہ گزشتہ ایک سال سے زیادہ عرصے سے جسمانی اور ذہنی تکالیف کا سامنا کر رہی تھیں اور ان مسائل سے نکلنے کے لیے ایک جنگجو کی طرح مسلسل جدوجہد کرتی رہیں۔ خاندان نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ انتہائی دکھ کے ساتھ انہیں یہ خبر شیئر کرنی پڑ رہی ہے کہ اننیا کا انتقال 15 جولائی کی صبح ہوا۔ وہ نیند میں ہی سکون کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ اہل خانہ کے مطابق اننیا نے اپنی تکالیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور طویل عرصے تک مشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں۔ خاندان نے اننیا کو درپیش جسمانی اور ذہنی پریشانی کی اصل نوعیت یا ان کی موت کی حتمی وجہ کے بارے میں کوئی تفصیل فراہم نہیں کی۔ ہے۔ اس وجہ سے ان کی موت کے حوالے سے کسی مخصوص بیماری یا طبی وجہ کے بارے میں قیاس آرائی کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ اننیا راج ایک باصلاحیت اداکارہ تھیں، جنہوں نے ہندی فلموں کے ساتھ ساتھ جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری میں بھی کام کیا۔ انہوں نے 2016 میں فلم 7 آورز ٹو گو کے ذریعے بالی ووڈ میں قدم رکھا تھا۔ اس کے بعد 2017 میں وہ فلم دی فائنل ایگزٹ میں نظر آئیں، جب کہ بعد میں انہوں نے گھوسٹ میں بھی اداکاری کی۔ اننیا نے تلگو فلم 'ٹھگلیدے' میں بھی کام کیا تھا، جس میں ان کے ساتھ اداکار نوین چندرا مرکزی کردار میں تھے۔ ان کے فلمی کریئر میں تین زبانوں میں بننے والی فلم 'مدراسی گینگ' بھی شامل تھی۔ فلموں کے علاوہ اننیا راج نے متعدد میوزک ویڈیوز میں بھی کام کیا اور اپنی اداکاری کے ذریعے ناظرین کی توجہ حاصل کی۔ اننیا کی موت کی خبر سامنے آنے کے بعد ان کے مداح سوشل میڈیا پر غم اور تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ صرف 27 سال کی عمر میں ان کا دنیا سے چلے جانا ان کے چاہنے والوں کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔

انڈیا بلبلے پر فلم بنا رہا ہے؟: عمران ہاشمی، محمود صاحب کا کردار اور پاکستانی سوشل میڈیا صارفین کی حیرت

'ایک چتر نار کرکے سنگھار، میرے من کے دوار میں گھست جات' یہ گانا انڈین فلم پڑوسن کا ہے، جو سنہ 1968 میں ریلیز ہوئی تھی۔ شاید یہ فلم کسی کو یاد نہ ہو لیکن یہ گانا ضرور یاد ہوگا، جس کی ویڈیو میں سنیل دت، سائرہ بانو، کشور کمار اور محمود ہیں۔

'ایک چتر نار کرکے سنگھار، میرے من کے دوار میں گھست جات' یہ گانا انڈین فلم پڑوسن کا ہے، جو سنہ 1968 میں ریلیز ہوئی تھی۔ شاید یہ فلم کسی کو یاد نہ ہو لیکن یہ گانا ضرور یاد ہوگا، جس کی ویڈیو میں سنیل دت، سائرہ بانو، کشور کمار اور محمود ہیں۔ پڑوسن میں محمود نے سائرہ بانو کے موسیقی کے ایک استاد کا کردار نبھایا تھا اور اس فلم میں ان کی اداکاری کے ساتھ ساتھ ان کا جنوبی انڈیا کے پنڈتوں جیسا حلیہ انھیں دیگر اداکاروں سے منفرد دکھاتا ہے۔ اور اگر کوئی محمود کو نہیں جانتا تو یقیناً اس نے گلوکار لکی علی کا نام ضرور سُن رکھا ہوگا، جنھوں نے 2000 کی دہائی میں بے شمار مشہور گانے گائے، وہ اداکار محمود کے ہی صاحبزادے ہیں۔ یہاں انڈین اداکار محمود کا ذکر چھیڑنے کی وجہ دراصل اداکار عمران ہاشمی کی ایک سوشل میڈیا پوسٹ ہے، جس پر پاکستانیوں کی بھی ایک بڑی تعداد تبصرے کرتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ بالی وڈ سے یہ اطلاعات سامنے آئیں کہ انڈیا کے مشہور زمانہ موسیقار آر ڈی برمن، جنھیں پنچم دا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کی زندگی پر ایک فلم بنائی جا رہی ہے۔ ایسی افواہیں بھی گردش کرنے لگیں کہ شاید اس فلم میں اداکار محمود کا کردار عمران ہاشمی ادا کریں گے۔ ان افواہوں پر وضاحت دینے کے لیے عمران ہاشمی سامنے آئے اور انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا: 'میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ایک فلم میں میرے محمود صاحب کا کردار ادا کرنے سے متعلق اطلاعات سچ نہیں ہیں۔ نہ مجھ سے فلم کے لیے رابطہ کیا گیا ہے اور نہ ہی میں یہ کردار ادا کر رہا ہوں۔' انڈین اداکار محمود کے علاوہ ایک اور 'محمود صاحب' بھی ہیں جو پاکستان میں مشہور ہیں۔ یہ ہیں محمود اسلم، جو مزاحیہ ڈرامے 'بلبلے' میں محمود صاحب کا کردار نبھاتے ہیں۔ اب کچھ پاکستانی صارفین یہ سمجھے کہ شاید عمران ہاشمی پاکستانی محمود صاحب کا کردار کرنے سے انکار کر رہے ہیں اور کچھ یوں ہی تفریح کے لیے انڈین اداکار محمود کو پاکستانی اداکار محمود اسلم سے جوڑتے رہے۔ مہوش نامی ایک صارف نے لکھا کہ 'انڈیا بلبلے پر فلم بنا رہا ہے؟ مومو کا کردار کون نبھائے گا؟' ایک اور صارف نے عمران ہاشمی کی پوسٹ پر لکھا: 'محمود صاحب کا کردار بلبلے میں۔۔۔' کچھ صارفین تو ایسے بھی تھے جو مصنوعی ذہانت کے ذریعے عمران ہاشمی کو محمود اسلم کے حلیے میں دکھا بیٹھے۔ خیر اب یہاں یہ بات تو واضح ہوگئی کہ عمران ہاشمی کی ایکس پر موجود پوسٹ اور پاکستانی اداکار محمود اسلم کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب اس آر ڈی برمن پر بننے والی فلم اور انڈین اداکار محمود پر کچھ بات کر لیتے ہیں۔ معروف کامیڈین محمود کو بمبئی فلم انڈسٹری میں 'بھائی جان' کے نام سے جانا جاتا ہے اور اداکار جیتندر ان کے شاگرد بتائے جاتے ہیں۔ جیتندر نے ایک پروگرام میں کہا تھا کہ سلمان خان سے قبل محمود ہی اصلی 'بھائی جان' ہوا کرتے تھے۔ ان کے موسیقار آر ڈی برمن سے قریبی تعلقات تھے۔ محمود سٹیج اور فلم اداکار ممتاز علی کے گھر بمبئی (آج ممبئی) میں 1930 کی دہائی میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اشوک کمار کی سپرہٹ فلم 'قسمت' سے بطور چائلڈ آرٹسٹ اپنے کریئر کی شروعات کی۔ محمود نے بلراج ساہنی کی فلم 'دو بیگھہ زمین'، دیو آنند کی فلم 'سی آئی ڈی' اور گرو دت کی فلم 'پیاسا' میں چھوٹے چھوٹے کردار ادا کیے۔ اس کے بعد انھوں نے اداکار اور فلمساز کے طور پر 1960 اور 1970 کی دہائی میں بالی وڈ پر راج کیا۔ اس دوران انھوں نے کئی ہٹ فلمیں دیں۔ امیتابھ بچن، آر ڈی برمن، ارونا ایرانی اور راجیش روشن کے ساتھ ان کے قریبی تعلقات رہے۔ انھوں نے فلم 'بومبے ٹو گوا' بنا کر امیتابھ بچن کو اور ارونا ایرانی کو لیڈ رول دیا اور ان کے کریئر کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک زمانے میں ان کی فیس بہت سے سرکردہ اداکاروں سے زیادہ تھی۔ ان کی یادگار فلموں میں سنیل دت، کشور کمار اور سائرہ بانو کے ساتھ فلم 'پڑوسن' انتہائی یادگار مانی جاتی ہے، جس میں انھوں نے جنوبی ہند کے موسیقی کے ماہر کا لازوال کردار ادا کیا ہے۔ محمود کو درجنوں فلموں میں بہترین کامیڈین کا کردار ادا کرنے کے لیے ایوارڈز کے لیے نامزد کیا گیا۔ انھوں نے 'پیار کیے جا'، 'وارث'، 'پارس' اور 'وردان' جیسی فلموں میں اپنے کردار کے لیے بہترین کامیڈین کا فلم فیئر ایوارڈ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ 'دل تیرا دیوانہ' کے لیے بہترین معاون اداکار کے ایوارڈ سے بھی انھیں نوازا گیا۔ ساری زندگی بالی وڈ میں کام کرنے والے محمود نے سات سمندر پار پینسلوانیا میں آخری سانسیں لیں اور 23 جولائی سنہ 2004 کو اس جہان کو الوداع کہا۔ آئندہ ماہ آر ڈی برمن پر بننے والی فلم کی تفصیل کے سامنے آنے کی اطلاعات سامنے آ رہی ہیں۔ اگرچہ اداکاروں کے ناموں کا باضابطہ اعلان ابھی باقی ہے، تاہم اطلاعات کے مطابق اداکار اور فلمساز فرحان اختر فلم میں آر ڈی برمن کا کردار ادا کریں گے۔ اس فلم کے لیے ہدایت کاری کی خدمات نیرج پانڈے انجام دیں گے، جنھوں نے نصیر الدین شاہ اور انوپم کھیر کی فلم 'اے وینسڈے'، اکشے کمار اور انوپم کھیر کی فلم 'بے بی' اور 'اسپیشل 26' بھی بنائی تھی۔ معروف موسیقار ایس ڈی برمن کے بیٹے آر ڈی برمن کو 'پنچم دا' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور ان کا شمار موسیقی کی دنیا کی سب سے بااثر شخصیات میں ہوتا ہے۔ حال ہی میں بالی وڈ ہنگامہ کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ اکشے کمار فلم میں اپنے سسر اور معروف اداکار راجیش کھنہ کا کردار ادا کریں گے۔ یاد رہے کہ راجیش کھنہ اور آر ڈی برمن نے ایک ساتھ تین درجن سے زیادہ فلموں میں کام کیا، جن میں 'بہاروں کے سپنے'، 'امر پریم'، 'میرے جیون ساتھی'، 'آپ کی قسم'، 'بنڈل باز' وغیرہ شامل ہیں۔